PAGE MISSING BOOK

TEXT CUT BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222561
UNIVERSAL
LIBRARY

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

دریں آوان میمنت توامان این مجموعہ نعت سرور مرسلان من الافکار گہربار
فصیح اللسان شاعر شیوا بیان عالیجناب محمد مستعان علی بادشاہ صاحب انسب مدظلہ مسمّی

نظم حبیب

۱۳۲۸

حصہ دوم

دیوان انسب

نعتیہ

باہتمام و بصحت تمام احقر الانام محمد رضا علی بادشاہ محبت تلمیذ
خلف الرشید حضرت انسب موصوف ساکن مدرس کوچہ تولیت خان سلمہ

در مطبع رزاقی واقع مدراس امسال مطبوع شد

لا اله الا الله محمد رسول الله

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

تعداد اشعار — بسم الله الرحمن الرحيم — تعداد قصاید

یارا نہین زبان کو حمد اله کا — لا احصی ہے کلام رسالت پناہ کا

جلوہ اسیکے فیض سے ہے مہر و ماہ کا — مالک ہے روز و شب کے سپید و سیاہ کا

وا ہے ہر ایک ذرہ کی توحید مین زبان — غل ہر طرف ہے اشہد ان لا اله کا

فرمایا ما عرفنا رسولؐ کریم نے — واقف ہے کون معرفت حق کی راہ کا

عالم مین ذرہ ذرہ سے روشن ہے اسکا نور — ہر اک کے منہہ مین کلمہ ہے لیس سواہ کا

قربان اے کریم کہ رتبہ ہوا نصیب — تیرے گدائے در کو زمانہ مین شاہ کا

پروردگار تو ہے غریبونکا دستگیر — حامی نہین کوئی میرے حال تباہ کا

امیدوار عفو ہون صدقہ رسولؐ کا — ہے حال غیر خوف سے مجھ پُر گناہ کا

. ناتوان و توانا کا دستگیر — منہہ راندن ہے تیری طرف کوہ و کاہ کا

جور فلک سے تنگ ہے الست صباح و شام

ب ہر اک حصول ہوا اس داد خواہ کا

1957

یا محمدؐ ہون دل و جان سے مین شیدا تیرا
نام ہے ورد زبان اے میرے مولا تیرا

یا نبیؐ کب ہو ادا وصف معلّا تیرا
سر بسر نور خدا ہے یہ سراپا تیرا

حسن رخ سے ترے چشم مہ و خور ہے روشن
ذرہ ذرہ مین عیان نور ہے آقا تیرا

طور پر شانِ خدا حضرت موسیٰ جو گئے
دیکھ بے ہوش ہوئے جلوۂ رعنا تیرا

جی گئے مردے ترے حکم سے اے ختمؐ رسل
دم بھرین کیون نہ شبِ ور ز مسیحا تیرا

ہوا حاصل شب معراج مقام قربت
طرفتہ العین مین تھا عرش پہ جانا تیرا

تر تری وصف مین ہر موج کی رہتی ہے زبان
ذکر ہر وقت ہے جاری لبِ دریا تیرا

خواب مین بھی نہوی دولت دیدار نصیب
نظر آیا نہ مجھے چہرۂ زیبا تیرا

کھول دے بہر خدا عقدۂ مشکل اوسکے
الشت زار ہے یا شاہ یہ بندہ تیرا

یا نبیؐ دل ہے میرا عاشق شیدا تیرا
طالب حور نہین چاہنے والا تیرا

ظلمت کفر ترے نور سے کافور ہوی
شش جہت مین مرے مولا ہے اوجالا تیرا

منہ کو اپنے ید بیضا سے پھرا لیتا ہون
یاد آتا ہے اگر نقشِ کفِ پا تیرا

دیکھکر حضرت موسیٰ کو رہا ہوش نہ کچھ
طور پر شانِ خدا نور جو چمکا تیرا

چاند کی عقدہ کشائی ترے ناخن سے ہوی
مین فدا واہ وہ انگلی کا اشارا تیرا

تیرے روضے کو مین کرسی سے نہ دونگا تشبیہ
عرش اعلےٰ سے بھی اونچا ہے مدینہ تیرا

لالہ و سنبل و شمشاد و گل و نرگس سے
اس چمن مین نظر آتا ہے تماشا تیرا

تجھسے اے احمدؐ مرسل ہو عیان شانِ احد
کبھی اوٹھ جائے اگر میم کا پردا تیرا

بخت خوابیدۂ الشت ابھی جاگین بخدا

کاش رویا مین وہ دیکھے رخ زیبا تیرا

کھینچا ہے دلپہ میرے نقش خط وخال احمدؐ کا
بسا نظروںمین جلوا ہے سراپائے محمدؐ کا

کشش سے شوق کے روضے مین پہنچونگا مین بے کھٹکے
نہین روکیگا دربان لطف سے حضرت کی مرقد کا

الٰہی دن وہ آئے سر سے طے ہو راہ یثرب کی
ہے صبح و شام دلمین جوش میرے شوق بیحد کا

سنا کر وصف خطِ سبز و دندان و لب قدس
اتارون صاف پانی گوہر و لعل و زمرد کا

شرف آدم نے نور احمدؐ مختار سے پایا
بڑہایا آپ ہی نے مرتبہ اپنے اب جد کا

ہزارون انبیا تہے حضرت آدم سے عیسےٰ تک
نہین کوئی زمانے مین ہوا ہمسر محمدؐ کا

تہے حاضر انبیا حور و ملک معراج کی شب مین
فلک پر بجگیا نقارا جب حضرت کی آمد کا

نکیون ہوجائین میرے مشکلین آسان اکدم مین
پکارون جبکہ گھڑی مین نام لیکر محمدؐ کا

یہہ عاجز ناتوان پر ہو نظر بندہ نوازی کی
رہیگا بند کب تک یا محمدؐ باب مقصد کا

کدورت دور ہو دلکی سیاہ خانہ یہ روشن ہو
پلادو اک پیالہ اب شراب عشق سرمد کا

٤ — ١١

کبھی ہے فکر دنیا کی کبھی عقبیٰ کا ڈر کا ہے
مٹا دو دفتر عصیان خدارا الست بد کا

آپ ہین مظہر خاص رب العلا یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

آپ ہین وجہ ایجاد ارض و سما یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

تاج لولاک ہے آپکے زیب سر حقنے قرآن نازل کیا آپ پر

سارے مخلوق کہتے ہین سر کو جہکا یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

آپ سا دوجہا نمین نہین دوسرا جزو کل کے ہو باعث شہ دوسرا

خود ہو معشوق رب عاشق کبریا یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

خود مقدم ہو تم اور موخر ہو تم یعنی باطن ہو تم اور ظاہر ہو تم
نور اقدس ہے ہر شئی مین جلوہ نما یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

ذرہ و مہر مین آپکی ہے ضیا ماہ و انجم مین بہی نور ہے جان فزا
آپکا جلوہ ہے زیب ارض و سما یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

ہو نہ بے سایہ کسطرح قد آپکا جسم انور سراسر ہے نور خدا
کُنتُ کَنزاً کے ہو آپ واقف تہا یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

تہا ولادت کے دن ہی سے امت کا غم امتی امتی لب پہ تہا دمبدم
وقت رخصت بہی امت کی تہی التجا یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

ہو سکے کیا بشر سے ثنا آپکی عقل حیران ہے ذہن سارا غبی
خود ثنا خوان ہے پروردگار آپکا یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

گر خدا بولتا ہون خدا ہی نہین اور صفات خدا سے جدا ہی نہین
معجزے آپکے بیحد و انتہا یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

ہے روایت کہ غزدہ مین ہمرہ ترے جو کہ ستر ہزار آدمی آئے تہے
کہتے آئے نہین باقی آب غذا یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

سنکے فرمائے اسوقت سلطان دین جو ذوقہ کہ باقی ہے لاؤ قرین
لا کے خدمت مین کہتے تہے صل علے یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

بولے چادر اوڑا اسپہ خیر البشر کہا ولیجا رکہو اسکو نزدیک تر
ہو گئے سب سیر کہنے لگے مرحبا یا رسولؐ خدا یا رسولؐ خدا

سیر لشکر کے سارے ہوئے جانور اوس اذوقے کو مطلق نہتا کچہ ضرر

ہے سیر مین لکہا معجزہ آپکا یارسولؐ خدا یارسولؐ خدا

بارہا ابر کو تم نے برسادیا نہر جاری تہی انگشت سے بے بہا

پڑتے تہے کلمہ سنگ و شجر آپکا یارسولؐ خدا یارسولؐ خدا

آپنے لاکہون مردونکو زندہ کیا رشک عیسیٰ ہے طرز سخن آپکا

روبرو بولتے تہے شجر سر جہکا یارسولؐ خدا یارسول خدا

لاتے فریاد تہے جانور بارہا اونکے حاصل ہوا دلکا سب مدعا

کہتے تہے ہے تو عالم کا حاجت روا یارسولؐ خدا یارسولؐ خدا

آئی جسم مبارک سے ایسی مہک مست اوس سے ہوے حور و جن و ملک

فرق اقدس پہ سایا رہا ابر کا یارسولؐ خدا یارسولؐ خدا

امت پرگنہ کا ہے رہبر توہی عاصیون کو ہے امید تجہسے توی

بخشوائیگا سبکو بروز جزا یارسولؐ خدا یارسولؐ خدا

ہوئین وربان آثار خیر البشر نزع مین قبر مین حشر مین سربسر

یاالٰہی رہے لب پہ میرے سدا یارسولؐ خدا یارسولؐ خدا

آرزو دلکی اب ہے یہ شام و سحر جاکے یثرب مین دکہلاؤن سوز جگر (۲۰)

(۵) ہے اسی فکر مین الست بینوا یارسولؐ خدا یارسولؐ خدا

رہا پاس اسقدر حق کو شہنشاہ رسالت کا
نبی کوئی کہان پیدا ہے اس صورت کا سیرت کا
مدینہ ہوگیا گلزار فیض ابر رحمت سے
مہ و خورشید ہین شمع حریم روضۂ سرور

بڑہایا امتو نمین مرتبہ حضرت کی امت کا
خدا خود آپ عاشق ہوگیا اُس ماہ طلعت کا
کیا مکے سے جب ختم رسل نے عزم ہجرت کا
بنا ہے شامیانہ آسمان حضرت کی تربت کا

وہان دم قم باذن اللہ کا یان قم باذنی کا
رہا جان بخش کیا ہر امتی ختم رسالت کا

لحد کی تیرگی کا خوف کیا ہے کلمہ گویونکو
اوجالا دلین ہوگا الفت شمع رسالت کا

ملک آٹہون پہر جاروب کش ہین شاہ کے در پر
ہے دربان آپ خود روح القدس سرکار حضرت کا

شب معراج سارے حاملان عرش کہتے تہے
بشر آیا نہ ابتک یان کوئی اس شان و شوکت کا

٦ — ٩

نہین ہے انس غیر حق دل مشتاق الفت مین
ہے یہ سو جان سے دیوانہ حبیب رب عزت کا

حق نے نبیؐ کو نور کا مظہر بنا دیا
سارے رسل کا صاحب افسر بنا دیا

کچھ عاصیونکو روز قیامت کا ڈر نہین
حضرت کو حق نے شافع محشر بنا دیا

کیا خوف تشنگیٔ قیامت کا مومنو
ہمکو غلام مالک کوثر بنا دیا

حیرت سے حسن رخ کے سکندر ہے آئینہ
اس منہ نے آئینہ کو سکندر بنا دیا

فیض احد نے پرتو احمدؐ سے راتدن
ماہ منیر و مہر منور بنا دیا

کرتے ہین پیشوائے امم انکی پیروی
پیغمبرونکا آپکو رہبر بنا دیا

رو کر حضور کے لب و دندان کے عشق مین
لعل آنسوونکو اور کبہی گوہر بنا دیا

گلشن مین پرتو رخ و زلف حضورؐ نے
سنبل کہین کہین تو گل تر بنا دیا

اعدائے دین مین مدحت ابروئے شاہ نے
میری زبانکو ہمدم خنجر بنا دیا

محفل مین ذکر نکہت زلف رسولؐ نے
ہر ایک کا دماغ معطر بنا دیا

٧ — ١١

الفت مین کس زبان سے کرون شکر کردگار
مجھکو جو مدح گوئے پیمبر بنا دیا

فراق ختم مرسل کا ہوون مارا
نہین ہے زندگی مجھکو گوارا

نہین ہے تابِ فرقت یا محمدؐ
جمالِ پاک دکہلا دو خدارا

تڑپتا ہے چلو نین سوئے یثرب
میرا دل ہورہا ہے پارا پارا

نہین فردوس سے مطلب ہے بالکل
مدینہ دل نشین اب ہے ہمارا

بلاشک عاصیو روزِ قیامت
محمدؐ مصطفیٰ کا ہے سہارا

نہین کچہ تشنگیٔ حشر کا ڈر
دلا ہے ساقیٔ کوثر ہمارا

ثنائے مصطفیٰ کس سے ادا ہو
بہرا قرآن کا ہے ہر ایک پارا

ہوئے خود طور پر بیہوش موسیٰ
کیا جب نورِ احمدؐ کا نظارا

ہین انکے کلمہ گو رشکِ مسیحا
کرین مردے کو زندہ یہ دوبارا

پہرا کرتا ہے ہردم یا محمدؐ
گلے پر گردشِ گردون کا آرا

زرا صبر و سکون دے یا الٰہی
پہرے کبتک کوئی قسمت کا مارا

ملے بحرِ گنہ مین یا محمد
کبہی تو میری کشتی کو کنارا

۸

نظر السنت پہ اک رحمت کی کیجے
شہا کن شاد این ادنٰے گدارا

۱۳

ذکرِ احمدؐ سے دل اب شاد ہوا خوب ہوا
یا خدا گہر مرا آباد ہوا خوب ہوا

للّٰہ الحمد کہ ہون اُمتی ختمِ رُسل
شرک و بدعت سے مین آزاد ہوا خوب ہوا

وصفِ ابروئے پیمبر مین ہر اک شعر مرا
خنجرِ گردنِ حُساد ہوا خوب ہوا

منہہ پہرا کر سوئے یثرب ستمِ گردون سے
دل میرا مایلِ فریاد ہوا خوب ہوا

آمد آمد سے ترے سبز ترا ے ابرِ کرم
سربسر گلشنِ ایجاد ہوا خوب ہوا

مین بہی تصویرِ سراپائے نبیؐ کے باعث
غیرتِ مانی و بہزاد ہوا خوب ہوا

٩ ٨

فیض توصیف شہنشاہِ رسل سے الست
نعت گوئی مین مین استاد ہوا خوب ہوا

ہے تصور مصطفیٰؐ کے عارض پرنور کا — جلوہ روشن ہے میرے دلین چراغ طور کا
بس رہا ہے انکھ مین بس روضۂ ختم رسل — مین نہ خواہان خلد کا ہون اور نہ طالب حور کا
دلین ہر دم کلمہ طیب سے روشن مثل شمع — ہے یہی میرے لئے کافی اوجالا طور کا
خاک یثرب مین رہے قسمت جو ملجائے یہ تن — پھر نہ محتاج اپنا لاشہ ہو کفن کافور کا
خلوتِ خاص احد مین اللہ اللہ کسطرح — تہا شب معراج جلوۂ ناظر و منظور کا
احمدؐ مختار کی تعریف اور میری زبان — یہ جگر یہ حوصلہ مجھ بندۂ مجبور کا
پیش روئے ختم مرسل طلعت یوسف کا ذکر — صاحبِ قدرت کے آگے وصف بے مقدور کا
آمدِ ماہ ربیع الاولین سے واہ واہ — ہے بہار گلشن امکان مین عالم نور کا

١٠ ٩

یا رسول دوسرا بہر شہید کربلا
دیکھئے حال حزین اس الست رنجور کا

محمدؐ سا کوی مقبول داور ہو نہین سکتا — حبیب کبریا کا کوئی ہمسر ہو نہین سکتا
برابر عارضِ حضرتؐ کے کب مہر منور ہو — مقابل خال رخ سے ماہ انور ہو نہین سکتا
نہین بات اس لب رنگین کی کچھ لعل بدخشان مین — گہر دندان حضرت کے برابر ہو نہین سکتا
جو ہو بیدین منکر آپکے موئے مبارک کا — وہ کفر و شرک کے پیچون سے باہر ہو نہین سکتا
جو ہے فیض ولائے سرور کونین سے غافل — وہ جاہل ہر طرح مقبول داور ہو نہین سکتا
ولائے پنجتن ہو جسکے دلمین مایۂ ایمان — کبھی قید شریعت سے وہ باہر ہو نہین سکتا
نہین دارا کو حاصل مرتبہ دربان حضرتکا — کبھی آئینہ دار اسکا سکندر ہو نہین سکتا

قسم خالق کی محشر مین گنہگارونکی بخشش کو
محمدؐ سا کوئی پیارا ہمیشہ ہو نہین سکتا

۱۱

گل روئے محمدؐ کا ثناخوان دل سے ہے اشت
کوئی بلبل بیان اسکے برابر ہو نہین سکتا

۹

بہرا ہے نور دلین مصطفیٰؐ کا
نبیؐ سے ہے منور گہر خدا کا

نہین ہرگز خدائیمین خدا کے
نظیر اوس بادشاہ انبیا کا

نہین باقی ہے ظلمت کفر کی اب
ہے جلوہ رات دن بدر الدجا کا

فدا ہین مہر و مہ روضے پہ و ذات
فلک پابوس ہے اوس مہ لقا کا

ہون تشنہ رویت حضرتکا اے خضر
نہین محتاج کچھہ آب بقا کا

ملک کہتے تہے یہہ معراج کی شب
بشر دیکہا نہ اس ناز و ادا کا

بشر کیا کر سکے توصیف سرور
ہے خود قرآنمین ذکر اوسکی ثنا کا

ملک جن و بشر ممنون ہین سارے
بیان اسکی ہو کیا جود و سخا کا

محمدؐ ہین شفاعت کو ہمارے
نہین ہے خوف کچھہ روز جزا کا

اوڑا سے گرد بہنہ تک میری خاک
رہون ممنون نکیون باد صبا کا

۱۲

تیرے اشعار نعتیہ سے اشت
ہوا غل مرحبا صل علے کا

۱۱

نور احمدؐ دل جگر مین آگیا
گہر کا مالک اپنے گہر مین آگیا

پڑہ گیا جب پر تو روئے رسولؐ
نور کچھہ شمس و قمر مین آگیا

پڑہ لیا کلمہ نبیؐ کو دیکہکر
نطق ہر سنگ و شجر مین آگیا

کرم ہو یارب تیرے محبوب کا
یہہ جو سودا میرے سر مین آگیا

بس لب و دندان سرور کے طفیل
رنگ کچھ لعل و گہر مین آگیا

نعت شاہنشاہ مرسل کا مزا
کب بہلا قند و شکر مین آگیا

(۱۴)

یا نبی الفت بہت جینے سے تنگ
ہند کے بگڑے نگر مین آگیا

(۷)

ادہر نظر ایک یا محمدؐ کہ غیر ہے حال مجھ حزین کا
کہ انقلاب زمانہ سے مین نہ آسمان کا نہ ہون زمین کا

ہے جوش نگہت مین اور عالم نبیؐ کے ہر چین آستین کا
برابر اسکے ہے مشک نافہ ختن کا تاتار کا نہ چین کا

ہون عزم یثرب مین سر نہادہ ہوا ہون یکسر زپا فتادہ
فلک نے مجھ زار و ناتوان کو ستم ہے رکہا نہین کہین کا

میرے دل و جان مین اور جگر مین ہے سر مین آنکھون مین اور نظر مین
خیال صبح و مسا ہمیشہ نبیؐ کے رخسار دل نشین کا

کہان سلیمان مین ایسی نعمت کہان ہے یوسف مین ایسی طلعت
نہین ہے دو نو جہان مین ہمسر خدا کے محبوب نازنین کا

جدہر روان تہے حضور والا ادہر مہک تہی ہمیشہ پیدا
نہ عطر و عنبر مین ایسی خوشبو نہ نافہ مشک غزال چین کا

ہو میرے حصے طواف کعبہ مین جا کے دیکہون نبیؐ کا روضہ
قبول درگہ ہو یا الٰہی یہ مدعا مجھ الم قرین کا

گہسے گئی ہے نہ ہائے یکسر نبیؐ کے دہلیز جان فزا پر
تڑپ رہا ہون نہ ہائے یکدن ستارہ چمکا مرے جبین کا

(۱۴)

کرون جو اپنی زبان سے الفت ثنائے شیرین دہان حضرت
اتارون باتون سے اپنے پانی خدا کی شان شان انگبین کا

(۹)

کیا جہان افروز جلوہ ہے رسولؐ اللہ کا
نور کے ذرے مین اجالا ہے رسولؐ اللہ کا

وصف حضرت کا کسی مخلوق سے ممکن نہین
خود ثنا خوان حق تعالےٰ ہے رسولؐ اللہ کا

روضہ اقدس کا زینہ عرش سے بہی ہے بلند
پیش حق کیا رتبہ بالا ہے رسولؐ اللہ کا

اونکے پرتو سے مہ و خورشید مین ہے روشنی
رات دن پر نور جلوا ہے رسولؐ اللہ کا

ہین پیمبر سیکڑون پیش خدا ہر ایک سے
مرتبہ بے شبہ اعلا ہے رسولؐ اللہ کا

امت مجرم کو خوف آتش دوزخ نہین
دیکھ ہمراہ نبی امت کو بولینگے ملک
نزع مین بہی امت عاصی کی ہردم پاتی

بیکسون کے سر پہ سایا ہے رسول اللہ کا
داخل جنت رسالا ہے رسول اللہ کا
مجرمون پر لطف کیا کیا ہے رسول اللہ کا

(١٥)

ہین ہزارون سے زمانہ مین بشر سب مدح خوان
مدح گو الفت نرالا ہے رسول اللہ کا

(٩)

عشق حضرت مصطفیٰ جس دل مین کامل ہوگیا
مرتبہ کیا خوبی قسمت سے حاصل ہوگیا
ہجر محبوب خدا مین جان بے جان ہے میری
یاالٰہی اسکو دکہلادے مدینہ کی بہار
ہون تپان ہردم خیال روضہ پرنور مین
مہر حیران ہے نبی کے طلعت رخسار سے
کون ہے محروم فیض احمد مختار سے
دی رسالت پر گواہی دمبدم اشجار نے
مین نے اپنی باندہ لی ہے سر سے چلنے کو کمر

حق سنا دیتا ہو جنین وہ حق سے واصل ہوگیا
مدح گویان نبی مین مین بہی شامل ہوگیا
دل بہی اب ہیہات اس جینے سے بیدل ہوگیا
مائل سیر چمن اب بلبل دل ہوگیا
ہند کے ویرانے مین رہنا ہی مشکل ہوگیا
ماہ نو ابرو سے انکے نیم بسمل ہوگیا
غیرت گنج گہر دامان سائل ہوگیا
کلمہ پڑہکر آپکا ہر سنگ قایل ہوگیا
سوے یثرب عازم قطع منازل ہوگیا

(١٦)

سنکے نعت پاک مین الفت تیرا طرز کلام
پانی پانی رشک سے سحبان وائل ہوگیا

(١٠)

ہے نور احمد مختار کا جلوہ عیان کیا کیا
چہڑایا کفر سے کفار کو محبوب یزدان نے
کیا ہے اک اشارے سے فلک پر مہ کو دو ٹکڑے

ہر اک ذرہ سے پیدا ہے نشان کیا کیا
دکہائے معجزے اپنے وقت امتحان کیا کیا
پہرا مغرب سے سورج تہے فلک پہ حکمران کیا کیا

گیا معراج کی شب آسمان پر اس تجمل سے
شب اسریٰ براقِ احمدِ مرسل کے قدمون پر
بلا لو روضۂ اقدس پہ اپنے کلمہ گویون کو
طوافِ روضہ اطہر کی دُہن مین پیٹتے ہین سر
سرِ موچین ملتا ہی نہین ہم نیم جانون کو
ہزارون کافرین ختم مرسل کی رسالت کی
نہ پہنچا ایکدن بہی سرزمین پاک یثرب پر

سواری دیکہکر مدحت کنان تہے عرشیان کیا کیا
رگڑتا ہی رہا سر اپنا ہر ہر آسمان کیا کیا
قسم اللہ کی دیتا ہے دکہہ ہندوستان کیا کیا
کیا کرتے ہین ہم اس کا فرستا ئین فغان کیا کیا
ستاتا ہے ہمین یہ نفس کافر الامان کیا کیا
گواہی دیتی تہی سنگ و شجر کی ہی زبان کیا کیا
مجہے چکر مین رکہتا ہے نہ دورِ آسمان کیا کیا

۱۷

تڑپتا ہے کبہی روتا کبہی ہے الفت محزون
سنائے یا نبیؐ فرقت کی اپنی داستان کیا کیا

۱۱

مچی ہے دہوم دنیا مین شہنشاہ زمان آیا
گرے بت اوندہے اور ایوان کسریٰ ہل گیا اوسدم
ہوئے بشاش باغ دہر مین سب اوسکی آمد سے
ہوے ہین غیب کے پردے سے ظاہر خواجۂ عالم
اگرچہ انبیا آئے ہزارون بزم دنیا مین
دل و جانِ دو عالم کیون نہون ہر دم فدا اوس پر
صدائے رب ہبلی امتی جاری زبان سے تہی

[illegible]

جہانین وجہہ ایجاد زمین و آسمان آیا
یہی غل پڑ گیا آیا رسولِ دو جہان آیا
ہر اک کہتا تہا عالم مین امام مرسلان آیا
نہان گنج خفی مین تہا جو وہ ہوکر عیان آیا
مگر سردفتر امکان کوئی ایسا کہان آیا
سرور دل شرف افزا ہوا آرام جان آیا
ندا یہ غیب سے آئی شفیع عاصیان آیا

۱۸

تہے جن و انس و حش و طیر سب مسرور اے الفت
جہانین جب کہ وہ محبوب خلاق زمان آیا

۸

ثانی نہین کوئی نبی بے مثال کا
خورشید ایک ذرہ ہے اونکے جمال کا

طلعت یہ صاحبی کی کہان اور وہ کہان
یوسف ہے زرخریدہ زلیخا کے مال کا

ابروئے روئے حسن شہ والا کے وصف مین
پانی اتار امین نے فلک پر ہلال کا

سب سے کرینگے پہلے شفاعت حبیب رب
ہوگا ہر اک نبیؐ پہ اثر انفعال کا

یون چاہیے ولائے شہنشاہ مشرقین
روشن ہے سب پہ حال اویس و بلال کا

ہم بندۂ رسول ہین اے منکر و نکیر
بس بس نہین دماغ جواب و سوال کا

آتا نہین نظر کوئی انسان یا رسول
نوع بشر مین شور ہے قحط الرجال کا

گردش مین دور چرخ کے افلاس سے ہین تنگ
یارب عطا ہو صدقہ محمدؐ کی آل کا

۱۹

الست پہ کیجیے گا شہا عفو کی نظر
ہو دور رنج بندۂ آشفتہ حال کا

۹

بیڑا مرا خدا کی قسم پار ہو چکا
مین مدح گوئے احمدؐ مختار ہو چکا

امید مغفرت نہ ملاتی ہے مجھ سے آنکھ
کس درجہ یا نبیؐ مین گنہگار ہو چکا

پائی جو چھیڑ کار رحمت عالم کے وصف نے
خوابیدہ بخت یہ میرا بیدار ہو چکا

ہے اے مسیح یہ مرض عشق مصطفیٰ
بس تم سے تندرست یہ بیمار ہو چکا

آئے نسیم روضۂ شاہنشہ رسل
وقت سحر علاج دل زار ہو چکا

حاضر ہون بزم نعت رسول انام مین
یہ نیم جان بھی شامل دربار ہو چکا

ظلمت رہی نہ سات ذرا کفر و شرک کے
وہ آفتاب دین جو نمودار ہو چکا

اے زائران شہ مجھے لیچلیے ساتھ ساتھ
مین بھی تو سر سے چلنے کو تیار ہو چکا

حضرت سے کلمہ گویونکو کیا خوف حشر ہے
خالق سے بخشوانے کا اقرار ہو چکا

توصیف عارض و خط و خال رسولؐ مین
دیوان میرا غیرت گلزار ہو چکا

۲۰

الست کو خوف اور کسی بات کا ہی کیا
یہ کلمہ گوئے سید ابرار ہو چکا

۱۱

عشق رسولؐ دوسرا ہو گیا
جنبش ابروئے محمدؐ سے واہ
نور سے انکے ہے جہان جلوہ گر
روبرو کفار کے کلمہ پڑہا
مردے کو زندہ کیا ٹہوکر سے جب
ماہ ہوا شاہ کے جب روبرو
انگلیون سے شہ کے ہوا جاری آب
ہو گئے چالیس لشکر اوس سے سیر
کفر کو دعوا جو ہتا باطل ہوا

خاتمہ بالخیر مرا ہو گیا
ٹکڑے دل زار مرا ہو گیا
فیض نبیؐ صبح وسا ہو گیا
منہہ شجر و سنگ کا وا ہو گیا
رشک مسیحا کو سوا ہو گیا
ایک اشارےسے دوتا ہو گیا
ہر شجر خشک ہرا ہو گیا
دانہ جو اک جو عطا ہو گیا
طالع ایمان رسا ہو گیا

۲۱

الست پر جرم و خطا یا نبیؐ
آپ ہی کا مدح سرا ہو گیا

۱۰

میرے چہرے کا جو بلبل کی طرح رنگ اوڑا
اے نسیم سحری ہند ہے زندان مجہکو
کیا ہوا مین نہوا تخت سلیمان بر باد
لکہہ کے عرضی سوئے دربار شہنشاہ رسل
کلمہ پڑہ لیا اعجاز نبیؐ کے صدقے
ہجر شہ مین میرے انکہون نے اتارا پانی

سوئے گلزار مدینہ کئے فرسنگ اوڑا
باغ یثرب کی طرف جان سے ہو تنگ اوڑا
نہ رہا پہول کے رنگ گل اور رنگ اوڑا
اے دل زار تیرا طایر آہنگ اوڑا
بت بنے رہگئے سب رنگ دل سنگ اوڑا
قہقہہ ابر سبک سر پہ لب گنگ اوڑا

۲۲

نکہت گل کی طرح باغ جہان مین الست
انکہہ سے شرم اوڑی دل سے ہر اک ننگ اوڑا

۷

نہ مین کعبہ گیا نہ مدینہ گیا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا
نہ طواف کیا نہ توجہ ہی ادا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

نہین تاب ہے ہجر کی دلکو ذری ہوی حاصل پائے نہ دید نبیؐ
کہون کیا کہ ہون سخت الم مین پڑا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

کہتا تہا صبا لیچل تو اوڑا یا عرض میری یثرب پہ پہنچا
کٹی عمر اسی مین صباح و مسا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

ہے جی مین کہ چومون جاکے حجر روضہ مین نبی کے رکہدون سر
کہون ماجرا سارا کرکے بکا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

ملے خاک کف پائے سرور کرون لیکے مین اسکو کحل بصر
پہرون جاکے مدینہ مین مثل گدا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

مجہہ بندۂ مجرم سے تیری طاعت نہوی یارب پوری
نہ نماز ہوی نہ تو روزہ ادا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

نہین کام بنا کچہہ دنیا کا نہ تو دین کا الست خوف رہا ۴
۲۳ ہر اک سے ادا سے رہا پورا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

جوش غم ہجر نبیؐ مین دلکو تڑپاتا رہا
گرو بنجاتا اگر اے زائرو ہوتی خبر
شوق گلزار مدینہ کے تماشے کا مدام

غم کے کہانے مین رہے ہم ہمکو غم کہاتا رہا
ہائے قسمت سوئے یثرب قافلہ جاتا رہا
عندلیب زار سا دل میرا تڑپاتا رہا

عشق دندانِ رسول اللہ مین بس رہا تن
صورتِ نیسان گہر آنکھون سے برساتا رہا

ور دعشق روئے پاک مصطفےٰ مین دمبدم
جان گہبراتی رہی آنکھون مین دم آتا رہا

جب لیا ہے نام شیرین احمدؐ مختار کا
رشک سے قند مکرر کا مزا جاتا رہا

روضۂ پاکِ نبیؐ دیکھا نہین افسوس ہاے
ہند مین تا زیست ایدل رہکے پچھتاتا رہا

بس سراپاے نبیؐ کے ذہن مین آے یہ فلک
مین در و دیوار سے سر اپنا ٹکراتا رہا

۲۴

عالم رویا مین بہی حاصل نہین دید نبیؐ
ایک مدت ہاے رے الست توچلاتا رہا

٩

شوقِ طوافِ شہ دلِ نالان مین رہگیا
افسوس ہند کے مین بیابان مین رہگیا

دیکھا جو جبرئیل نے قرب حضور کو
حیران آپکی صفت و شان مین رہگیا

نقشہ میرے حضور کے نعلین پاک کا
مانند نور دیدۂ گریان مین رہگیا

دیوانہ بنکے عشق نبیؐ مین اویس زار
بیخود مین کے دشت و بیابان مین رہگیا

برباد کردیا اوسے جورِ فلک نے آہ
تختہ نہ کوئی تخت سلیمان مین رہگیا

ہر ایک نقش شاہ کے نعلین پاک کا
بن بنکے پہول عرش کے دامان مین رہگیا

دیکھا جو آستانِ رسولِ خدا کا اوج
جبرئیل آکے خدمتِ دربان مین رہگیا

پایا برابر اسکے نہ کوئی مقام اور
سب حق کا بہید حضرت لسان مین رہگیا

۲۵

عشق رسولِ ہر دو سرا ہوکے جان و دل
الست کے صبح و شام دل و جان مین رہگیا

٩

ہجر شہ مین ہون تپان صورتِ بسمل کیا کیا
مجہے کردیتا ہے بیچین مرا دل کیا کیا

یا نبیؐ جلد وہان میری خبر لو آکر
کہ ڈرائیگی مجہے قبر کی منزل کیا کیا

کبھی روؤن کبھی تڑپون کبھی فریاد کرون — مین کرون ہو کے ترے شہر مین داخل کیا کیا

مائل حق کبھی ہونے نہین دیتا ہرگز — چھین لیجاتا ہے دل جلوۂ باطل کیا کیا

بزم مولود نبیؐ رونق دین ہے بیشک — اسکی دیتے ہین خبر ہمکو مسائل کیا کیا

یا محمدؐ جو مرے منہہ سے نکل جاتا ہے — واہ حل ہوتی ہے دم مین مری مشکل کیا کیا

محفل نعت مین گردون سے ملک آتے ہین — چٹکیان لیتے ہین یہہ رونق محفل کیا کیا

دشمن و دوست پہ یکسان تھی نظر حضرت کی — کیا کہون تھے صفت سرور عادل کیا کیا

کوئی مانند بلال اور کوئی مثل اویس — ہوگئے عشق محمدؐ مین ہین کامل کیا کیا

مین نے تشبیہ قد خاتم مرسل سے نہ دی — سرد ہوتا ہی رہا باغ مین سائل کیا کیا

(٢٦) نغمہ پرداز گل روئے نبیؐ ہون الست
مجھسے شرماتے ہین گلشن مین عنادل کیا کیا (١١)

اے دل صفت سید ابرار کئے جا — توشہ سفر دور کا تیار کئے جا

غافل سخن شاہ کہان اور کہان قند — ہوتا ہون بہت تلخ نہ تکرار کئے جا

اے دل جو تجھے شوق ہے توحید احد کا — احمدؐ کی رسالت کا بھی اقرار کئے جا

نیسانکی طرح فرقت دندان نبیؐ مین — آنکھونکو شب و روز گہربار کئے جا

ہردم ہین شہنشاہ رسل داد رس خلق — ہان عرض تو اے مرے دل زار کئے جا

ہر ذرہ سے پیدا ہے اوسی مہر کا پرتو — ہردم نظر اے طالب دیدار کئے جا

چھوٹے نہ کبھی دامن زلف شہ لولاک — دلکو انہین پیچونمین گرفتار کئے جا

سنبل کے قرین فرقت گیسوئے نبیؐ مین — آہون سے گلستانکو دھوان دھار کئے جا

اے باد صبا اسکے غبار در پرنور — کحل البصر نرگس بیمار کئے جا

ایدل صفت نگہت جسم شہ دین مین
نامہ کو میرے تبت و تاتار کئے جا

(۲۷)

ایمان ہے ثنا حضرت محبوب خدا کی
اے الفت خوش گو یہی ہر بار کئے جا

(۱۱)

نگیا سوئے مدینہ دل شیدا نہ گیا
سر سے چلتے ہوے تا روضۂ والا نگیا

جسطرح سے گئے آئے شب معراج رسولؐ
آسمانون پہ پھر ایسا کوئی آیا نگیا

اک قدم بڑھ نہ سکے سدرہ سے ہمراہ حضور
ایسے گھبرائے کہ جبرئیل سے سنبھالا نگیا

دیکھئے حضرت الفت کی ہے کیا بار کشتی
وہ اٹھایا جو فرشتون سے اٹھایا نگیا

دیکھہ آئے شب معراج محمدؐ وہ نور
طور پر حضرت موسیٰ سے جو دیکھا نگیا

لیلیٰ نعت پیمبر کا جنون ہے مجھکو
شکر صد شکر مرے سر سے یہ سودا نگیا

وصف قامت مین رہا ترک ادب کا مجھے دھیان
پھر تشبیہ کبھی جانب طوبیٰ نگیا

مجھسے سنلی تھی کبھی مدحت دندان نبیؐ
ابتلک ابر گہربار کا رونا نگیا

(۲۸)

شوق سجدہ مین مدینہ کے طرف پھر گیا منہ
نگیا اور کہین الفت شیدا نگیا

(۹)

شمع رخ رسولؐ پہ پروانہ بنگیا
کیا خوش نصیب یہہ دل دیوانہ بنگیا

سودائے گیسوئے شہ لولاک مین مدام
دل چاک چاک ہوکے مرا شانہ بنگیا

یاد رخ حضور مین ہر گل کو دیکھکر
دل میرا محو جلوۂ مستانہ بنگیا

سودائے روضۂ شہ ابرار سر مین ہے
پیش نظر وطن میرا ویرانہ بنگیا

مست مئے ولائے رسولؐ کریم ہون
اس انجمن مین دل میرا پیمانہ بنگیا

پریونکی طرح آتے ہین مضمون نعت کے
سینہ میرا بھی آج پری خانہ بنگیا

گویا ہوے حجر بھی بدولت حضور کے — بے نطق تھا جو ناطق فرزانہ بنگیا
معراج مین فرشتون نے دیکھا جو نور پاک — ہر ایک محوِ طلعتِ جانانہ بنگیا
شمس و قمر زمین و زمان دوزخ و بہشت — کیا کہئے نور آپکا کیا کیا نہ بنگیا
اللہ رے جوش الفتِ دندانِ مصطفیٰ — آنسو گرا جو آنکھ سے دُردانہ بنگیا

(۲۹)
قسمت تو دیکھو عشقِ حبیبِ خدا مین واہ
الست ہزار جان سے دیوانہ بنگیا
(۱۱)

یارب مین گنہ گار ہون کچھ کہہ نہین سکتا — بخشش کا طلبگار ہون کچھ کہہ نہین سکتا
اے ختم رسلؐ حال دل زار ہے روشن — بس بندۂ سرکار ہون کچھ کہہ نہین سکتا
ہین یاس و غم و رنج و تعب میرے پس و پیش — مجبور ہون ناچار ہون کچھ کہہ نہین سکتا
ہے صبح و مسا یثرب و بطحیٰ سے مجھے کام — یان ہند مین بیکار ہون کچھ کہہ نہین سکتا
یا ختم رسلؐ کیجئے رویا مین سرافراز — مین طالبِ دیدار ہون کچھ کہہ نہین سکتا
یا احمدؐ مرسل نفس شوم کے ہے ہے — پہندین گرفتار ہون کچھ کہہ نہین سکتا
اک چشم کرم چاہئے اے رشک مسیحا — بیمار ہون بیمار ہون کچھ کہہ نہین سکتا
لو مجھکو بچا پیش خدا شافع محشر — بدکار ہون بدکار ہون کچھ کہہ نہین سکتا

(۳۰)
الست غم ہجر دُرِ دندانِ نبیؐ مین
کسطرح گہربار ہون کچھ کہہ نہین سکتا
(۹)

شوق یثرب مین اگر مین کبھی باہر نکلا — ہر قدم گھر سے قدم ہوکے میرا سر نکلا
کھاکے سوگند احد کہتا ہون احمدؐ کے سوا — نکوئی قلزم وحدت کا شناور نکلا
یون تو دنیا مین ہوے لاکھون نبیؐ اور رسولؐ — ابتلک کوئی محمدؐ کا نہ ہمسر نکلا

رو برو نے شہ لولاک کبھی آ جو گیا — ہو گئے اوس بزم سے آئینہ سکندر نکلا
آسمان سے ہے فزون طلعت خاک یثرب — ذرہ ہر ایک یہان مہر منور نکلا
رات دن رہتا ہے ایسا ملک جن کا ہجوم — یا نبی ما من کو نین تیرا در نکلا
وصف ابروئے پیمبر مین سر اعدا پر — ہر سخن بنکے میرا ہمدم خنجر نکلا
نافہ مشک ختن ہو گیا پانی پانی — جب کبھی تذکرۂ زلف معنبر نکلا
طاعت حق تھی علیؑ کے لئے طاعت شہ کی — مہر ڈوبا ہوا مغرب سے مکرر نکلا
رہ گئے سدرہ پہ جبرئیل امین بڑھ نہ سکے — کب مقرب کوئی حضرت کے برابر نکلا

(٢١)

سنکے سب کہتے ہین ہر دم میرے اشعار ہی
عجب اس دور مین **الفت** ہی سخنور نکلا

(١١)

اٹھا کر پردۂ وحدت جو وہ رشک قمر نکلا — ہوا کثرت مین غل ختم رسل باکر و فر نکلا
صدا ہے زیر و بالا جوش موج بحر وحدت سے — پڑھو صل علیٰ ابر کرم کان گہر نکلا
ہے ذات پنجتن مانند سدرہ باغ ہستی مین — ثمر جو شاخ سے نکلا وہ ہو نور نظر نکلا
ہوئی کافور ظلمت کفر کی نور محمد سے — ٹھکانا پھر کہان سایہ کو جسدم وہ قمر نکلا
ہے ظاہر آسمان پر رجعت خورشید عالم مین — اوس انگلی کے اشارے سے ہوا شق جب قمر نکلا
سنا جب وصف دندان و لب سرور خجل ہو کر — یمن سے لعل نکلا تو عدن سے بھی گہر نکلا
اگر اعجاز سرور دیکھتے عیسیٰ کو رشک آتا — جو مردہ بول اوٹھا خود بنکے عیسی مفتخر نکلا
قیامت مین ہوے ہین انبیا بھی ملتجی اگر — وہ سرور کر کے جب تاج شفاعت زیب سر نکلا
رخ گلگون احمد کی سنی مجھسے ثنا جسدم — چمن سے سوئے یثرب بلبل خستہ جگر نکلا
مدینہ کو کیا فیض قدم سے قبلۂ عالم — جو ہجرت کر کے مکے سے شہ جن و بشر نکلا

مقابل زلف عنبر بیز سلطان دو عالم کے
نہ نکلا مشک تاتاری نہ خوشبو مین اگر نکلا

بھری ہے دلین اسدرجہ ولائے حضرت احمدؐ
رہ یثرب کی حسرت مین قدم ہو کے سر نکلا

۳۲

ہوا اوسکی مغفرت حق کی قسم کہتا ہے سچ الفت
کسیکا دم تمہارے یاد مین یا شاہ اگر نکلا

۱۳

یا نبیؐ شہر مین تیرے مرا آنا نہوا
یہ شرف مجھکو میسّر میرے مولا نہوا

چشم موسیٰ مین کہان تابِ تجلیٔ احد
احمدؐ پاک کا یہہ دیدۂ بینا نہوا

خاک ذرات بہت ارض و سما کی چہانی
مجھسے حضرت کا رقم وصف سراپا نہوا

ٹہیک دندانِ نبیؐ سے نہین تشبیہ گہر
جا کے کس روز خجل مین لب دریا نہوا

عرش و کرسی قلم و لوح ہوا اوس سے عیان
نور سے احمدؐ مختار کے کیا کیا نہوا

کہدو موسیٰ سے کہ نقشِ قدم ختمِ رُسل
کب بہلا روئے زمین پر ید بیضا نہوا

نظر آیا کلس روضۂ حضرت نہ کبہی
فرقت شاہ مین جینا میرا اچھا نہوا

اللہ اللہ ہے کیا شمع حریم اقدس
ہر ملک آکے فدا صورت پروانہ نہوا

کہا بے عین عرب انکو جو بے میم احمدؐ
قسم ربّ احد قول یہہ بیجا نہوا

فکر تشبیہ قد سرور عالم مین کبہی
آکے سر سبز میرے روبرو طوبیٰ نہوا

۳۳

سنکے کہتا ہے یہہ ہر ایک کلام الفت
مرحبا مرحبا ایسا سخن آرا نہوا

۱۱

فلک پہ پیش خدا شاہ انس و جان پہنچا
گیا وہان نہ فرشتہ بہی یہہ جہان پہنچا

براق تہا تہ ران اور رکاب مین جبرئیل
قدم رسولؐ کا یون تا بہ لامکان پہنچا

کیا ہے لمحے مین طے عرش و کرسی لوح و قلم
بہ رب کعبہ کہان سے کہان کہان پہنچا

ہوی تہی احمدؐ بے میم کی اجازت سے طلب — یہہ میہمان عجب تا بہ میزبان پہنچا
ہوی ہے کفر کی ظلمت جہان سے کافور — جہان مین جب سے وہ سلطان انس و جان پہنچا
یہہ کہتے گر پڑے اوندہی بتان روئے زمین — جہان مین اب نبئ آخر زمان پہنچا
مچیگا حشر مین غل یہہ گناہ گارون کا — شفیع حشر نہ گہبرائیو کہ ہان پہنچا
دیار ہند مین ہے عرض اے صبا تجہسے — جہان ہین شاہ مری خاک کو وہان پہنچا
نہین ہے راہ تصور مین خضر کی حاجت — مین آپ سوئے مدینہ روان دوان پہنچا
کہیگا دیکہہ در خلد پر مجہے رضوان — یہہ لو وہ مدح طراز شہ زمان پہنچا

(۳۴) یہی ہے درگہ والا مین عرض الست کی
الٰہی مجہکو مدینے مین شادمان پہنچا (۱۱)

کب پسند آئے مجہے گلزار رضوان کی ہوا — دل نشین ہے روضۂ محبوب یزدان کی ہوا
گلشن جنت کو کرتی ہے معطر راتدن — احمدؐ مختار کی زلف پریشان کی ہوا
گل شگفتہ ہو نہین سکتے کبہی گلزار مین — گرنہ ہوتی مصطفٰےؐ کے روئے خندان کی ہوا
ہون گل روئے محمدؐ پر فدا اے عندلیب — کہاؤنگا جاکر مدینے کے گلستان کی ہوا
دشت یثرب چاہئے سودائے عشق شاہ مین — ہو مبارک قیس کو کوہ و بیابان کی ہوا
جامہ زیبی پر نبیؐ کے غش جو آتا ہے مجہے — حور عین دیتے ہین اگر اپنے دامان کی ہوا
چہٹ اڑا دون چرخ سرکش کی نبیؐ کے ہجر مین — میرے زور آہ سے دبتی ہے طوفان کی ہوا
اے مدینہ مرکے بہی چہوڑون نہ مین دامن ترا — جان ہے عاشق کے تئین کوئی جانان کی ہوا
خواہشین دنیا کے سب یا مصطفٰےؐ جلکر ہین خاک — برق خرمن ہے ہمارے آہ سوزان کی ہوا

(۳۵) دل کیا رو رو کے ٹہنڈا سوزش ہجر شاہ مین (۱۰)

مجھکو اے الست پسند آتی ہے باران کی ہوا

ہجر کب ہو یا نبیؐ مجھکو گوارا آپکا
اک نظر ہو اسطرف کر لون نظارا آپکا

یا نبیؐ حاصل اسی سے ہے ہر اک لکو قرار
حرز جانِ ہر بشر ہے نام پیارا آپکا

ہم گنہگارونکا یا ختم رسُل کوئی نہین
ایک ہے دونو جہانمین بس سہارا آپکا

یا محمدؐ ہے سکندر آئینہ دار حضور
ہے بجا دربان ہر اک رشکِ دارا آپکا

عرش سے تا فرش ہے سب نور حضرتکا ظہور
یا رسولؐ اللہ ہے یہہ کہیل سارا آپکا

مشکلین حل ہوگئین اوسکی خدا کے فضل سے
جسنے ہر دم نام لے لیکر پکارا آپکا

آسمان پر نور بخشی کی شب معراج جب
ہوگیا ممنونِ منت ہر ستارا آپکا

ہر شجر تہا یا نبیؐ محکوم فرمان حضور
کلمہ پڑہتا ہی رہا ہر سنگِ خارا آپکا

۳۶

ہند مین چلا رہا ہے مثل الست راتدن
اے حبیبِ حق ہر اک الفت کا مارا آپکا

۹

ہون وہ بلبل کہ جدا سب سے ہے مسکن اپنا
جسکو کہتے ہین مدینہ وہ ہے گلشن اپنا

ہون ہواخواہِ گلستانِ مدینہ یارب
گل مقصود سے لبریز ہے دامن اپنا

صدقے کرتا ہون سراپا نبیؐ پر ہر دم
مال و زر چیز ہے کیا جان و دل و تن اپنا

یا نبیؐ ہند سے روضہ پہ بلا لیجیئے گا
چرخ جلاد کو پاتا ہون بس دشمن اپنا

سخت گہبراتا ہے دل ہند کے ویرانے سے
ہو کبہی گلشن طیبہ مین نشیمن اپنا

اسمین کچہہ دشت مدینہ کی تجلی ہے کہان
منہہ دکہائے ہمین کیا وادئ ایمن اپنا

یارسولِ عربی دلکی کدورت نہ گئی
ہوا ابتک نہ سیہ خانہ یہہ روشن اپنا

چہوڑ کر جائین کہان ہم درِ سلطان رسلؐ
دونو عالم مین یہہ ملجا ہے یہہ مامن اپنا

چرخ نے چین زمانے مین کسی کو نہ دیا　　　　کام کرتا ہی رہا ظالم پر فن اپنا

(۳۷)　ایک مدت سے تڑپتا ہے یہہ اے ختم رسل
کبہی السنت کو دکہا دو رخ روشن اپنا　(۱۰)

جز خدا کس سے ہو شانِ والا ادا یا حبیبِ خدا یا شفیع الورا
منہہ بہرا اور حضرت کی مدح و ثنا خاصہ کبریا یا شفیع الورا
وصف ہو آپکا کس سے اے شاہِ دین ہو سکے یہہ بشر سے تو ممکن نہین
حق تعالےٰ ہے مداح خود آپکا شاہِ ہر دو سرا یا شفیع الورا
تہا زمانے مین شہ کے جہود اک وہان عورت اوسکی تہی قربان شاہ زمان
شہ پر ایمان لائی تہی وہ بر ملا ورد لب پر سدا یا شفیع الورا
ہر سحر جا کے پیش شہ بحر و بر دیکہہ آتی تہی حضرت کو وہ خوش سیر
روز اس مومنہ کا یہہ دستور تہا کہتی تہی بار ہا یا شفیع الورا
اسطرح سے کئے روز گزرے ہین جب مرد پر اسکے روشن ہوا حال سب
پوچہا ہر روز جاتی ہے کس جا بتا ہے عجب ماجرا یا شفیع الورا
مرد سے صاف عورت وہ کہنے لگی ہو نین مدت سے شیدائے روئے نبیؐ
ہر سحر اسکو مین دیکہہ آتی ہون جا کہہ کے صد مرحبا یا شفیع الورا
سنکے اسنے کہا شوق سے روز جا پر دکہا منہہ نہ اپنا کسی کو ذرا
گر دکہائیگی منہہ تجہسے ہونگا جدا پہر نہ کہنا ذرا یا شفیع الورا
مرد عورت کی جب یہہ ہوی گفتگو سن رہا تہا کہڑا ایک وہان کینہ جو
دلمین سوچا کرون کوئی فتنہ بپا دیکہون بولیگی کیا یا شفیع الورا

ایک دن جاکے آتی تہی نزد نبیؐ وہ زنِ پاک طینت بہ شوق دلی
وہ شقی آکے رستے مین اس سے ملا بولی کرکے بکا یا شفیع الورا
بولا اوسنے دکہا اپنا چہرہ ذرا تجہکو اوسکی قسم تو ہے جسپہ فدا
بولی رو رو کے وہ یہہ بُری ہے بلا مجہکو اس سے چہوڑا یا شفیع الورا
وہ نہ چہوڑا تو منہہ اوسکو دکہلا گئی گہر کو آنسو بہاتی ہوی آگئی
دمبدم کہہ رہی تہی یہی باحیا ہون بہت پرخطا یا شفیع الورا
مردنے پوچہا زن سے کہ ہو کیا گیا آج چہرہ ہے کیون تیرا مرجہا گیا
بولی وہ جاتی تہی مین سوے مصطفیٰؐ کہتی یا مجتبیٰؐ یا شفیع الورا
ناگہان راہ مین ایک پر مکر و شر جبر سے چہوڑا منہہ کو میرے دیکہکر
سخت بیچین ہو مین ہے لب پر صدا ایسے مشکل کشا یا شفیع الورا
مردنے سنکے تب ایک کہودا کنوان اور بہرا لکڑیون سے اوسے تا دہان
تین دن کامل اوسکو جلاتا رہا زن تہی صرف دعا یا شفیع الورا
آگ جب ہو گیا وہ کنوان مو بمو چہین کر طفل زن سے کہا کود تو
گر گئی اسمین بیخوف وہ پارسا کہہ کے سر کو جہکا یا شفیع الورا
اگ مین گر گئی جب وہ پابند غم دہر گیا منہہ پہ سرپوش اک ہی ستم
لیکے بچے کو پیش شہ انبیا گیا کہتا ہوا یا شفیع الورا
حال سارا کیا شاہ دین سے بیان جل گئی ہو گی آتش مین وہ خستہ جان
تہی وہ سو جان سے شیدائے حضرت سدا شاہ ارض و سما یا شفیع الورا
سنکے حضرت نے دست مبارک اٹہا پہیر دستار انور پہ حق سے کہا

دوست ہے وہ میرا اسکو لینا بچا کی خدا سے دعا یا شفیع الورا

آئے اتنے مین جبرئیل پیش نبی بولے حضرت سے فرمان حق ہے یہی

ہے وہ جنتی جلائے اسے اگ کیا دیکھئے جلد جا یا شفیع الورا

اور بولے ہے فرمان رب العلا گر برہنہ ہو سر مانگتا تو دعا

کرتا برباد مین عرش و ارض و سما ہین وہ تجہپر فدا یا شفیع الورا

دوست تیرا جو ہے دوست ہے وہ میرا مبتلا کو تیرے مین جلاؤنگا کیا

اسکو آتش مین بہی ہے خیال آپکا کچہہ نہ صدمہ ہوا یا شفیع الورا

پاس آئے کنوین کے جو شاہ امم دیکہا سرپوش اٹہا کر بلطف و کرم

تہی سلامت وہ مقبول رب العلا باہر آئی کہا یا شفیع الورا

یعنی سب آگ وہ ہوگئی تہی چمن اسمین مانند گل تہی یہہ پرتو فگن

وصف حضرت مین جون بلبل خوش نوا تہی وہ نغمہ سرا یا شفیع الورا

دیکہکر حال یہہ وہ یہود حزین ہوا خوش ہوکے قربان سلطان دین

پڑہکے کلمہ مسلمان وہ ہوگیا تہا یہی کہہ رہا یا شفیع الورا

یہہ بہی ہے سوز فرقت سے صرف فغان ہے یہہ وقت کرم آ شہ انس و جان

(٢٥)

دو بجہا آتش ہجر اسکی شہا ہے یہہ **الشت** گدا یا شفیع الورا

(٣٨)

یہی ورد زبان ہے صباح و مسا میرے پیارے نبی ہونین دل سے فدا

تو حبیب خدا کب ہے رب سے جدا میرے پیارے نبی ہونین دل سے فدا

تو ہے باعث ارض و سما بخدا جز و کل مین ہے ساری یہہ تیری ضیا

کہے شانین حق لولاک لما میرے پیارے نبی ہونین دل سے فدا

تو کلیم خدائے کریم جہان سرِ عرش ہوا حق کا مہمان
نگیا ہو ملک تو جہان ہے گیا میرے پیارے نبیؐ ہونین دل سے فدا

یکتا قدرت کے چمن کا تو گل تیرے نغمہ سرا سارے بلبل
لالہ شبو نسرین کی صدا میرے پیارے نبیؐ ہونین دل سے فدا

تہا جسم مطہر پاک تیرا عنقا تہا تیرے سائے کا پتا
خوشبو سے اٹہے مردہ کہتا میرے پیارے نبیؐ ہونین دل سے فدا

وہ حسن سراپائے سرور دیکہے سے ہون کنعانی ششدر
یعقوب کے آنکہونکی ہے وہ ضیا میرے پیارے نبیؐ ہونین دل سے فدا

سلطانِ رسل معراج کی شب پہنچا جو سمان پر نزد رب
حور وںین مچا غل صل علےٰ میرے پیارے نبیؐ ہونین دل سے فدا

دیکہے سے لب و دندانِ نبیؐ شرمندہ پشیمان ہوکے یہی
کہین لعل و گہر سر اپنا جہکا میرے پیارے نبیؐ ہونین دل سے فدا

اب ہجر کی دلکو تاب نہین دن چین نہین شب خواب نہین
دکہلا دے رخ زیبا بخدا میرے پیارے نبیؐ ہونین دل سے فدا

مین بحر گنہ مین اب ہون پہسا کشتی کو تو میرے پار لگا
کہتا ہون یہی با آہ و بکا میرے پیارے نبیؐ ہونین دل سے فدا

میرا نخل تمنا اب ہو ہرا یثرب کو بلا روضہ دکہلا (۱۱)
(۳۹) الست کا ہو حامی روز جزا میرے پیارے نبیؐ ہونین دل سے فدا

یا نبیؐ مشتاق ہونین آپکی دیدار کا	ہجر مین ہے اور ہی عالم دل بیمار کا

ہون رسولِ حق کے روضہ پر فدا مین رات دن ‏ دل مرا طالب نہین ہے خلد کے گلزار کا
اے میری قسمت مجھے لیچل مدینے کیطرف ‏ ہند مین بیحد ستم ہے گردشِ دوار کا
تہا یہہ اعجاز رسولِ حق کہ کلمہ پڑہ لیا ‏ ورنہ پتہر کو ہو کیونکر حوصلہ گفتار کا
گرچہ پیغمبر بہت سے ہین مگر او نین کوئی ‏ آپ سا واقف نہین اللہ کی اسرار کا
امتِ عاصی کو خوفِ روزِ محشر کچہہ نہین ‏ بہرِ بخشش ہے وسیلہ احمدِ مختار کا
آنچ دوزخ کی جلا ئیگی مجھے پہر کسطرح ‏ کلمہ گو ہون مین جناب سیدِ ابرار کا
تابعِ اسلام ہو کر سرکشون نے کہدیا ‏ کسقدر ٹہنڈا ہے سایہ دین کی تلوار کا
مجھکو حاصل دو جہا نین ہے یہی عز و شرف ‏ دل سے خادم ہون رسول اللہ کی آثار کا
نام لیوا خاندانِ صبغۃ اللہی کا ہون ‏ پیشوا میرا ہے نایب احمدِ مختار کا

(۱۰) ملتجی درگاه والا مین ہون بس صبح و مسا ‏ خاتمہ اچھا ہو یارب **الشت** بدکار کا (۱۱)

ہجر نبی نے مائل شیون بنا دیا ‏ آنکہو نکو رات دن میرے ساون بنا دیا
باغ جنان کی سیر کا ملجا ئیگا مزا ‏ قسمت نے گر مدینہ مین مدفن بنا دیا
مرغ چمن کی طرح مدینہ کے دشت مین ‏ سو جان سے میرے دل نے نشیمن بنا دیا
حاصل بتون سے یہہ دل بوجہل کو ہوا ‏ پتھر بنا دیا کبھی آہن بنا دیا
داغ فراق شاہ کی اللہ رے بہار ‏ سینے کو میرے دامن گلشن بنا دیا
مشتاق بزم سبقت رحمت ہون رات دن ‏ مین نے تو سب گناہو نکا خرمن بنا دیا
دعوا غلط ہے مدعیان زبان کا ‏ بے معنیٰ باتون نے مجھے بدظن بنا دیا

(۱۴) **الشت** وجود پاک مین سایہ کا دخل کیا (۸)

حق نے نبیؐ کا نور ہی سے تن بنا دیا

خوب تر انجام کار عاصیان ہوجائیگا
پیش رب جب رب کا مہمان مدح خوان ہوجائیگا

امتی ہر ایک شفاعت سے رسول پاک کے
گلشن جنت مین داخل بیگمان ہوجائیگا

مومنون کو تشنگی حشر کا پہر خوف کیا
ساقی کوثر ہمارا میزبان ہوجائیگا

کلمہ گو یونکو خطر نار جہنم کا نہین
جب قدم ختم رسلؐ کا درمیان ہوجائیگا

باغ مین جا کر کرون گر وصف رخسار نبیؐ
ہر گل تر مثل بلبل نغمہ خوان ہوجائیگا

وادی ایمن نظر آئیگا میدان حشر کا
جلوہ گر جب نور شاہ انس و جان ہوجائیگا

گر نظر افروز ہوگا جلوۂ جان جہان
دلنشین دل نشان بے نشان ہوجائیگا

عشق کا کل مین بخور مشک و عنبر سے فزون
یا محمدؐ میرے آہون کا دہوان ہوجائیگا

گل کہلائینگے جو یون داغ رخ ختم رسلؐ
سینہ میرا غیرت باغ جنان ہوجائیگا

تاب لائیگا نبیؐ کے طلعت رخ کی کہان
چاند اگر آگے حضرت کے کتان ہوجائیگا

٤٢

کیا عجب وصف گل رخسار حضرت مین اگر
نام الفت بلبل ہندوستان ہوجائیگا

١١

جو جنون زلف سرور مین بہٹکتا جائیگا
اسکی باتون سے ہر اک جنگل جہکتا جائیگا

سرخ روئے دیکہلے روضہ کے ذرونکی اگر
لعل کی آنکہون سے ہردم خون ٹپکتا جائیگا

در پہ حضرت کے اگر صرف جبین سائے نہین
دار فانی سے وہ آخر سر پٹکتا جائیگا

دم بخود ذکر صفائے عارض سرور مین ہون
یہہ میرے آئینہ دل سے نہ سکتا جائیگا

دار فانی سے ہر اک دیندار و بیدین یا نبیؐ
کوئی ہنستا جائیگا کوئی سسکتا جائیگا

وصف رخسار نبیؐ مین کب رہے خاموش نعیمؔ
بلبل دل یون ہی بس میرا جہکتا جائیگا

شوق دید روضۂ اقدس رہیگا سدِّ راہ
دم یہہ ہر ہر دم مرا تن سے اٹکتا جائیگا

آتش دوزخ مین بس اے منکر حکم نبیؐ
بیطرح تیرا خیالِ خام پکتا جائیگا

ہو جسے حاصل زیارت روضۂ پرنور کی
ہر شرف مین دار فانی سے وہ یکتا جائیگا

تارک دنیا کو کچہ آلودگی کی فکر کیا
گرد رنج و غم سے وہ دامن جہٹکتا جائیگا

۴۳

دشمنانِ کور باطن ہونگے سارے روسیاہ
اخترِ طالع ترا الفت چمکتا جائیگا

۱۱

یا نبیؐ روضۂ اقدس نہین دکہلائینگے کیا
خار یون ہی خلش ہجر مین ہم کہائینگے کیا

نزع مین گور مین لون نامِ مبارک شاہا
میرے بالین پہ ذرا آپ نہ آجائینگے کیا

ابر تر کی طرح آنکہون سے ہم اپنے ذرات
بارش اشک غم شہ مین نہ برسائینگے کیا

کثرت جرم مین دیتا ہے یہی دل تسکین
شادرہ شافع محشر نہین بخشائینگے کیا

یاد انگشت مبارک کا اشارا ہے مجہے
مہر و مہ روبرو آئین تو نہ شرمائینگے کیا

بہول کر الفتِ محبوبِ خدا کو دل سے
حشر تک شرم سے بیدین نہ پچتائینگے کیا

محو توصیف پیمبر ہین زبان و دل واہ
ہم بہلا لب پہ کوئی اور سخن لائینگے کیا

حسن روئے شہِ مرسل کی ثنا کرتا ہون
میری تقریر سے یوسف بہی نہ شرمائینگے کیا

صلۂ نعت محمدؐ مین ملیگی جنت
لوگ کیا دینگے بہلا اور مجہے دلوائینگے کیا

شب معراج رہے سدرہ پہ جبرئیل امین
قدم اس رہ مین فرشتونکے نہ تہرائینگے کیا

۴۴

دفتر نعت محمدؐ ہے بغل مین الفت
اور ہم عالم فانی سے لیئے جائینگے کیا

۱۱

مداح ہو نین دل سے رسولؐ مدنی کا
چرچا ہے جہانین میری شیرین سخنی کا

مقبول خدا ہے وہ جو منظور نبیؐ ہے
کیون ہو دل بلبل نہ فدا روئے نبیؐ پر
کہنے لگے گل صل علیٰ باغ جنان مین
جب سامنے آئے لب و دندان نبیؐ کے
معراج کی شب دیکھ کے سرور کا تجمل
گویا ہوئے سنگ و شجر اعجاز نبیؐ سے

فرمودہ ہے لاریب اُویس قرنی کا
وہ ہے گل خوش رنگ ریاض مدنی کا
جب وصف سنا آپکی غنچہ دہنی کا
کیا رنگ اوڑا گوہر و لعل یمنی کا
حیرت سے ملک مین تہا غل اللہ غنی کا
پڑہنے لگے کلمہ شہ مکی مدنی کا

۴۵
وہ دن بہی خدا لائے رہے طیبہ مین انشت
ہو شور بیان اوسکی غریب الوطنی کا
۸

شاہ پر کرب و بلا مین ظلم کیا تہا کیا تہا
کرتے تہے شکر خدا کہا کہا کے سر و تیغ و تیر
سر کیا اپنا فدائے دلبر ختم رسلؐ
چہد گئی مشک اور گرا کہاندہے سے حضرت کے علم

خیمہ سبط پیمبر ہائے ماتم خانہ تہا
لطف حق رن مین شریک ہمت مردانہ تہا
شمع روئے شہ پہ حُر قربان جون پروانہ تہا
حضرت عباس کا رن مین جدا ہر شانہ تہا

۴۶
کٹ گیا انشت سر مظلوم تیغ ظلم سے
کوفیون مین رحم کا نام و نشان اصلا نہ تہا
۵

کہتے تہے شہ میری عظمت کو نہین جانتے کیا
ظلم سے سبکے یہہ کہتے تہے جناب شبیرؑ
باپ میرے ہین علی ساقی کوثر مشہور
فاطمہ مان ہین مری لخت دل جسم رسلؐ
ہین حسنؑ بہائی مرے خاص خدا جان نبیؐ

شامیو کیون میری حرمت کو نہین جانتے کیا
ظالمو میری شرافت کو نہین جانتے کیا
تم بہلا انکی شجاعت کو نہین جانتے کیا
صاحب عصمت و عفت کو نہین جانتے کیا
درۃ التاج امامت کو نہین جانتے کیا

میرے نانا ہین نبیؐ ختم رسل شاہِ اُمم
شافع روز قیامت کو نہین جانتے کیا

ختم ہے مرتبۂ رحمت و بخشش ہمپر
آل احمدؐ کی سخاوت کو نہین جانتے کیا

کس طرح پیار کیا کرتے تہے سردارِ اُمم
ارے لوگو میری قربت کو نہین جانتے کیا

تمنے مجھکو نہ دیا سولا پہر سے پانی
میری مظلومی و غربت کو نہین جانتے کیا

کٹ گئے تشنہ دہن ہاے بہتر غمین
انکی اس جرأت و ہمت کو نہین جانتے کیا

۴۷

مدح خوان آپکا اے شاہِ امم صبح و مسا
ہے گدا در کا اس الفت کو نہین جانتے کیا

۱۱

مرسلوںین حق نے احمدؐ کو نرالا کر دیا
مرتبہ حضرت کا اون سب سے دوبالا کر دیا

نور حق حضرت تہے حق نے اونکے نور پاک سے
عرش و کرسی مہر و مہ سب زیر و بالا کر دیا

اے زہے قسمت ولاے احمدؐ مختار نے
چاند سے چہرے پر اونکے مجھکو بالا کر دیا

عارض و گیسو پہ ہوتے ہین گل و سنبل نثار
ہجر شہ نے باغ مین ہر دلکو لالا کر دیا

دلین جسکے کلمۂ طیب کا ہے روشن چراغ
بس اندہیری گور مین اپنے اجالا کر دیا

شکر کس منہہ سے ادا ہو اوس خدائے پاک کا
مجھہ سے عاصی کو غلام شاہ والا کر دیا

دل جو کالا منکر دین نبیؐ کا ہو گیا
اوسکو خالق نے جہنم کا نوالا کر دیا

۴۸

تہا جو مداح نبیؐ الفت تو اے رضوان آج
اوسکو جنت کا عطا حق نے قبا لا کر دیا

۸

یا نبیؐ ہجر مین کبتک ہمین تڑپائیگا
روئے زیبا کبہی رویا مین تو دکہلائے گا

دل بلبل مین بہری ہے یہی حسرت دن رات
اے صبا گلشن طیبہ مجہے پہنچائے گا

عرش اعلا سے یہہ کم جا نہین مہمان خدا
دلین آنکہونین جگر مین میرے آجائے گا

لامکان تہا شب معراج مین خلوت خانہ ‌ ‌ اے مسیحا یہہ شرف کسکو ہے سنوائے گا
وصل حق احمدؐ مرسل کو جہلک سے موسیٰ ‌ ‌ ہوے بیہوش یہہ کیا بہید ہے سمجہائے گا
پشت پر مہر نبوت سر اقدس پہ سحاب ‌ ‌ کس نبیؐ کی یہہ فضیلت ہوی دکہلائے گا
جو مہک جسم مطہر سے نبیؐ کے نکلے ‌ ‌ مشک تاتار ختن اسکو کہان پائے گا
صدقے اعجاز نبیؐ کے ہوا بوجہل خجل ‌ ‌ سنگ ریزون نے کہا جہل سے باز آئے گا

۴۹

در دولت کے سوا دونون جہانین السنت
یا نبیؐ اور کہان جائے یہہ فرمائے گا

۹

مرے دل مین ہے درد اے کبریا اوسکی جدائی کا ‌ ‌ جو بندہ مالک و مختار ہے تیری خدائی کا
خدارا ایک جہلک مجہکو دکہا دے صورت موسیٰ ‌ ‌ بہت مشتاق ہون یا شہ تیری جلوہ نمائی کا
یہہ کس گل کی گلستان جہان مین آمد آمد ہے ‌ ‌ مچا ہے بلبلون مین شور کیون نغمہ سرائی کا
گواہی دیتے تہے سنگ و شجر ہر دم رسالت پر ‌ ‌ ہر اک بیدین کا دل قائل تری معجز نمائی کا
مدینے کو چلا ہون شوق دل ہے رہبر کامل ‌ ‌ نہین محتاج مین کچہہ خضر کی بہی رہنمائی کا
لب و دندان سرور کے ہین صدقے دل مرا قربان ‌ ‌ نہ لعل اس رنگ کا کوئی نہ دُر ایسی صفائی کا
مطیع حکم ہین حور و ملک جن و بشر ترے ‌ ‌ کہ تو ہی یا نبیؐ مختار ہے ساری خدائی کا
نہ یہہ دولت کا خواہان ہے نہ یہہ حشمت کا طالب ہے ‌ ‌ مدینے کی گلی مین شوق ہے دلکو گدائی کا
قیامت تک نہ آتے ہوش مین پہر حضرت موسیٰ ‌ ‌ اگر وہ دیکہتے عالم ترے جلوہ نمائی کا
محمدؐ سے علیؓ سے فاطمہؓ شبیرؓ و شبر سے ‌ ‌ ملا کرتا ہے مقصد رات دن ساری خدائی کا

۵۰

ہین صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ حال دل کہہ لے
یہی موقع تو اے السنت ہے قسمت آزمائی کا

۱۱

نہ کوئی خلق مین یا شہ ترا ہمسر آیا
تو عجب فخر رسل خاصۂ داور آیا

شرک پامال ہوا بت گرے اوندہے اسلام
جب جہان مین قدم پاک و مطہر آیا

چاند انگلی کے اشارے سے ہوا دو ٹکڑے
مہر مغرب مین جو دوبا تہا پلٹ کر آیا

آسمان پر شب معراج یہہ کہتے تہے ملک
اسطرح کا نہ بشر کوئی یہان پر آیا

گرم بستر تہا ابہی ہلتی تہی در کی زنجیر
طرفۃ العین مین وہ عرش پہ جاکر آیا

دیکہکر سرور عالم کو یہ کہیگی امت
اب نہین خوف گنہ شافع محشر آیا

تشنہ کامی سے جو گہبرا گئے ہم حشر کے دن
مومنو مالک دین قاسم کوثر آیا

مدح خوانون نے پڑہا نعت کی جب محفل مین
شعر استاد کا ہر طرح سے بنکر آیا

کوئی مدراسمین مانند شریف اہل کمال
نہ سخندان نہ سخنگو نہ سخنور آیا

جب سنا مدحت قد شہ والا مجہسے
بس صنوبر کو چمن مین وہین چکر آیا

بندۂ شافع کونین مین تہا تو دم حشر
مٹ گیا میرے گناہون کا جو دفتر آیا

کہتے طیبہ مین ملک ہین وہ سرفراز ہوا
سر جہکائے ہوئے جو شاہ کے در پر آیا

۵۱

جب ستانے لگا روباہ فلک امت کو
بہر امداد علیؓ شیر دلاور آیا

۱۳

شاد دلکو اسے فلک ناشاد کیون کرنے لگا
زائرون پر یہہ ستم ایجاد کیون کرنے لگا

دہن اگر طیبہ کی ہے تو ہند سے اب اٹہکے چل
عمر اے دل اسجگہ برباد کیون کرنے لگا

نفس امارہ کے ہاتہون مین گنہ مین ہون اسیر
رہزن جان سے وہ پہر آزاد کیون کرنے لگا

کاٹ دے بیڑی مری تا راہ طیبہ مین چلون
اسقدر بیرحمی اے حداد کیون کرنے لگا

عندلیبان چمن نالان ہین پہر سیر گل
اب قفس مین بند انہین صیاد کیون کرنے لگا

چھوڑ دے عشق حقیقی مین مجازی کا خیال
بھول جا ایدل اوسے پھر یاد کیون کرنے لگا

دولت دیدار شہ سے دل ہمارا شاد ہے
اب غم فرقت اسے ناشاد کیون کرنے لگا

٥٢

ہے غلام شاہ **الست** کیا نہتی اسکی خبر
یہہ ستم آرا فلک بیداد کیون کرنے لگا

٩

غوث دو عالم اک نظر میرے طرف کو دیکھنا
ہجر مین حال ہے دگر میرے طرف کو دیکھنا

نور نگاہ مصطفٰے راحت جان مرتضٰیؓ
تم ہو بتول کے جگر میرے طرف کو دیکھنا

نائب ختم الانبیاؐ ہادی دین مصطفٰےؐ
دونون جہان کے راہبر میرے طرف کو دیکھنا

حق ہے کلام غوثؓ سب اُنکا ہے حکم حکم رب
کچھہ تو ادہر بھی ہو اثر میرے طرف کو دیکھنا

افسر فرق اولیا سرور جملہ اتقیا
سب کے تمہین ہو دادگر میرے طرف کو دیکھنا

سب تھے ولی جھکا سر نیچے قدم کے حکم پر
مردے تھے زندہ سربسر میرے طرف کو دیکھنا

رونق باغ داد ہو سبکی تمہین مراد ہو
تم سے جہان کے جلوہ گر میرے طرف کو دیکھنا

کیجیے مدد میری شہا بہر حبیب کبریا
ورد ہے شام اور سحر میرے طرف کو دیکھنا

دور فلک کا ہو برا پیستی ہے یہہ آسیہ
سخت ہے شاہا اب گذر میرے طرف کو دیکھنا

٥٣

آپ کے در کا ہے گدا **الست** خستہ بینوا
کہتا ہے در پہ رکھکے سر میرے طرف کو دیکھنا

١٠

مین نے اے غوثؓ تجھے دل مین مکین دیکھہ لیا
آئینہ خانے مین اک ماہ جبین دیکھہ لیا

تیرے رخسار کے جلوے کو جو ڈہونڈا مین نے
دل کے آئینے مین اے ماہ جبین دیکھہ لیا

مین نے گلشن کے درختون مین گل و غنچہ مین
ضو تیری نور تیرا خسرو دین دیکھہ لیا

ششجہت مین ہے تری بادشہی کا چرچا
جس جدہر جا پایا اوسے تخت نشین دیکھہ لیا

آنکھ مین تپلی مین نظر و نین جگر مین دلین
تیرے تصویر کو ہر گھر مین نگین دیکھ لیا

آب و رنگ لب و دندان مبارک کو تیرے
لعل و الماس سے بہی بڑہکے یقین دیکھ لیا

مہر و مہ نجم و سہا مین ہے درخشان ذرات
نور کو مین نے تیرے اے شہ دین دیکھ لیا

دین احمد کو کیا زندہ دوبارا تو نے
تجہکو اے غوث جہان حامی دین دیکھ لیا

مردے زندہ کئے بینا کئے اندہے تو نے
پائے فرزند عقیمہ نے اونہین دیکھ لیا

سیر فردوس برین کی مجہے دیگا تکلیف
مجہکو رضوان نے جو محشر مین کہین دیکھ لیا

۵۴

آپ نے حشر مین بہی چہوڑا نہ ہاتہ الست کا
دستگیر آپ ہی کو اے شہ دین دیکھ لیا

۱۱

دلمین تیرا عشق اے شہ دین ہو ہی چکا تہا
یہہ نقش شرف بخش نگین ہو ہی چکا تہا

بغداد کو جانے کا یقین ہو ہی چکا تہا
مین داخل فردوس برین ہو ہی چکا تہا

کیا اور کسی حسن کا ہوتا یہہ طلب گار
دل تجہپہ فدا اے شہ دین ہو ہی چکا تہا

کوتاہئ قسمت سے رہا دور مین ورنہ
بستر ترے روضے کے قرین ہو ہی چکا تہا

ایمان بچا آپ دم نزع جو آئے
شیطان میرا دشمن دین ہو ہی چکا تہا

سنبل ہوا کاکل پہ فدا رخ پہ تیرے گل
غل گلشن جنت مین یون ہین ہو ہی چکا تہا

دندان و لب شاہ سے کیون عشق نہ کرتا
دل لعل و گہر سے تو حزین ہو ہی چکا تہا

شاہان جہان کسطرح آنکہو نمین سماتے
بندہ تو غلام شہ دین ہو ہی چکا تہا

۵۵

کیونکر نہ صبا طیبہ مین پہونچاتی اوڑا کر
الست تو بہت زار و حزین ہو ہی چکا تہا

۹

کچہہ ایسا ہے شرف درگاہ محبوب الہی کا
فقیرئین مجہے رتبہ ملا ہے بادشاہی کا

قطعہ

گناہون مین بہرا ہون یا محی الدینؓ بچا لینا — میرے نامے سے ہر دہبہ مٹا دینا سیاہی کا
پشیمان ہون پشیمان ہون پشیمان ہو پشیمان ہون — نہین رکہتا ہون کچہ اسکے سوا منہہ عذر خواہی کا
تیرے فضل و کرم سے ہر اک جن و بشر شادان — تو ہی دریا و صحرا مین ہے حامی مرغ و ماہی کا

(۵۶) فلک کے ہاتہ سے نالان ہون الفت ہند مین ہردم
یہی کمبخت تو نکلا سبب میری تباہی کا (۵)

اے غوثؓ ورا تو ہے مددگار ہمارا — جز تیرے نہین ہے کوئی غمخوار ہمارا
دریائے کرم کان سخا درج عطا کا — ہے مرشد یکتا دُرِ شہوار ہمارا
دلدار نبیؐ جان علیؓ شاہ دوعالم — معشوق خدا عاشق غفّار ہمارا
اے شاہ ہمین دامن اطہر مین چہپالے — دشمن ہے بہت چرخ ستمگار ہمارا
چورون کو ولایت سے کیا تونے سرفراز — ہم پر بہی کرم کر تو ہے سردار ہمارا
ٹہوکر سے جگا دیجئے گا یا شہِ جیلانؓ — طالع ہو کبہی خواب سے بیدار ہمارا
کونین مین ہے شرم ہماری ترے ہی ہاتہ — ہم تیرے ہین اے شاہ تو مختار ہمارا
رویا مین کبہی رویت سرورؐ ہو میسر — ہر شام و سحر دل ہے طلبگار ہمارا
اب روضۂ پرنور پر اے شاہ بلا لو — اس ہند مین مضطر ہے دل زار ہمارا
عاصی ہین گنہگار ہین ہم روز قیامت — ہاتہ آپ نہ چہوڑین کبہی زنہار ہمارا

(۵۷) کیون بلبل نالان نہ کہین دلکو ہم الفت
سینہ ہے بنا داغون سے گلزار ہمارا (۱۱)

اے غوثؓ مرے دلمین ترا گزار ہوتا — اس بیقرار دلکو کچہ تو قرار ہوتا
تری کرامتون سے مردے اٹہے ہین جی کر — گر دیکہتا مسیحا تو شرمسار ہوتا

زیر قدم جبکا یا سر اولیا نے اپنا
گلشن مین دیکھہ لیتا یہہ دل تو بنکے قمری
جانا ہوا نہ ابتک بغداد ہاے قسمت
دلمین رہی تمنا مانند ابر باران

فرمان عدول کرتے گر ننگ و عار ہوتا
اوس سرو قد پہ شہ کے ہر دم نثار ہوتا
جاتا تو زایرین میرا شمار ہوتا
دہلیز شہ پہ رکھکر سر اشکبار ہوتا

(۵۸)
مانند گل سرون پر شاہ و امیر رکھتے
بغداد کی چمن کا **الفت** جو خار ہوتا
(۷)

جمع در پر شاہ کے خلق خدا تہی مین نتہا
رو کے کس حسرت سے کہتے تہے قرنین یہہ اویس
حسن کے نظارے تہے ہر دم صحابہؓ کو نصیب
استن حنانہ کہتا تہا یہہ رو کر زار زار

بہیڑ ہر دم دادخواہون کی سواتی مین نتہا
جسجگہ پر دید ختم الانبیا تہی مین نتہا
دیدنی اوس رشک یوسف کی لقا تہی مین نتہا
جاے دیگر شاہ کے جلوے کو کیا تہی مین نتہا

(۵۹)
زائرون نے لوٹی ہے کیا کیا مدینے کی بہار
الفت اوس گلشن مین جنت کی فضا تہی مین نتہا
(۵)

ہو ادا کیا وصف بے پایان قادر اولیاؒ
خادم درگاہ والا غیرت فغفور ہے
دور سے آکے ہر دم قصبۂ ناگور مین
ہے فلک سر بر زمین اور مہر و مہ قربان ہین
شہر کرناٹک مین ہین حاجت روائے خلق آپ
کون ہے محروم مطلب آپکی درگاہ سے
تہے طریقت اور حقیقت معرفت مین بیمثال

اللہ اللہ اور ہی ہے شان قادر اولیاؒ
کب ہو دارا ہمسر دربان قادر اولیاؒ
سیر ہو جاتے ہین سب مہمان قادر اولیاؒ
دیدنی ہے عظمت ایوان قادر اولیاؒ
ہاتھ سے ایدل ندے دامان قادر اولیاؒ
اک جہان ہے قایل احسان قادر اولیاؒ
کیا بیان کوئی کرے عرفان قادر اولیاؒ

سینگ نکلے نارجیلو نکو تصرف دیکھئے | تھے شجر بھی تابع فرمان قادر اولیا

٦٠

دلمین رہتا ہے ہمیشہ الست پر جرم کے
اشتیاق فیض بے پایانِ قادر اولیا

٩

ردیف بای موحدہ

وصف احمدؐ مین مقصر ہین سدا اسکے سب | ہوش و فہم و خرد و ذہن رسا سبکے سب
احمدؐ و حیدرؓ و زہراؓ و حسنؓ اور حسینؓ | پنجتن ایک ہی ہین شان خدا سبکے سب
حور و غلمان و ملک جن و بشر ہین دل سے | حضرت احمدؐ مرسل پہ فدا سبکے سب
کوہ و کاہ و قمر و ذرہ و مہر و اختر | پرتو نور رسولؐ دوسرا سبکے سب
پئے تحصیل شرف سارے رسولانِ سلف | ہوگئے مقتدئے خیر ورا سبکے سب
لیکے آدم سے مگر روز جزا تا عیسیٰ | آئینگے پیش شہنشاہِ ہدا سبکے سب
پانچ کے پانچ ہین یہہ نور نبیؐ سے معمور | خاک و آب آتش و باد اور ہوا سبکے سب
دم سراپائے محمدؐ کا بھرا کرتے ہین | سرو گل سنبل و نسرین و صبا سبکے سب
منفعل پر شکن گیسوئے جان بخش سے ہین | ختن و تبت و تاتار و خطا سبکے سب
اپنے محبوبؐ کے ہین ایزد باری کو پسند | غمزہ و عشوہ و انداز و ادا سبکے سب

٦١

سجدہ گاہ ہے در محبوبؐ خدائے الست
سر جھکاتے ہین وہان شاہ و گدا سبکے سب

١١

آئین سب بزم ولادت مین نبیؐ کے باادب | چاہئے ہے حضرت محبوبؐ باری کا ادب
خم ہئے تسلیم ہوجاتے تھے انکے روبرو | کرتے تھے حضرت کا جبرئیل امین کیا کیا ادب
مومنو نکو چاہئے بزم ولادت مین قیام | منکر و چاہئے ادب یہہ نہین بیجا ادب

سوئے یثرب لوٹتا روتا تڑپتا جاؤنگا
ہمرہو کیا جانے مجھسا عاشق شیدا ادب

وہ اگر تشریف لاتے تھے تو اٹھتے تھے نبیؐ
فاطمہؓ کا کرتے تھے ختم رسلؐ کیسا ادب

کیا اٹھاتا ہے پئے تسلیم دست گرد باد
عاشق حضرت کا ہی کرتا ہے کیا صحرا ادب

٦٢

الفت آتے ہین نبیؐ جب محفل مولود مین
ہر فرشتہ بڑہکے کہتا ہے تفاوت با ادب

٧

ہین احد کے احمدؐ بے میم کیا مرغوب خوب
کون ہے وہ دو جہانین آپ سا محبوب خوب

دیکھکر روئے زمین پر نقش پائے مصطفیٰؐ
راتدن کیونکر نہون شمس و قمر محجوب خوب

قدر حضرت مصطفیٰؐ جانے کوئی کیا غیر حق
قدر یوسفؑ کی ہے بیش دیدۂ یعقوبؑ خوب

دہوم تھی معراج کی شب مین زمین سے عرش تک
ملگئے ہین لامکانین طالب و مطلوب خوب

دیکھہ حضرت کی سواری کا تجمل انبیا
بول اٹھے ایسا نہین واللہ کوئی محبوبؐ خوب

مصطفیٰؐ کو عاصیون کے بخشوانے کیلئے
حضرت حق نے شفاعت سے کیا منسوب خوب

وعدۂ طفلی کے ایفا مین بہتر تن ہی واہ
تھے رفاقت مین شہ مظلوم کے محسوب خوب

روضۂ ختم رسلؐ کی ہر روش شام و سحر
جہاڑتے ہین حور گیسو کی بنا جاروب خوب

٦٣

اسکے ہر ہر شعر مین ہے نعت سلطان رسلؐ
کیون نہ الفت ہو ترا دیوان یہہ مرغوب خوب

٩

وہ زلف و رخ ہو مد نظر اب نہین تو کب
دکھلائے جلوہ شام و سحر اب نہین تو کب

حبل الورید سے بھی ہے اقرب جہان خدا
دکھلا مقام ہے وہ کدہر اب نہین تو کب

بے پردہ جلوہ گر ہے وہ آنکھون کے سامنے
نظارہ کرلون آنکھ بھر اب نہین تو کب

تو مجھسے کب جدا ہے مین ہون تجھسے کب الگ
مٹجائے یہہ دوئی کا اثر اب نہین تو کب

ہر شئی مین ذرے ذرے مین اوسکا ظہور ہے
اندہو نکو کردے اس سے خبر اب نہین توکب

پیکر شراب عشق الٰہی وہ مست ہون
مجہکو نہ اپنی ہی ہو خبر اب نہین توکب

نفس پلید ہے عدو ایمان و دین کا ہائے
اسپر مجہے ہو فتح و ظفر اب نہین توکب

(۶۴) باغ جہانین ہر گل و غنچہ مین ہے بہار
الفت بہی پائے اسکا ثمر اب نہین توکب (۸)

ردیف بائے فارسی

طرز قدم مین آپ طراز بقا مین آپ
یعنے خدا ہے آپ مین اور ہین خدا مین آپ

لیس سوا مین آپ ہین اور ماسوا مین آپ
خیر الورا مقام وراء الورا مین آپ

اطلس کی ہو قبا کہ رہے خرقۂ نمد
جلوہ فضا ہین خلعت شاہ و گدا مین آپ

احمدؐ احد محمدؐ و محمودؐ آپ ہی
تحت الثرا مین آپ ہین ارض و سما مین آپ

قطرہ مین آپ موج مین آپ اور بحر مین
سورج مین آپ چاند مین آپ اور سہا مین آپ

وجہہ حصول مطلب و مقصد حضور ہین
ہر اک دعا مین آپ ہین دست دعا مین آپ

روشن گل چمن سے ہے طلعت حضور کی
پیدا ہین عندلیب کے صوت و صدا مین آپ

(۶۵) الفت کو شاد اپنی شفاعت سے کیجئے
بہولین نہ اسکو عرصۂ روز جزا مین آپ (۸)

ردیف تای فوقانی

اے شہ دین مجہے ذرا اب نہین خواہش بہشت
خوش ہے مدینہ میری جا اب نہین خواہش بہشت

واہ رے داغ ہا نے دل جس سے چمن ہے منفعل
ہجر مین تیرے سر وڑا اب نہین خواہش بہشت

وہ گل روئے جان فزا سنبل زلف مشک سا
سرو روان مجہے دکہا اب نہین خواہش بہشت

تیری گلی کا شوق ہے دلین اوسکی ذوق ہے
ہونین مدینے پر فدا اب نہین خواہش بہشت

تری ولا نے سرورا دلکو چمن بنا دیا
محو اسی مین ہوں سدا اب نہین خواہش بہشت

روضے کو تیرے یا نبیؐ دیکھا کسی نے گر کبھی
صاف کہے یہہ برملا اب نہین خواہش بہشت

گلشن صنع کبریا سر سے ہو پاؤن تک شہا
روح فزا ہے یہہ فضا اب نہین خواہش بہشت

کہتے ہین مجھکو جا بجا بلبل باغ مصطفیٰ
بس ہے مدینے کی ہوا اب نہین خواہش بہشت

٦٦

الفت زار کو شہا روضہ دکھائیے خدا
ہے یہی اوسکا مدعا اب نہین خواہش بہشت

۹

شہ ابرار کہا کرتے تھے امت امت
منہہ سے ہر بار کہا کرتے تھے امت امت

کلمہ گو یونکا نہ چھوٹا شب معراج خیال
پیش غفار کہا کرتے تھے امت امت

دمبدم وقت ولادت شہ اُمّی لقبی
دم گفتار کہا کرتے تھے امت امت

ہے روایت کہ دم نزع رسول اکرم
ہو کے غمخوار کہا کرتے تھے امت امت

کلمہ گویون سے یہہ الفت تہی کہ بیکل ہوکر
کل کے مختار کہا کرتے تھے امت امت

سجدۂ حق مین تھا سر اور گلے پر خنجر
دین کے سالار کہا کرتے تھے امت امت

کلمہ گو یونکا دم قتل بہی تہا شہ کو خیال
تہا یہہ کچھہ پیار کہا کرتے تھے امت امت

٦٧

طوق و زنجیر مین سجاد حزین اے **الفت**
ہو گرفتار کہا کرتے تھے امت امت

۸

ردیف ثائے مثلثہ

آپ بیشک ہو یقین خاصۂ داور یا غوثؓ
دلبر حیدرؓ و زہراؓ و پیمبر یا غوثؓ

حسن رخ سے ہین خجل شمس و قمر شام و سحر
زیر و بالا مین نہین آپکا ہمسر یا غوثؓ

شہر بغداد مین طلعت سے رخ انور کے
ذرہ ذرہ ہے بنا مہر منور یا غوثؓ

واقعی مامن و ملجائے دو عالم ہے یہی
سرنگون جن و ملک ہین تیرے در پر یا غوثؓ

آئینہ بندی بغداد کبھی دیکھہ تو لے
صورت آئینہ حیران ہو سکندر یا غوثؓ

اسکی شیرینی کی کس منہہ سے بیان ہو تعریف
نام تیرا ہے مگر قند مکرر یا غوثؓ

کثرت جرم سے ہیہات جو گھبرا جاؤن
سر جھکا اپنا پکارون دم محشر یا غوثؓ

مین نے ہر ایک کو میزان خرد مین تولا
نہ ملا کوئی ولی تیرے برابر یا غوثؓ

سر پر نور ہے سرمایۂ اسرار خدا
پاؤن تیرا سر اقطاب کا افسر یا غوثؓ

کیجئے حشر مین مجھہ تشنہ دہن کو سیراب
تم ہو نور نظر ساقی کوثر یا غوثؓ

کلمہ گویان پیمبر کی مدد کیجئے گا
ہند مین آٹھہ پہر رہتے ہین ششدر یا غوثؓ

مشکلو مین جو کبھی پھنس کے تڑپ جاتا ہون
نام آتا ہے تیرا میری زبان پر یا غوثؓ

(٦٨)
اک نظر کیجئے دن رات کہا کرتا ہے
پھر کے بغداد طرف الفت مضطر یا غوثؓ
(١٣)

ردیف جیم عربی

یارب یہہ التجا میری ہو وے قبول آج
رویا مین دید ختم رسلؐ ہو حصول آج

سیراب کر دو بہر خدا اپنے فیض سے
مجھہ تشنہ لب پہ ایک نظر اے رسولؐ آج

صدقے سے مرتضیٰؓ کے حسنؓ اور حسینؓ کے
حاصل ہو مدعا میرا بہر بتولؓ آج

دست دعا اٹھاتے ہین خدمت مین شاہ کے
دیکھو ہمارے کھلتے ہین قسمت کے پھول آج

محفل نبیؐ کے جشن ولادت کی ہے بپا
شکر خدا کہ دل نہین کوئی ملول آج

ذکر ثنائے احمدؐ مختار ہے یہان
اس بزم مین خدا کی ہے رحمت نزول آج

(٦٩)
الفت یہی پکاریگا میدان حشر مین
(٧)

آقا غلام کو کہیں جائیں نہ بھول آج

جب پیش خدا پہونچے پیمبر شب معراج
امت کی شفاعت کا کہلا در شب معراج

جبرئیل امین خواب گہہ ناز مین آکر
منہہ ملنے لگے پائے نبیؐ پر شب معراج

بولے کہ بلاتا ہے تمہین خالق باری
چلئے کہ ہوا وصل مقرر شب معراج

حاضر ہے براق اور یہ پوشاک بہشتی
چڑھ بیٹھئے خلعت یہ پہنکر شب معراج

نہ چرخ سرافراز ہوے جوش ضیا سے
چمکا جو زمین کا وہان اختر شب معراج

کیا جانون تہا کیا بھید محمدؐ مین خدا مین
کیا کام کیا دونون نے ملکر شب معراج

کیا پست ہوا حوصلہ جبرئیل امین کا
سدرہ سے گئے آگے نہ بڑھکر شب معراج

کیا ہو صفت آمد و رفت شہ لولاک
آئے تو یہان گرم تہا بستر شب معراج

۷۰

یا احمد مرسل نظر جانب امت
کہتا ہون یہی ہاتھ اٹھا کر شب معراج

۹

ردیف حائے حطی

ہے رویت نبیؐ کے لئے بیقرار روح
بے دید تن سے نکلے نہ پروردگار روح

مدت سے مثل بلبل نالان ہے مضطرب
گلزار مین مدینے کے پائے قرار روح

کیا ہو رہی ہے حسن سراپا پہ آپکے
اے نور حق نثار میری بار بار روح

شوق طواف روضۂ اقدس مین یا رسولؐ
تن سے نکل ہی پڑتی ہے بے اختیار روح

ہر دم فضائے گلشن یثرب کی یاد مین
دن رات میری کرتی ہے نالے ہزار روح

دل بستگی ہے خاک مدینہ سے جسم کو
بس چاہتی ہے آپکا قرب جوار روح

ہے صبح و شام دید مدینہ کی آرزو
آنکھوں مین آکے رہتی ہے لیل و نہار روح

ہے عزم جائے سوئے مدینہ صبا کے ساتھہ — ہو کر ہولکے گہوڑے پہ ہردم سوار روح

بیکل ہے دام نفس لعین مین چہوڑا تو دے — بہر رسول سے میرے پروردگار روح

یارب گل ریاض مدینہ دکہا اسے — کب تگ دیار ہند مین کہائینگی خار روح

۱۷ السنت جب آتا ہے مہ مولود مصطفیٰ — ہوتی ہے شاد تن مین میرے بیشمار روح ۱۱

ردیف خائے معجمہ

دکہادو یا نبیؐ وہ پر ضیا رخ — کہ ہے آئینۂ نور خدا رخ

ہے اوسکو یاو انگلی کا اشارا — لرز جاتا ہے مہ دیکہہ اوسکا رخ

پڑہا کلمہ زبان سے جس نے دیکہا — محمد مصطفیٰ کا باصفا رخ

صحابہ پیش وپس تہے مثل انجم — شہ مرسلؐ کا تہا بدر الدجے رخ

تڑپتا ہے ہر اک مشتاق دیدار — دکہاؤ اب نقاب اپنا اٹہا رخ

ہوا صنعت پہ صانع اپنے شیدا — جو دیکہا احمد مختار کا رخ

۷۲ جہکائے سر کہڑا السنت ہے نالان — دکہادو اے حبیب کبریا رخ ۷

ردیف دال مہملہ

کیون نہ کہون مین ہر زمان صل علے محمد — شام و سحر ہے ورد جان صل علے محمد

خاص وہ نور کبریا گنج خفی سے باہر آ — ہوگیا تاج مرسلان صل علے محمد

شمس و قمر مین ہے وہی لعل و گہر مین ہے وہی — زیر و زبر وہی عیان صل علے محمد

کرسی و عرش مین بہم ہے وہی نور محترم — فرش سے تا بہ لامکان صل علے محمد

ہست اوسی سے جان فزا انیست اوسی سے رونما — اس سے ظہور دو جہان صل علے محمد

ظلمت و نور مین وہی موسیٰ و طور مین وہی — نور نبی کی ہے یہہ شان صل علیٰ محمد
ایک ہی دم مین مرحبا آگئے جا کے مصطفیٰ — پیش خدائے بے نشان صل علیٰ محمد
ہین یہہ حبیبِ خاص رب ختم رسل شہ عرب — کوئی پہر ایسا ہے کہان صل علیٰ محمد
ہے یہی نقش لوح دل ہے یہہ طراز آب و گل — نام شفیع عاصیان صل علیٰ محمد
نعت شہنشہ رسل سنکے چمن کے سارے گل — کہتے ہین کہل کے ہر زبان صل علیٰ محمد
ہے بخدا کہون مین کیا نقشہ نعل مصطفیٰ — حرز گلوئے مومنان صل علیٰ محمد

۴۳

لیکے سدا نبی کا نام الست زار صبح و شام
کرتا ہے ورد جاودان صل علیٰ محمد

١٢

بیان کس منہہ سے ہو شانِ محمد — ہے رب ہر دم ثناخوان محمد
فدا ہین مہر و مہ روضے پہ انکے — ملک رہتے ہین قربان محمد
نبی کو جس نے دیکہا رب کو دیکہا — میرا ایمان ہے فرمانِ محمد
کبہی عاشق کبہی محبوبِ باری — یہی رتبہ ہے شایانِ محمد
مہ و خور سے ہے صبح و شام پیدا — ضیائے روئے رخشان محمد
گئے معراج کی شب لامکان پر — زہے قرب فراوان محمد
جدا کب احمدِ بے میم احد سے — خدا ہی آپ خواہانِ محمد
مین مجنونِ شہِ مرسل ہون یارب — دکہا مجہکو بیابانِ محمد
مقابل اسکے دارا ہو سکے کب — خوشا آئین دربانِ محمد
تہے اول آپ آئے ہو کے آخر — ہین مرسل سب ثناخوانِ محمد

۴۲

مجہے ہی رات دن منظور الست

١١

غلامیٔ غلامانِ محمدؐ

کلمہ گو شاد و خرم ہو ہر آن بولو شام و سحر یا محمدؐ
گل ہین گلشن کے بہجت سے خندان کہہ رہے ہین شجر یا محمدؐ
ہے یہہ میلاد محبوبِ یزدان ہو ہر اک گہر مین عشرت کا سامان
دین و دنیا کے آتے ہین سلطان بولو جن و بشر یا محمدؐ
ہے صدائے گلستان برابر بلبل و قمری اور سارے طائر
بولتا ہے یہہ مرغ خوش الحان نغمے مین سر بسر یا محمدؐ
مچگئی دہوم ساتون فلک پر آئے دنیا مین محبوبؐ داور
عرش پر اب کرین حور و غلمان ورد شام و سحر یا محمدؐ
یک خوشی تہی جہان مین سمائی تا زمین آسمان سے تہی آئی
ہو فدا کہہ رہے تہے یہہ ہر آن نجم و شمس و قمر یا محمدؐ
بحر و بر مین رچی تہی بشاشت کہہ رہے تہے بصد شوق و حسرت
ہیرا پکہراج یاقوت و مرجان بلکہ لعل و گہر یا محمدؐ
اٹہو آتے ہین محبوبؐ داور سارے مرسل کے سرتاج افسر
سر کرین خم کہین سب مسلمان اے شہ بحر و بر یا محمدؐ
اٹہو اٹہو ہین پیدا محمدؐ ہین ضیا بخش دنیا محمدؐ
شاد ہو کر مسلمان فدا جان اور کرین مال و زر یا محمدؐ
السلام اے دو عالم کے رہبر السلام اے رسولون کے افسر
السّلام اے نمایان دینہان مالک خیر و شر یا محمدؐ

السّلام اے حبیب الٰہی السّلام اے ترا حکم شاہی
السّلام اے شہنشاہِ ذیشان ماحیٔ کفر و شر یا محمدؐ

السّلام اے رسولِ معظم السّلام اے نبیٔ مکرم
السّلام اے شہ جن و انسان سرور مفتخر یا محمدؐ

بانیٔ بزم مولود ہون شاد اونکی آل اور اولاد آباد
کر رہا ہے دعا منقبت خوان دو زبان مین اثر یا محمدؐ

عرض پرداز در کا گدا ہے الفت بینوا پُرخطا ہے (۱۳)
اوسکے سب عفو ہون جرم و عصیان مہر کی یک نظر یا محمدؐ

(۷۵)

خدا کا پیمبر ہے تو یا محمدؐ — کہ مقبول داور ہے تو یا محمدؐ
گلستان کا ہے رنگ تیرے قدم سے — بہار گل تر ہے تو یا محمدؐ
ازل تجھسے پر نور ابد تجھسے روشن — مقدم موخر ہے تو یا محمدؐ
درخشان فلک سے ہے تحت الثریٰ تک — عجب مہر انور ہے تو یا محمدؐ
ترا لامکان تکیہ مسکن مدینہ — دو عالم کا افسر ہے تو یا محمدؐ
زمین سے فلک پر گیا لامکان تک — بنا نور اختر ہے تو یا محمدؐ
فنا و بقا دستِ قدرت مین رب کے — مگر بندہ پرور ہے تو یا محمدؐ
نہین تیرے رتبے کا کوئی پیمبر — کہ اعلےٰ و برتر ہے تو یا محمدؐ
یہی بلبلون کا ہے نغمہ چمن مین — گل باغ داور ہے تو یا محمدؐ
یہہ جاری ہے لب پر تمام انس و جان کے — خدا کا پیمبر ہے تو یا محمدؐ
ہے بحر حقیقت اگر بے کنارا — تو اوسکا شناور ہے تو یا محمدؐ

خدائی نہو کسطرح ترا مظہر
کہ خالق کا مظہر ہے تو یا محمدؐ
قیامت مین سارے پیمبر کہینگے
ہمارا تو افسر ہے تو یا محمدؐ
گنہگار ہون گو مگر غم نہین کچھہ
مرا روز محشر ہے تو یا محمدؐ
ترا فیض ہے دونون عالم مین جاری
عجب فیض گستر ہے تو یا محمدؐ
مین مانگون تجہی سے توہی دینے والا
گدا مین تو نگر ہے تو یا محمدؐ

(۷۶) طلب گار الست ہے دونون جہانین
مددگار و رہبر ہے تو یا محمدؐ (۱۶)

وقتِ مشکل ہے ہو جائے امداد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد
مبتلائے گنہ سب ہین برباد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد
آپ ہی نور ذاتِ خدا ہین وجہہ ایجاد ارض و سما ہین
آپ سے دو جہانکی ہے ایجاد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد
جزو کل مین وہی نور والا ہے تماشہ عجب اللہ اللہ
آپ سے اول آخر کی بنیاد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد
خلق کے آپ حاجت روا ہین امر مشکل مین مشکلکشا ہین
حشر مین مین شفاعت سے ہون شاد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد
جی اوٹھے مردے از حکم سرور بول اوٹھے سنگ اور نخل اکثر
رشکِ عیسیٰ ہے ہر طرز ارشاد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد
آپکا تہا اشارا سما پر دو نو ٹکرا گئے مہر و انور
جانور کتنے تہے جپاہ کر داد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

سب خدائی کے مختار ہین آپ خاص محبوب غفار ہین آپ

ہے جہان آپ کے باعث آباد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

رشک فردوس طیبہ کی جا ہے اوسکا ہر دم تصور بندہا ہے

چہوٹ جائے کہین ہند ناشاد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

ہند مین مشرکون کا ہے غلبا کفر کا اک طرف سے ہے بلوا

دینداروں کی فرماؤ امداد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

سخت حیران ہین حالت سے ابتر چین کیا آئے اس زمین پر

چرخ دون کی ہے دن رات بیداد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

اکطرف سے ستاتی ہے دنیا اکطرف دلکو ہے خوف عقبیٰ

مین ہون اس رنج وغم سے اب آزاد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

دن گزرتا ہے سب فکر وغم مین رات کٹتی ہے رنج والم مین

مفلسی نے کیا آکے ناشاد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

قحط سالی کا ایسا ہے عالم ہے تباہ وخراب ایک عالم

سرنگون ہین جو تہے مثل شمشاد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

ہوگئی ہے بلند ونکو پستی نیستی سے مبدل ہے ہستی

دور آخر کی ہے ساری بیداد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

ذکر رب اور ذکر آپکا ہو ہو یہی ورد جب دم فنا ہو

۷۷

نزع مین قبر مین ہو یہی یاد اے نبیؐ آپ سے ہے یہہ فریاد

ہند مین اب نہ میرا گذر ہو از برائے خدا اک نظر ہو

۱۶

الست زار کا دل کرو شاد اے نبی آپ سے ہے یہہ فریاد

جب ہوے غوث جہان جلوہ فزائے بغداد
کیا شرف بخش دو عالم ہوی جائے بغداد

جلوہ گر اوسمین ہے محبوب خدا جان جہان
دلمین آئے مری آنکھونمین سمائے بغداد

محو حسن رخ والا مین تیا ہون دن رات
یا خدا مجھکو دکہا دے تو لقائے بغداد

ہے درشاہ پہ حوران بہشتی کا ہجوم
خلد سے افضل و بہتر ہے فضائے بغداد

کب کسی باغ مین ہے اوسکی فضا اوسکی بہار
عندلیبان چمن نغمہ سرائے بغداد

ہائے کتنا لب رنگین ہے تمہارا خوش رنگ
منفعل لعل یمن ہو اگر آئے بغداد

ہو مبارک تجھے فردوس ترا اے رضوان
ہمکو فردوس سے افضل ہے فضائے بغداد

اللہ اللہ ہے وہان وادرس پیر وجوان
لیجلی سر سے ہمین آج ولائے بغداد

یہہ تمنا ہے کہ آنکہین در سرور سے ملین
ہند سے دیکہئے کب ہمکو بلائے بغداد

یا الٰہی ہو ہمین مقصد دارین حصول
پہر احمد تو ہے غوث ورائے بغداد

(۶۸)

ہند سے آج اوڑائے لئے جاتی ہے مجھے
سر مین الست جو تہی مدت سے ہوائے بغداد

(۱۱)

مرے قطب زمان غوث سبحان کیجو امداد فریاد فریاد

ہند مین ہین مسلمان پریشان کیجو امداد فریاد فریاد

آپ مقبول خلاق عالم نور چشم رسول مکرم

آپ ہی ہین دل شاہ مرادان کیجو امداد فریاد فریاد

ذات ہے معدن فضل و احسان جو دہے آپکے در کا دربان

رحم فرماؤ یا شاہ جیلان کیجو امداد فریاد فریاد

تم نے مردونکو زندا بنایا اور زندہ کیا دین نبیؐ کا
محی دین کے لقب کے ہو شایان کیجو امداد فریاد فریاد

اللہ اللہ ہے کیا دور آخر آفتون مین ہے بہر کر سراسر
دیکھکر ہین مسلمان ہراسان کیجو امداد فریاد فریاد

بد بلا ساری دنیا مین چھائی سات سامان تباہی کے لائی
ہمکو لیکر تم اب زیر دامان کیجو امداد فریاد فریاد

بید مانند لرزان دل وجان مرد وزن کے شب روز ہر آن
دو امان دلکو یا غوث دوران کیجو امداد فریاد فریاد

سارے مخلوق زیر وزبر ہین مبتلائے بلا منتشر ہین
دفع کردو بلاکو ہو احسان کیجو امداد فریاد فریاد

المدد اے شہ غوث اعظمؓ المدد دستگیر دو عالمؓ
کتنے مومن ہین ہو زار و نالان کیجو امداد فریاد فریاد

وقت مشکل ہے یا شاہ بغداد دادکو پہونچو دلکو کرو شاد
سارے مشکل ہمارے ہون آسان کیجو امداد فریاد فریاد

ملتجی انست خستہ جان ہے راتدن بس یہہ ورد زبان ہے
دیکھون رویا مین روئے درخشان کیجو امداد فریاد فریاد

١١

٧٩

ردیف ذال معجمہ

ہے نام شہ انام تعویذ	آئیگا یہہ مرے کام تعویذ
نقش دل ہے ولائے احمدؐ	رکھتا ہون یہہ صبح شام تعویذ

اسمِ پاک رسولِ اکرم
ہے بہر خاص و عام تعویذ
نامِ آلِ حبیبِ باری
بہر کسب مرام تعویذ
نقش نعلین شہ کے آگے
مُلا کا ہے ناتمام تعویذ
مومن ہے فدائے چار اصحاب
ہر ایک کا ہے یہہ نام تعویذ

(۸۰)

بہر دفع بلا ہے الشت
نامِ خیر الانام تعویذ

(۷)

ردیف رائے مہملہ

ہے سارے رسل مین شہ لولاک کی شان اور
ہے طلعت محبوب خدائے دو جہان اور
واللہ کہ جز ذاتِ شہنشاہ دو عالم
ہے کون بہلا باعث ایجاد زمان اور
آتے ہین جو زوار مدینے سے پلٹ کر
حسرت سے تڑپتے ہین ہمارے دل و جان اور
ہون مست مے عشق نبیؐ روز ازل سے
کہتا ہے شب و روز دلِ زار کہ ہان اور
مین مدح گر طلعت محبوبؐ خدا ہون
عالم مین ہے میرا سخن نور فشان اور
ہے ایک ہی جلوہ احد احمدؐ کا نظر مین
بے نام و نشان اور نہ یہہ نام و نشان اور
بندہ ہون ازل سے مین رسولؐ دوسرا کا
اس در کو بہلا چہوڑ کے جاؤنگا کہان اور
کرتا ہون ثنائے خم ابروئے محمدؐ
اے دشمنِ دین ہے یہہ مری تیغ زبان اور

(۸۱)

بیتاب ہے فرقت مین نبیؐ کے دل الشت
ہوتا نہین مجہہ سے بخدا ضبطِ فغان اور

(۹)

چلتی ہوائے عیش ہے سن سن ادہر اودہر
پہولا ہوا ہے نعت کا گلشن ادہر اودہر
ہین مدحتِ حضور کی گفت و شنید مین
گلزار دہر مین گل و سوسن ادہر اودہر

طلعت سے دونون عارض خیر الانام کے
پیش نظر ہے نور کا مخزن ادہر اودہر

زلفون مین جلوۂ رخ اقدس ہے دیدنی
قرآن پڑہ رہے ہین برہمن ادہر اودہر

ہوتا ہے اب شگفتہ گل قدرت خدا
ہے شور عندلیب نوازن ادہر اودہر

ہم شان مہر ہے مہ مولود مصطفیٰ
عالم مین ذرہ ذرہ ہے روشن ادہر اودہر

گل چینیٔ سرور ولادت ہے خلد مین
پہیلا دئے ہین حورون نے دامن ادہر اودہر

شان خدا ہین مردم دیدہ حضور کے
چشم کرم سے ہین نظر افگن ادہر اودہر

۸۲

الست طریق منزل مقصود سخت ہے
بیٹھے ہوے ہین گہات مین رہزن ادہر اودہر

۹

دل مرا مضطر ہے دن بہر اور پریشان رات بہر
یاد گیسو دن کو فکر زلف جانان رات بہر

ہجر سرور مین ہے دن بہر چشم تر رشک سحاب
دلکو تڑپاتی ہے برق آہ سوزان رات بہر

موتی برسے عشق دندان رسول اللہ مین
دیدۂ تر تہا ہمارا رشک نیسان رات بہر

مین نے تشبیہ لب شہ مین نہ مانی اسکی بات
گومنا تاہی رہا لعل بدخشان رات بہر

شوق دید طلعت عارض مین اے بدر الدجیٰ
تارے گنتا ہی رہا یہ زار ونالان رات بہر

شمع کے مانند ہومین اے حریم مصطفیٰ
تیری دہن مین گاہ گریان گاہ سوزان رات بہر

پہرتے ہین دونون خیال نور روئے شاہ مین
آسمان پر مہر دن بہر ماہ تابان رات بہر

مجلسین ہوتے ہین میلاد رسول اللہ کی
ملکے گہر گہر جشن کرتے ہین مسلمان رات بہر

چل نکل صبح وطن شہر مدینہ کی مرے
یاد آتی ہے بہت شام غریبان رات بہر

جان فزا دن بہر ہے یاد عارض شاہ انام
دلنشین رہتے ہین وہ گیسوئے پیچان رات بہر

۸۳

آیا آیا الست اب ماہ ربیع الاولین

۱۱

بزم نعت ختم مرسل ہو درخشاں رات بہر

آیا خالق کا جو محبوب پیمبر بنکر
رہگیا خلق مین سب خلق کا سرور بنکر

حُسن اور عشق کی شان آپ دکھا دیتے ہین
کبہی معشوق کبہی عاشق داور بنکر

کیسی پر نور ہے اے چرخ مدینے کی زمین
ذرہ ذرہ ہے وہان مہر منور بنکر

شبِ معراج مین تہا ہوئے حضرت کے رکاب
دوڑتے ساتھہ تہے جبریل بہی چاکر بنکر

ہجر مین احمد مرسل کے اویس اور بلال
رات دن پہرتے تہے آشفتہ و مضطر بنکر

حق نے لولاک کہا شان مین تیرے لیکن
کیا سے کیا ہو گئے تو آیا ہے پیمبر بنکر

روتا ہون یاد مین دندان نبیؐ کے جسدم
آنکہہ سے اشک نکل پڑتے ہین گوہر بنکر

قافلے والے چلے دی نہ خبر وائے نصیب
چلتے ہم راہرو راہ پیمبر بنکر

آئے تہے خلق مین جو رحمت عالم ہو کے
آئینگے روز جزا شافع محشر بنکر

۴۳ — ۱۰

نعت شاہنشہ والا کے بدولت الست
ذرۂ بخت رہا مہر منور بنکر

دل تصدق ہے مرا روئے پیمبر دیکہکر
کیون نہو جاؤن مین قربان نور داور دیکہکر

روئے پر نور محمد سے خجل ہے اے فلک
ماہ شب کو دنکو خورشید منور دیکہکر

دیدنی تہی شان و شوکت شاہ کی معراج مین
انبیا افلاک پر سارے تہے ششدر دیکہکر

جلوہ فرما ہین لب دندان شاہ مرسلین
کیا پشیمان و خجل ہین لعل و گوہر دیکہکر

طور کا جلوا مدینے کے ہے ذرون سے عیان
مثل موسیٰ خلق بیخود ہے سراسر دیکہکر

چرخ پر خورشید تابان ہو رہا ہے منفعل
یا محمد آپکا روئے منور دیکہکر

مصطفےٰ کیا کیا نہ جان و دل سے ہوتے تہے نثار
روئے زہرا و علی شبیر و شبر دیکہکر

آسمانون پر ملایک کا بہی دل حیران ہے	شانِ صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ دیکہکر

(۷۵) عرض پرداز الست محزون ہی مانند فقیر
طیبہ مین دربار شاہ بندہ پرور دیکہکر (۹)

خلیفے ہین نبیؐ کے چار خوشتر ابا بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ
مراتب مین ہے اک سے ایک بہتر ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ
ہین اونکی شانمین آیات نازل حدیثون سے عیان اونکے فضایل
معظم ہین مکرم ہین مفخر ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ
نبیؐ کے یار تہے وہ غار مین ہی محبت کچہہ عجب صدیقؓ کی تہی
تہے وہ مسندنشین اور دین کے رہبر ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ
بس ایسا عدل تہا حضرت عمرؓ کا نہ حد شرع سے فرزند چہوٹا
رہے حامی نبیؐ کے دین کے اکثر ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ
کیا ہے جس نے بیشک جمع قرآن وہ ہین بے مثل ذوالنورین عثمانؓ
فضایل مین ہر اک بالا و برتر ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ
علیؓ ہین فاطمہؓ زہرا کے شوہر کہ جنکے عین ہین شبیرؓ و شبرؓ
علیؓ افضل ہین اور اعلے و اکبر ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ
(۷) فدا تہے مصطفےؐ پر دل سے ہر آن تہے یہہ چارون رکن ایمان
(۷۶) سدا کر ورد اے الست جہکا سر ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ

تو جان علیؓ خاص دلاور یا سیدنا عبدالقادرؓ	سردار رسلؐ کا لخت جگر یا سیدنا عبدالقادرؓ
محبوبؐ خدا منظور خدا مقبول خدا تو نور خدا	تجہہ پر ہین تصدق جن و بشر یا سیدنا عبدالقادرؓ

گلزار حسن کا تو ہے گل قربان ہیں گلشن کے بلبل
تیرے لب و دندان جو دیکھے بے رنگ ہوئے آب در
معراج کی شب گردن پہ لیئے تھے پا مبارک احمد کے
دیکھا جو ترا آئینہ رو انور ہے آئینہ حیران ششدر
چرچا ہے چمن میں یہ ہر دو دیکھے جو ترے مشکیں گیسو
تو برج کرامت کا اختر تو درج ہدایت کا گوہر
آنکھوں میں نظر میں تل میں ہے سینے میں جگر میں دل میں ہے
رویا میں دکھا دو زیبا شیدا ہے ترا شیدا ہی ترا
ہے جوش میں عصیان کا دریا کشتی کو مری تو پار لگا
ہوں ظلمت گمراہی میں پڑا رستے پہ لگا دو لا ہو
امداد کرو امداد کرو ہیں خستہ جگر دل شاد کرو
برآئیں مراد کے مقصد بہر حسنین و بیٹے احمد
مسکن ہے یہی ملجا ہے یہی مامن ہے یہی ماوا ہے یہی

نغمہ ہے یہہ اونکا شام و سحر یا سیدنا عبد القادرؒ
شرمندہ ہوئے لعل و گوہر یا سیدنا عبد القادرؒ
کیا شان ہے اللہ اکبر یا سیدنا عبد القادرؒ
ہے آئینہ دارا ب اسکندر یا سیدنا عبد القادرؒ
پیچھو نہیں پیچا سنبل کہسر یا سیدنا عبد القادرؒ
ذرات تصدق شمس و قمر یا سیدنا عبد القادرؒ
جلوا ہے ترا اب شام و سحر یا سیدنا عبد القادرؒ
مشتاق ہے دل اپنا یہہ گھر یا سیدنا عبد القادرؒ
لے مجھکو بچا روز محشر یا سیدنا عبد القادرؒ
ہادی تو ہمارا تو ہے رہبر یا سیدنا عبد القادرؒ
اک خلق خدا ہے زیر و زبر یا سیدنا عبد القادرؒ
مشکل کر حل پہ ہے حیدر یا سیدنا عبد القادرؒ
در چھوڑ ترا میں جاؤں کدھر یا سیدنا عبد القادرؒ

(۴۴)

ہے خستہ جگر الستؔ یہاں بلوا لو یہاں بلوا لو وہاں
اک چشم کرم ہو جائے ادھر یا سیدنا عبد القادرؒ

(۱۶)

اے مرشد برنا و پیر اے غوث اعظم دستگیر
اے بادشاہ دو سرا اے حامی شاہ و گدا
احمد کے تم جان و جگر زہرا کے تم نور نظر
محبوب خلاق جہاں منظور خاصان زمان

اے مہر و زر روشن ضمیر اے غوث اعظم دستگیر
ہے کون حضرت کا نظیر اے غوث اعظم دستگیر
حسنین کے ہو دل پذیر اے غوث اعظم دستگیر
تیرے گدا شاہ و وزیر اے غوث اعظم دستگیر

پشت و پناہ بیکسان حاجت روا انس و جان
ہو آپ ہی یا پیر من پیارے غوث اعظم دستگیر

خم گردنین ولیون کی کین زیر قدم آستانہ دین
حکم آپکا حکم قضا پیرا اے غوث اعظم دستگیر

لڑکے عقیمہ کو دئے پاتے شفا بیمار تھے
اے فیض کے ابر مطیرا اے غوث اعظم دستگیر

ہر اک نے پایا مدعا [illegible] شل جیا جیا
اندوہ [illegible] بے پیرا اے غوث اعظم دستگیر

معشوق رب العالمین دلبند ختم المرسلین
وارث ہے اس [illegible] کا فقیر اے غوث اعظم دستگیر

حضرت کے باغ مدح کا ہون بلبل رنگین نوا
ہے کون میرا ہم صفیر اے غوث اعظم دستگیر

(۷۸)
اے سرور جن و بشر امیدوار اک نظر
ہے الفت زار و حقیر اے غوث اعظم دستگیر
(۱۱)

ردیف زای معجمہ

ہین ہر طرح خدا کو شہ انبیا عزیز
[illegible] ہین رسول خدا عزیز

صبح و مسا زبان پہ محمد کا نام ہے
ہر وقت [illegible] کو ہے ذکر آپکا عزیز

قربان روا ہر اک دل مومن ہین حضور
[illegible] تھے بوستان گل [illegible] عزیز

مرتا ہون مین محبت خیر الانام مین
[illegible] ہے مجھکو نبی کی ولا عزیز

لاتی ہے روضۂ شہ ابرار کی شمیم
ہو کسطرح نہ پھر مجھے باد صبا عزیز

اے آسمان ہے کیا تیرے خورشید و مہ کا نور
طلعت [illegible] نبی کا مجھے نقش پا عزیز

(۷۹)
دنیا ت محو نعت رسول کریم ہے
الفت کو اور کچھہ نہین اسکے سوا عزیز
(۷)

ردیف سین مہملہ

یا نبی بلوائے روضے پہ بس
[illegible] ہے اک نفس

لعل و در کو اوس لب و دندان پہ آب | صدقے ہو جانے کی ہے ہر دم ہوس
اللہ اللہ زلف پیچان حضور | طایر دل کا مرے پیارا قفس
قامت بالائے سرور کے حضور | سرو پر مرتی ہے قمری بلہوس
مہر و مہ ہین دیکھہ کر کیا منفعل | روضہ پر نور کے روشن کلس
ہند مین سارے مسلمان ہین تباہ | یا نبی اللہ تم ہو دادرس
رونار ڈالا گردش دوار نے | خوب چکر ہے ہمارے پیش و پس
آمد ماہ ربیع الاولین | کیا نشاط انگیز ہے ہر ہر برس

کہہ رہا ہے الست مضطر مدام
یارسول اللہ بہ فریاد م برس

(٩) (٨٠)

ردیف شین معجمہ

ہے دلکو خاک در شاہ انبیا کی تلاش | نہ سیم و زر کی ہوس ہے نہ کیمیا کی تلاش
خود اوسکا عاشق و شیدا ہے خالق بیچون | نکیون بشر کو رہے ایسے مہ لقا کی تلاش
ہمیشہ ہجر پیمبر مین ہون تپان یارب | ہے صبح و شام اوسی روئے پر ضیا کی تلاش
لگا دے راہ پہ اے خضر سخت مضطر ہون | ہے مجھکو روضۂ محبوب کبریا کی تلاش
فلک پہ شمس و قمر کو برائے کسب ضیا | مدام رہتی ہے حضرت کے نقش پا کی تلاش
کبھی ہے دلکو مرے جستجوے خانۂ حق | کبھی ہے شہر شہنشاہ حق نما کی تلاش
کرونگا شکر خدا بار بار ہو کے نثار | اسی لئے ہے نبی کے حرم سرا کی تلاش
ہے جوش جرم مین شوق شفاعت حضرت | ہے دل وہی کو اسی ایک آشنا کی تلاش

نچھوڑ الست محزون در محمد کو

(٩) (٨١)

اگر ہے تیرے دل زار مین خدا کی تلاش

ردیف صاد مہملہ

ہے مرے دلکو رسولؐ دوسرا سے اخلاص — راتدن مجھکو ہے محبوبِ خدا سے اخلاص
نہین زنہار مین خواہان نسیم جنت — ہے شب و روز مدینے کی ہوا سے اخلاص
چھوڑیئے ہاتھہ سے ہرگز نہین دامن انکا — چاہیئے آلِ رسولؐ دوسرا سے اخلاص
چار یارِ شہ لولاک ہین بے مثل و نظیر — مومنون کو ہے نبیؐ کے رفقا سے اخلاص
ہے گدائی درِ سلطان رسلؐ کی کافی — نہین ہرگز مجھے شاہ و امرا سے اخلاص
خود نمایون کی محبت نہین منظور مجھے — کام کیا آئیگا ارباب ریا سے اخلاص
استخوان ہین یہہ کے مرے نذر سگ کوی نبیؐ — نہین مجھہ زار کو واللہ ہما سے اخلاص

(۸۲) سرِ شوریدۂ الست کو الٰہی ہردم — شہ مرسلؐ کے ہے نقشِ کفِ پا سے اخلاص (۸)

ردیف ضاد معجمہ

جنت کے کچھہ نہین گل و گلزار سے غرض — ہے مجھکو روضۂ شہ ابرار سے غرض
زنہار مجھکو خواہش ظل ہما نہین — ہے مصطفیٰ کے سایۂ دیوار سے غرض
یارب نبیؐ کے مین درِ دولت کا ہون فقیر — کب ہے کسی امیر سے سردار سے غرض
مشتاق دید جلوۂ نورِ خدا کا ہون — یوسف کی دہن نہ مصر کے بازار سے غرض
طرزِ خرام احمدؐ مرسل پہ ہون نثار — کبک دری کی کیا مجھے رفتار سے غرض
جھڑتے ہین موتی مدحت دندان شاہ مین — ہرگز نہین ہے ابر گہر بار سے غرض
ذرہ ہر اک ہے شہر نبیؐ کا نظر فروز — کیا آسمان کے مہر پر انوار سے غرض

اچھی نہین ہے سیر گلستان دہر کی ۔ مطلب نہ گل سے ہے نہ مجھے خار سے غرض
لا اے صبا چمن مین غبار رہ رسولؐ ۔ گر ہے علاج نرگس بیمار سے غرض

(٨٣) دونون جہان مین الفت محزون زار کو
یارب فقط ہے احمد مختار سے غرض (١٠)

ردیف طای مہملہ

مجھکو ثنائے سید ابرار سے ہے ربط ۔ دلکو ولائے احمد مختار سے ہے ربط
ہے مجھکو انس روضۂ پاک رسولؐ سے ۔ جسطرح عندلیب کو گلزار سے ہے ربط
جوش جنون احمد مرسل مین راتدن ۔ سر کو ہمارے بس در دیوار سے ہے ربط
جائیگی ہائے اور کہان اسکو چھوڑکر ۔ خلق خدا کو آپکی سرکار سے ہے ربط
روتا ہون موتی فرقت دندان پاک مین ۔ آنکھون کو میرے ابر گہربار سے ہے ربط
جلوہ ہے ذرے ذرے مین نور حضور کا ۔ ہر لحظہ مجھکو آپکے دیدار سے ہے ربط

(٨٤) الفت کو جوش انس رسولؐ کریم مین
لیل و نہار نعت کے اشعار سے ہے ربط (٧)

ردیف ظای معجمہ

ہے قصد کعبے کا جاؤن مرا خدا حافظ ۔ غریب ہون ہے سدا میرا کبریا حافظ
طواف کعبہ سے فارغ ہو لون مدینے کی راہ ۔ کیون ہون میرے شہنشاہ انبیا حافظ
نکل پڑا مرے پہلو سے شوق یثرب مین ۔ خدا ہی اے دل شوریدہ ہے ترا حافظ
ہمیشہ ورد زبان نام ختم مرسلؐ ہو ۔ ہر اک بلا مین یہی نام ہے سدا حافظ
ہون امتی مین محمدؐ کا اے خدائے کریم ۔ پکارتا ہون شب و روز تجھکو یا حافظ

فدائے طلعت احمد یہہ کہہ رہا ہون مدام		زچشم بدرخ خوب ترا خدا حافظ
۸۵	سوائے آپکے یا مصطفےٰ بلاؤ ومحن ہے کون الفت محزون زار کا حافظ	۷

ردیف عین مہملہ

یہہ کس تجلی سے آج روشن ہے بزم نعت حضور مین شمع
مثال گل ہے شگفتہ دیکھو کمال عیش و سرور مین شمع
فراق نور خدا مین ہر دم مثال پروانہ جل رہا ہون
یہی تہی پیش کلیم روشن خدا کی شان بزم طور مین شمع
ہے داغ عشق رسولؐ اکرم ہمیشہ روشن دلون مین اونکے
یہہ ختم مرسلؐ کے کلمہ گویون کے راتدن ہے قبور مین شمع
ہر ایک شب مثل روز روشن ہے بزم مولود ختم مرسلؐ
زیادہ طلعت سے مہر کے ہے یہان کے ہر ایک نور مین شمع
اونہین کا ہے نور زیر و بالا اونہین کا ہر ایک جا ہے جلوا
وہ وجہہ تنویر مہر و مہ ہین وہی ہین نزدیک دور مین شمع
عجب ولادت کی انجمن ہے کہلا ہوا نور کا چمن ہے
ہے صدر مجلس مین نور پیرا الٰہی یہہ کس غرور مین شمع
ہر ایک حرف سیاہ میرا خزانہ ہے طلعت وضیا کا
ہمیشہ نامے کے میرے الفت ضیا فگن ہے سطور مین شمع

۸۶	ردیف غین معجمہ	۷

الفت خیر البشر کا دلمین ہے روشن چراغ
اب نہین حاجت کہ ہو میرے سر مدفن چراغ

اللہ اللہ کلمہ گویانِ نبیؐ کے قبر پر
کیا کرامت ہے جلا کرتے ہین بے روغن چراغ

روضۂ پرنور مین شاہنشۂ لولاک کے
ہین مہ و خورشید سے بڑھکر ضیا افگن چراغ

باغ مین جشن ولادت سے شہ لولاک کا
مدح خوان بلبل ہین ہر شب اور گل گلشن چراغ

روز روشن سے فزون ہر اک مہینے کی ہے رات
روضۂ انور مین ہے کیا نور کا مخزن چراغ

یہہ نبیؐ کا روضہ ہے یا روشنی کا کھیت ہے
چشم حق بین مین ہے ہر اک نور کا خرمن چراغ

(٨٧) (٧)

دلمین روشن نورِ عشقِ احمد مختار ہے
ہو گیا **الفت** ترا ہر ایک موئے تن چراغ

ردیف فا

پڑھو رسول پہ دل سے سدا درود شریف
خود اونپہ بھیج رہا ہے خدا درود شریف

ہمیشہ پڑھتے ہین غلمان و حور و جن و بشر
حبیب پاک پہ صبح و مسا درود شریف

یہی ہے سارے جوانون کا حرز بازو و جان
یہی ہے بہر ضعیفان عصا درود شریف

خدا ہی سات ہمارے درود پڑھتا ہے
مین صدقے کیا ہے یہہ صل علی درود شریف

پڑھو کمال ادب سے صباح و شام کہ ہے
مریض کیلئے وجہہ شفا درود شریف

اسیکے فیض سے مشکل ہر ایک حل ہو جائے
پڑھو تو دفع کرے ہر بلا درود شریف

نصیب کیون نہو اسکو خدا سے خلد برین
کہ جسنے جمعہ کو بیحد پڑھا درود شریف

بڑا بخیل ہے وہ سن کے جسنے نام حضور
پڑھا نہ شوق سے واحسرتا درود شریف

(٨٨) (٩)

یہہ بزم نعت نبیؐ ہے پڑھا کرین **الفت**
ادب سے سر کو جھکائے سدا درود شریف

ردیف قاف

شام و سحر ہے مجھکو حبیب خدا کا عشق — وہ خاص رب ہے جسکو ہو اس رہنما کا عشق
مومن کو اسطرح ہو دلائے شہ رسلؐ — جسطرح سے اویس کو تہا مصطفاؐ کا عشق
غافل نہ ایک دم رہے یاد اُس سے — تہا مصطفیؐ کو صبح و مسا کبریا کا عشق
رو رو کے زار زار تڑپتا تہا بے زبان — حنانہ کو ہوا تہا رسولؐ خدا کا عشق
کچھہ آرزوئے گلشن جنت مجھے نہین — ہے دلمین میرے روضۂ شاہ ہدا کا عشق
ہر دم ہے میرے دلکو شب روز یا خدا — کعبہ کی دہن مدینۂ خیر الوریٰ کا عشق

٨٩ — الفت کو دو جہان نہین ہولے کردگار پاک
تیرے حبیب باعث ارض و سما کا عشق — ٧

ردیف کاف تازی

دل عشق نبیؐ مین رہے بے تاب کہان تک — تڑپو نہین بہلا صورت سیماب کہان تک
دیکھے تو کوئی طلعت شب ہائے مدینہ — ہے فرش زمین چادر مہتاب کہان تک
ہو خواب مین رویت تو کبھی ختم رسلؐ کی — ہو اشک فشان دیدۂ بیخواب کہان تک
بحر غم فرقت مین مجھے گردش تقدیر — یا شاہ رکھے صورت گرداب کہان تک
دیتا ہی نہین ساتھ کوئی تا دم آخر — کام آئیگی یہہ صحبت احباب کہان تک
مین اور مدینے سے ہمیشہ کے رہون دور — آئے دل مضطر کو مرے بات کہان تک
اے قلزم رحمت تری دوری مین تپان آہ — دل ہو روش ماہی بے آب کہان تک
ہے خلعت شاہانہ غبار رہ یثرب — تن کو ہوس اطلس و کمخواب کہان تک

٩٠ — الفت مجھے اب ترک تعلق سے ہی الفت — ٩

فکر و غمِ جمعیت اسباب کہان تک

محفل نعت مین گرتے ہین ہزار ایک پر ایک
ملک و جن و بشر لیل و نہار ایک پر ایک

شرکت جشن ولادت نے بڑہادی طلعت
آکے اِس بزم مین ہوتے ہین نثار ایک پہ ایک

سر پہ رکہتے ہین مر وادیٔ وحشت مین قدم
بڑہ کے عشق شہِ لولاک مین خار ایک پہ ایک

آسمان سے پئے تحصیل شرفا کے یہان
گرے پڑہ تی ہے فرشتونکی قطار ایک پہ ایک

آتے ہین نرگس گلزار مدینہ کے حضور
شوقِ ہم چشمی مین آہوے تتار ایک پر ایک

آتے ہین صحبت مداح پیمبر کے لئے
عز و شان و حشم و جاہ و وقار ایک پر ایک

ہو کمی ہجر پیمبر مین نہ اے آہ رسا
گرین ساتون فلک شعبدہ کار ایک پر ایک

خاک و باد و آتش و آب اس سے مرکب ہین یہان
وجہہ صحت ہے جو غالب ہون چار ایک پہ ایک

(٩١) خوب اس بحر مین لکہی ہے غزل الفت نے
دیکہون لکہے تو کوئی نیک شعار ایک پہ ایک (٩)

ملے حق لے جو قرآن کا سبق اول سے آخر تک
یہہ فرمان رسول اللہ ہے حق اول سے آخر تک

شجر ہی تو خدا کی معرفت کا ایک دفتر ہے
بنا ایک ایک پتا ہے ورق اول سے آخر تک

شب معراج ایسے سج گئے افلاک تا رونق
تماشا بنگئے ساتون طبق اول سے آخر تک

رکاب مصطفیٰ تہامے ہو جبریل کہتے تہے
ہون اس خدمت کا مین ہی مستحق اول سے آخر تک

سنا یا شہ نے جو معراج کی شب کی حقیقت کو
نہین ہے شبہ اوسمین اک رتی اول سے آخر تک

چہپا کر سنگریزے شاہ سے بوجہل نے پوچہا
کرو آسان یہہ امر دق اول سے آخر تک

لگے جب کلمہ پڑہنے سنگریزے خاک پر یہ کا
بڑا ہی دل پہ اک گذرا قلق اول سے آخر تک

نہ عطر و مشک و عنبر ہین ہی تہی ایسی مہک ہرگز
رہا خوشبو یہہ اس رخ کا عرق اول سے آخر تک

چمن مین وصف روئے شہ جو مین کرتا تھا اے بلبل
رخ گل کا تہا ہوتا رنگ فق اول سے آخر تک

لب دندان شہ کو دیکہکر لعل و گہر ہردم
ہوے ہین شرم سے غرق عرق اول سے آخر تک

کہو مجنون سے مجہ دیوانے کی وحشت کو کافی ہے
مدینے کا بیابان لق و دق اول سے آخر تک

بجُز مضمون حب شاہ کچہہ اسمین نہین پایا
کتاب دل کے جب اولٹے ورق اول سے آخر تک

زیادہ ہوگی امت شاہ والا کی قیامت تک
رہیگا یون ہی روشن دین حق اول سے آخر تک

بہا خون حسینؓ ابن علیؓ جو کربلا مین ہائے
فلک پر رہگیا بنکر شفق اول سے آخر تک

(۹۲) غزل نعتیہ لکہی اس زمین مین خوب اے الفتؔ
ہو سینہ حاسدون کا سنکے شق اول سے آخر تک (۱۵)

اے شہ اولیا سلام علیک
نور پاک خدا سلام علیک

نائب مصطفا سلام علیک
دلبر مرتضاؓ سلام علیک

ہو حسینؓ و حسنؓ کے راحت جان
جان خیر النسا سلام علیک

آپ معشوق رب بلا شک و ریب
محی دینؓ پیشوا سلام علیک

گردنون پر تمام ولیون کے
ہے قدم آپکا سلام علیک

سارے اقطاب اولیا مین نہین
آپ سا دوسرا سلام علیک

مہ و خورشید کو دباتا ہے
آپکا نقش پا سلام علیک

کوئی حضرت سا اب جہا مین نہین
رہبر و رہنما سلام علیک

(۹۳) آپکی یک نظر کا ہے مشتاق
الفتؔ پر خطا سلام علیک (۹)

اے نسیم صبا سلام علیک
یار خیر الوریٰ سلام علیک

آپکے ہین مطیع جن و بشر | بحر فضل و عطا سلام علیک
مہ و خورشید ہین نثار بدل | ہر صباح و مسا سلام علیک
آپکی گنبد مبارک پر | برسے نور خدا سلام علیک
در اقدس پہ خاص عام ہین سب | جمع بے انتہا سلام علیک
مطلب دل حصول ہر اک کا | کیون نہ ہووے بہلا سلام علیک
ہین کرامات آپکے بیحد | کس سے ہون بیان ادا سلام علیک
زیر فرمان ہین سارے قطب و ولی | آپکے سرورا سلام علیک
آپ پر سب عیان ہے مطلب دل | دو مرا مدعا سلام علیک

۹۴ سر جہکا کہہ رہا ہے الشت آج
در پہ تیرے شہا سلام علیک ۱۰

ردیف کاف فارسی

داغ عشق شاہ دین ہو شمع تربت بعد مرگ | ہین نہ رہجاؤن کبہی پابند ظلمت بعد مرگ
قبر مجھ رنجور کی ہو جائیگی رشک چمن | گل کہلائینگے نبی کے زخم فرقت بعد مرگ
مجھکو چہوڑیگی کہان تنہا ولائے مصطفیٰ | رات دن انس ہوویگا گرم صحبت بعد مرگ
فیض سے خالی نہین ہے حب آل مصطفیٰ | چین ملجائیگا اسکے ہی بدولت بعد مرگ
مبتلا ہون یا رسول اللہ مرض مین جرم کے | ہے نگاہ لطف حضرت وجہ صحت بعد مرگ
قبر کو ملجائیگی یثرب مین گر دو گز زمین | دور ہوگی ظلم چرخ دون کی وحشت بعد مرگ
معرکہ روز جزا کا بہی در پیش ہے | کیا خبر اسکی کہ کب ہاتھ آئے فرصت بعد مرگ
مرمٹو عشق شہ لولاک مین آغا قلو | کام آئیگی شہ دین کی محبت بعد مرگ

۹۵

نامۂ اعمال کے بدلے خدا کے روبرو
نعتیہ دیوان یہہ لیجائیگا الست بعدمرگ

۹۰

ردیف لام

ہے یہہ مولود شاہ جن والنسان آجکل
راتدن سرگرم عشرت ہین مسلمان آجکل

ہے ہر ایک جانب شگفتہ گلشن عیش وطرب
مومنون کے دل برنگ گل ہین خندان آجکل

شب شب قدر اور یہان ہر روز روز عید ہے
عشرت دارین ہے ہر گھر مین مہمان آجکل

دمبدم ہین اہل ایمان مثل بلبل نغمہ سنج
نعت حضرت کا بہارین ہے گلستان آجکل

دن مصیبت کے گئے صدقہ رسول اللہ کا
ہے در مقصود سے لبریز دامان آجکل

چل رہی ہے ہر طرف جشن ولادت کی نسیم
کھلتے ہین اہل ولا کے دل کی کلیان آجکل

حور وغلمان سب ہین صرف جشن مولود نبیؐ
سربسر آراستہ ہے باغ رضوان آجکل

ہوگیا ہر ایک کو سامان جمعیت نصیب
زلف سنبل بھی نہین ہوتی پریشان آجکل

اللہ اللہ ہوگیا ہے خوب جوش نور سے
ذرہ ذرہ غیرت مہر درخشان آجکل

آیا آیا مرحبا ماہ ربیع الاولین
ہے موافق گردش گردون گردان آجکل

۹۶

نعت حضرت کے بدولت جابجا صاحب سخن
دیکھتے ہین شوق سے الست کا دیوان آجکل

۱۱

عصیان مین سخت ہون مین گرفتار یارسولؐ
جز آپکے نہین ہے مددگار یارسولؐ

مظہر ہو ذوالجلال کے اور باعث جہان
ہو تم حبیب حضرت غفار یارسولؐ

دل مین ہے روز وشب مرے خوف عذاب حشر
ہے اور حال دیدۂ خونبار یارسولؐ

خالی نہو کبھی مرا دربان مدعا
دربار آپکا ہے گہربار یارسولؐ

پھر خدا نظر ہو ذری خفتہ بخت پر
رویا ہی مین دکھائیے دیدار یا رسولؐ

اٹھتا نہین ہے سر مرا بار گناہ سے
مطلق نہین ہے طاقت اظہار یا رسولؐ

اب سرزمین ہند مین مجھکو نہین ہے چین
دکھہ دے رہی ہے گردش دوار یا رسولؐ

ہر سال جا کے روضہ پہ آتے ہین سیکڑون
روتا ہون دیکھہ آمد زوار یا رسولؐ

دونون جہان مین ایک سوا آپکے کوئی
میرا نہین ہے مونس و غمخوار یا رسولؐ

ہر لحظہ کفر و شرک کا غلبہ ہے اسقدر
گھبرا رہے ہین ہند مین دیندار یا رسولؐ

۱۱	کچھہ تو ضرور دادرسی اسکی کیجیے چلا رہا ہے الفت ناچار یا رسولؐ	۹۷

دھو عطر سے ہر دم اپنی زبان کرتا ہون ثنائے ختم رسلؐ
کر اپنی کرم سے مجھکو عطا یا رب تو ولائے ختم رسلؐ

مدت سے ہوئین شیدائے نبیؐ رہتا ہے مجھے سودائے نبیؐ
آئے نہ نظر رویا مین کبھی افسوس وہ پائے ختم رسلؐ

آتی ہے یہہ عرش حق سے صدا رفعت مین ہے یثرب مجھسے سوا
اے اہل نظر دیکھو تو ذرا آئینہ سرائے ختم رسلؐ

کچھہ شک نہین اسمین شاہ امم ہے باعث ایجاد عالم
یہہ کرسی و عرش و لوح قلم سب کچھہ ہین برائے ختم رسلؐ

ہین حور و ملک زیر فرمان جبریل بنے انکے دربان
آدم سے مسیحا تک ہر آن ہین مدح سرائے ختم رسلؐ

معراج کی شب خاص داور جا پہنچے مقام قربت پر

اللہ کی خلوت مین جاکر اک لمحہ مین آئے ختم رسلؐ

مقبول خدا محبوبؐ خدا منظور خدا مطلوب خدا
بندے ہون نکیون پہر صبح و مسا سو جان سے فدائے ختم رسلؐ

اللہ رے وہ روئے انور وہ حسن ضیائے پیغمبرؐ
ہوتے ہین ملائک گردون پر قربان لقائے ختم رسلؐ

ہوتی ہے مسرت کیا حاصل ہر دم ہین شگفتہ غنچۂ دل
ہے فیض رسانی مین کامل ہر وقت ہوائے ختم رسلؐ

ہے مردم چشم جن و بشر اور جلوہ طراز شمس و قمر
پہرتا ہے نظر مین شام و سحر نقش کف پائے ختم رسلؐ

کب فکر سرور دنیا ہے کب جاہ و حشم کا سودا ہے
جب سے کہ جہان مین آیا ہے الفت ہے گدائے ختم رسلؐ

۱۱ ۹۸

ہین فدائے روضۂ شاہنشہ ابرار گل — سر جہکاتے ہین مدینے کے طرف ہر بار گل
ہین عیان حسن سراپائے نبیؐ سے چار گل — چشم نرگس زلف سنبل غنچہ لب رخسار گل
باغ رضوان مین نہین دشت مدینہ کی بہار — یعنی ہے اس سرزمین فیض کا ہر خار گل
بند گئی روضۂ پر نور کا بیش نسیم — ہر زبان برگ سے کرتا ہے کیا اقرار گل
قبر حضرت پر تصدق شکل پروانہ ہے شمع — ہے نثار اس روضۂ اقدس پہ بلبل وار گل
بس مجہے خار و خس دشت مدینہ کی بہار — گلشن فردوس کے ہرگز نہین درکار گل
زیب محفل ہے بہار جشن مولود نبیؐ — دیکہیے اب کیا کہلاتے ہین در و دیوار گل
نوبہار گلشن صنع خدا ذات نبیؐ — اس چمن مین ہے فقط اک احمد مختار گل

دلمین ہے شوقِ نثار پائے ختم المرسلین
کحل خاک پائے سردارِ رسل کے شوق مین
محوِ مدحت عندلیبان چمن ہین یا نہیٔ

باغ عالم مین نہین ہے وجہہ یہہ زردار گل
بنگئی ہے صاف چشم نرگس بیمار گل
غرق فکر نعت حضرت مین ہے ہر ہر بار گل

(۹۹)
نعت احمدؐ نے بڑہادی آبروئے رنگ و بو
چشم مردم مین ہین اے الست ترا شعا گل
(۱۲)

محی الدینؓ پیشوا کا ہے صندل
بحر عرفان رب بیچون کے
جان حیدرؓ دل جناب حسینؓ
دہوم ہے اب زمین سے تا بفلک
خاص محبوبؓ جو خدا کا ہے
خلد سے حورین لائین چادر گل
کہتے ہین ساتہہ ساتہہ جن و ملک
دست بستہ پڑہو درود شریف
یہی کہتے ہین دل سے خورد و کلان
با وضو ہو زیارت آثار

دلبر مصطفےٰ کا ہے صندل
گوہر بے بہا کا ہے صندل
گل خیر النسا کا ہے صندل
رہبر و رہنما کا ہے صندل
اوس شہ اولیا کا ہے صندل
سر پہ نور خدا کا ہے صندل
خسرو اولیا کا ہے صندل
محرم کبریا کا ہے صندل
حامیٔ دوسرا کا ہے صندل
جزو خیر الورا کا ہے صندل

(۱۰۰)
کہتا ہے سر جہکائے الست زار
میرے مشکلکشا کا ہے صندل
(۱۱)

ردیف میم

سوئے یثرب پہر کے چلاتے ہین ہم
درد دل حضرت کو سنواتے ہین ہم

یاد آتی ہے جو زلف عنبرین — پیچ سنبل کی طرح کہاتے ہین ہم
مثلِ لالہ ہجر شہ کا قبر مین — ساتہہ داغ دل لئے جاتے ہین ہم
یا دِ دندانِ شہِ ابرار مین — آنسوؤنکے موتی برساتے ہین ہم
مثلِ بلبل عشق روئے پاک مین — خار کہا کہا کے تڑپ جاتے ہین ہم
سوئے یثرب ہین روانہ قافلے — ہند مین بس رہکے پچہتاتے ہین ہم
قامت بے سایہ پر سو جان سے — راتدن صدقے ہوئے جاتے ہین ہم
آپکے اے نور خاص کبریا — کفش بردار و نمین کہلاتے ہین ہم

(١٠١) — کثرتِ عصیان مین اے الفت مدام
یا محمدؐ کہہ کے چلاتے ہین ہم — (٩)

مرتے ہین جوشِ الفتِ خیر البشر مین ہم — جیتے نہین ہین زمرۂ ارباب شر مین ہم
صندل لگا نہ سر کو مزار حضور کا — گردش سے چرخ دون کے ہین کس درد سر مین ہم
دنیا کا کوئی کام بنایا نہ دین کا — کیا جانے کس لئے ہین لباس بشر مین ہم
اے نور کبریا کبھی سائے کے ساتہہ ساتہہ — رہجائینگے مدینے کے دیوار و در مین ہم
لطف بہشت عشق نبیؐ مین حصول ہے — کیا سیر دیکہہ لیتے ہین داغ جگر مین ہم
دلمین ہے اے مدینۂ سلطانِ انبیأ — پڑ جائین خاک ہو کے تری رہگذر مین ہم
ہر دم ہے دہن زیارت شہر رسولؐ کی — رہتے ہین گو وطن مین مگر ہین سفر مین ہم
ہے ایک جا وجود و عدم کا گمان واہ — پٹکا جو دیکھتے ہین نبیؐ کی کمر مین ہم
رضوان مدینے سے جو بلائے سوئے بہشت — کہدینگے بس نہ آئینگے ہین اپنے گہر مین ہم

الفت رہے یہہ بیخبری عشق شاہ مین

۱۰۲ — ہون ایک لحظہ محو نہ اپنی خبر مین ہم — ۱۰

جی مین ہے روضۂ شہ مرسل پہ جائین ہم
سر رکھکے کچھ حضور کے در پر سنائین ہم

بیخود ہون راہ عشق ہمیشہ مین اسطرح
اے جذب دل پھر آپنے اپنے مین آئین ہم

لائے اگر غبار رہ ختم مرسلین
آنکھون پر اے صبا تجھے اپنی چلائین ہم

یارب کبھی تو جائین مزار رسولؐ پر
کب تک بھلا فراق کے صدمے اوٹھائین ہم

یارب کبھی تو رویت سرورؐ نصیب ہو
اک شب تو بخت خفتہ کو اپنے جگائین ہم

رو رو کے اپنے دیدۂ گریان سے مثل ابر
درد فراق شاہ سے آنسو بہائین ہم

پہنچا دے اے فلک سوئے یثرب اگر ہمین
شکوہ کبھی زبان پہ تیرا نہ لائین ہم

۱۰۳ — الست جو کشتۂ انس رسولؐ خدا ہین
کہہ کہہ کے یا رسولؐ وہ مردے جلائین ہم — ۸

ہے محبوبؐ رب بخطر غوث اعظمؓ
نبیؐ کا ہے نور نظر غوث اعظمؓ

علیؓ و بتولؓ و حسینؓ و حسنؓ کے
بلا شک ہو لخت جگر غوث اعظمؓ

حضور مبارک کے دندانؐ لب پر
تصدق ہین لعل و گہر غوث اعظمؓ

تری قبر انور پہ نور الٰہی
برستا ہے شام و سحر غوث اعظمؓ

چھوڑائین فرشتے سے روحین ہزارون
ہین زنبیل کو چہین کر غوث اعظمؓ

تری روضہ پاک پر ہین تصدق
شب و روز شمس و قمر غوث اعظمؓ

خدا نے کیا آپکو دو جہان مین
مددگار جن و بشر غوث اعظمؓ

کبھی تو دکھا دو رخ روشن اپنا
برائے خدا ایک نظر غوث اعظمؓ

ہمیشہ ہون فرقت مین بیتاب و مضطر
بلا لو مجھے روضے پر غوث اعظمؓ

مریدون سے ہون آپکے ین تصدق | لو دونو جہانین خبر غوث اعظمؓ

۱۰۴

تمنا دل الست زار کی ہے
ترے سنگ در پر ہو سر غوث اعظمؓ

۱۱

گل گلشن مصطفٰا غوث اعظمؓ
بہار دل مرتضٰا غوث اعظمؓ
جناب حسینؓ و حسنؓ کے دل و جان
جگر بند خیر النسا غوث اعظمؓ
خدا نے جہانین ہے تمکو بنایا
شہنشاہ کل اولیا غوث اعظمؓ
ہر اک درد و رنج و تعب مین تمہارا
ہے نام معظم دوا غوث اعظمؓ
ترے آستانے سے حاصل مرادین
ہے امید کا در کہلا غوث اعظمؓ
تری خاک پا ہاتہہ آ ہے جو آ جائے
کرون روز و شب طوطیا غوث اعظمؓ
خدا کا ہے فرمان فرمان حضرت
نہین اسمین کچہہ شک ذرا غوث اعظمؓ
عقیمہ کو حقنے دعا سے تمہارے
کئے بارا لڑکے عطا غوث اعظمؓ
تمہاری کرامت سے اندہے ہی بینا
ہوے اسے شہ دوسرا غوث اعظمؓ
ترے حکم پر لاکہون ہی اولیا کی
جہکین گردنین جا بجا غوث اعظمؓ
سکندر سے اعظم ہے دارا سے اعلی
ترے در کا ہر اک گدا غوث اعظمؓ

۱۰۵

مریدونکو کیا خوف محشر ہے الست
کہ حامی ہین اور پیشوا غوث اعظمؓ

۱۲

سرور اولاد آدم السلام
مالک ملک دو عالم السلام
محرم اسرار درگاہ الٰہ
ہر مکرم کا مکرم السلام
ہو سرور دل ہو مولود رسولؐ
لو کہو ہر لحہ ہر دم السلام

اوسکا ماموراور رسل کا امام — آمر ہر امر محکم السلام
لاالہ اور الا اللہ کا — اور ستر ہو کا محرم السلام
ہوا احد اور احمد محمود واہ — سرور او اللہ اعلم السلام
احمد مرسل امام دوسرا — سرور و سردار عالم السلام

(۱۰۶) ہر طرح کر ورد ہر ہر دم ولا
اکمل و اعلا و اکرم السلام (۸)

اے صاحب جود وکرم مہر عرب ماہ عجم — امیدوار لطف ہم مہر عرب ماہ عجم
حیران سبہی ہین بندگان آباد شاہ دو جہان — اے شہر یار با حشم مہر عرب ماہ عجم
اے تاج دار انبیا اے منعم شاہ و گدا — تجہسا نہین حق کی قسم مہر عرب ماہ عجم
تجہسے ہے ایجاد جہان تو زینت کون و مکان — رب کا ہے تو سر اتم مہر عرب ماہ عجم
گلشن کے گل کی ہے صدا اے واہ حسن مصطفی — ہر دم فدا قربان ہم مہر عرب ماہ عجم
نار خلیل اللہ نبی تیرے سبب گلشن ہوی — اے خسرو عالی ہمم مہر عرب ماہ عجم
موسیٰ و عیسیٰ کا بیان ہو اوس زمانے مین تو ہان — ہم ہون ترے زیر علم مہر عرب ماہ عجم
معراج مین عرش برین کی عرض تہی اے شاہ دین — لون سر پہ اب تیرے قدم مہر عرب ماہ عجم
کہتے تہے سب پیغمبران اور ہمزبان تہے عرشیان — دیکہا نہ تجہسا محترم مہر عرب ماہ عجم
تہا چرخ پر بہی حکم ران شمس و قمر سے ہی عیان — تو اے رسول باکرم مہر عرب ماہ عجم
ہے جلوہ نور خدا ذرون مین طیبہ کے سدا — جا ہے تری رشک ارم مہر عرب ماہ عجم
اے شہ ترے در کا گدا شاہون سے رتبے مین سوا — رشک سکندر فخر جم مہر عرب ماہ عجم
دلکی تمنا ہے کہین طیبہ مین ملجائے زمین — بس قبر کی جا دو قدم مہر عرب ماہ عجم

(۱۰۷) (۱۴)

کیا خوف السنت کو بھلا حامی ہین وہ روز جزا
یعنے شفیع محترم مہر عرب ماہ عجم

السّلام اے شاہِ جیلان المدد لیجو سلام
آپ ہین محبوبِ حق منظور ختم المرسلین
نور عین فاطمہؓ دلبند شاہِ کربلا
جان حیدرؓ آپ ہین مشکلکشا مشکل مین ہین
دستگیر ہے دو عالم آپکی ہے ذات مین
ملتجی خلق خدا ہے راتدن مثل صدف
گردنین خم اولیا کی ہوگئین زیر قدم
فیض سے زندہ ہوا دین نبیؐ یا محیٔ دین
غیرت جمشید و اسکندر گدا ہے در ترے
ہند مین سارے مسلمان خوار ہین کر اک نظر

السّلام اے غوث سُبحان المدد لیجو سلام
السّلام اے راحت جان المدد لیجو سلام
السّلام اے شاہ ذیشان المدد لیجو سلام
السّلام اے بحر احسان المدد لیجو سلام
السّلام اے مہر تابان المدد لیجو سلام
السّلام اے گوہر افشان المدد لیجو سلام
السّلام اے قطب دوران المدد لیجو سلام
السّلام اے نورِ ایمان المدد لیجو سلام
السّلام اے شاہِ شاہان المدد لیجو سلام
السّلام اے میر سامان المدد لیجو سلام

(۱۰۸) (۱۱)

ہے مرض مین مبتلا السنت بھی اے رشک مسیح
السلام اے میرے درمان المدد لیجو سلام

عاشق پاک کبریا حضرت اقدس تمیمؓ
یار رسولؐ دوسرا عاشق روئے مصطفا
لاش عرب سے آپکی پانی پہ صاف آگئی
گنبد پاک شاہ پر کیون نہ جھکے ملک کا سر
در پہ حضور کے مدام خلق خدا ہے صبح و شام

تم ہو رفیق مصطفا حضرت اقدس تمیمؓ
دین کے تم ہو پیشوا حضرت اقدس تمیمؓ
شہر کولم مین برملا حضرت اقدس تمیمؓ
نور ہے سارا چھا رہا حضرت اقدس تمیمؓ
دیتے ہین دلکا مدعا حضرت اقدس تمیمؓ

جود و سخا ہے ہر زمان فضل و عطا ہے بیکران
کان کرم ہو تم بجا حضرت اقدس تمیمؒ

(١٠٩) الغرض خستہ جان کا دل کہتا ہے ہو کے مضمحل (٧)
چہوڑون نہ دامن آپکا حضرت اقدس تمیمؒ

ردیف نون

سر سے یثرب کی چلینگے راہ مین
محو ہین عشق رسولؐ اللہ مین

توبہ آدم کی محمدؐ کے طفیل
تہی قبول اللہ کی درگاہ مین

جلوۂ نور محمدؐ ہے عیان
مہر تابان مین نجوم و ماہ مین

جنس حسن مصطفیؐ ہے رشک مصر
بک گئے یوسفؑ زلیخا چاہ مین

پہینک تیشہ چہوڑ محمل سر سے چل
وادئ عشق رسول اللہؐ مین

ہو گئے معراج مین حیران مسیح
دیکہہ حضرت کی سواری راہ مین

راتدن جاری ہے فیض مصطفیؐ
قطرہ و دریا و کوہ و کاہ مین

یا خدا حاصل ہو دیدار نبیؐ
التجا ہے یہہ تری درگاہ مین

(١٠٩) الغرض آیا ہے ربیع الاولین (٩)
مال و زر اپنا لٹا اس راہ مین

فرقت شاہ مین ہم جان سے جاتے بہی نہین
ہاے حضرت ہمین روضہ پہ بلاتے بہی نہین

ہجر حضرت مین تپان ہے دل محزون ہر دم
رخ انور کبہی رویا مین دکہلاتے بہی نہین

اسنے پہنچو نہین بہسار کہا اے وا نصیب
نفس دون کے ہمین پہندے سے چہڑاتے بہی نہین

خار کہاتا ہون غم ہجر مین دن رات یہان
راستہ گلشن طیبہ کا دکہاتے بہی نہین

سخت گمراہ ہین منزل پہ پہنچنا ہے محال
ہاے حضرت ہمین رستے پہ لگاتے بہی نہین

لڑکھڑاتے ہین قدم ہند کے ویرانے مین | دستِ بُردِ فلکِ دون سے بچاتے ہی نہین
تا بکے ہند مین روتے رہین شکلِ شبنم | صورتِ گل ہمین اک روز ہنساتے ہی نہین
آپ مختارِ جہان اور ہمین پابندِ بلا | قسمتِ بد کے نوشتے کو مٹاتے ہی نہین

(۱۱۰)
حسرتِ دید مین ذرات تپان ہے الست
اوسکی آنکھین کبھی پرنور بناتے ہی نہین
(۹)

بہار رہتا ہے شوقِ عکسِ رخسارِ پیمبر مین | ہر اک آنسو ہے آئینہ ہمارے دیدۂ تر مین
یہی سودا لیے گردون گردانتے ہم سر مین | پہنچ جاؤن مدینے کو کسی دن تیری چکر مین
ہر اک مومن ہے شادان جشنِ میلادِ پیمبر مین | ہمیشہ عید بارہ روز کی ہوتی ہے ہر گھر مین
زمرد کو ہے عکسِ خطِ رخ سے آبرو حاصل | لب و دندانِ حضرت کا ہے پرتو لعل و گوہر مین
رخِ حضرت سے یہہ دونون کے دونون صاحبقران ہین | نظر آتا نہین فرق آئینے مین اور سکندر مین
مسیحا سے کہان کم کلمہ گویانِ محمد ہین | جلائین کیا نہ یہہ مردے ہزارون ایک ٹھوکر مین
مین مشتاقِ طوافِ روضۂ پرنور ہون یارب | مری آنکھون کے حلقے ہون رسول اللہ کے در مین
رہا ہوکر بلاؤن سے سوئے یثرب نہین پہنچا | الٰہی ہند کا زندان ہے کیا میرے مقدر مین
نہ ہیری طرز بلبل مین نہ میری بات قمری مین | نہ منہہ اونکا گل تر مین نہ قد اونکا صنوبر مین
تڑپتا ہون بسانِ برق مثلِ ابر روتا ہون | جدائی اونکے روضہ کی جو ہے میرے مقدر مین

(۱۱۱)
زہے قسمت کہ تم مداحِ شاہنشاہِ مرسل ہو
تمہاری بات ہے الست کہان کوئی سخنور مین
(۱۱)

سر سے چل چل کے مدینہ کو مین جاؤن کسدن | داغِ دل داغِ جگر اپنا دکھاؤن کسدن
ہجرِ سرور مین تپان رہتا ہے دل صبح و مسا | ماجرا ہائے شہِ دین کو سناؤن کسدن

آرزو ہے یہی خواہش یہی مطلب ہے یہی
کبھی رویا مین بھی دیدار سے سیراب نہین
خاک دہلیز پیمبر مرے کب آئیگی ہاتھہ
سو یا کسطرح سے دیکھو تو مقدر اپنا
قفس تن مین بیتاب ہے یہہ طایر روح

درِ حضرت کو ان آنکھون سے لگاؤن کسدن
تشنگیٔ دل بیتاب بجھاؤن کسدن
سرمۂ چشم الٰہی مین بناؤن کسدن
بخت خوابیدہ کو ہیہات جگاؤن کسدن
سوئے یثرب اسے بے پر اڑاؤن کسدن

(۱۱۲)
ابتلک لی نہ خبر شاہِ امم نے الثبت
ہاے وہ دولت پابوس مین پاؤن کسدن
(۸)

جب نور سے اپنے حق نے کہا تو اور نہین مین اور نہین
کہا نور نبیؐ نے سر کو جھکا تو اور نہین مین اور نہین
معراج کی شب محبوبؐ خدا پہنچے جو مقام قرب مین جا
ہر لحظہ یہی آتی تھی صدا تو اور نہین مین اور نہین
تھی بخشش امت کی جو طلب مقبول ہوی اور بولا رب
معشوق تو ہین عاشق تیرا تو اور نہین مین اور نہین
اے وجہہ ظہور ارض و سما کہتا ہے یہہ تیرے حق مین خدا
مظہر ہو نہین تو مظہر سے مرا تو اور نہین مین اور نہین
اے نور خدا سے ہر دو سرا روشن ہے محمدؐ نام ترا
کہتی ہے صفت سے ذات سدا تو اور نہین مین اور نہین
کہتا ہے خدائے جل و علا ہر ذرہ مین اے خورشید عطا
جلوہ ہے عیان میرا تیرا تو اور نہین مین اور نہین ،

قدر و قیمت ہی شکستہ نافۂ تاتار کی ۔۔۔ اوس حبیب حق کے زلف پرشکن کے دور مین
عاشق شمع مزار احمد مختار ہون ۔۔۔ مثل پروانہ رہون اسکے لگن کے دور مین
ہر شب تیرہ ہی مومن کیلئے صبح وطن ۔۔۔ ظلمت شام غریبان ہی وطن کے دور مین
دیدنی ہے جلوۂ قد و رخ شاہ اُمم ۔۔۔ لطف تازہ ہی اہی سرو سمن کے دور مین
لامکان پہنچا ئیگا سودائے عشق مصطفےٰ ۔۔۔ کوہ و صحرا ہین جو قیس و کوہکن کے دور مین
قبر مین روشن ہی داغ عشق محبوب خدا ۔۔۔ مشرق خورشید ہی میرے کفن کے دور مین

۱۲۶ — وا زبان ہر دم ہی نعت سید ابرار مین
چپ رہون الست مین کہا اہل سخن کے دور مین — ۹

ہجر سرور مین مجھے اپنی خبر ملتی نہین ۔۔۔ جستجو نظرون کو ہے اونکی نظر ملتی نہین
گیسوی احمد کے سودے مین کہان چین آہ ۔۔۔ اس پریشانی مین راحت رات بھر ملتی نہین
جب دیا ہی دل تجھے تو پای ہین داغ جگر ۔۔۔ چیز کوئی مفت ای رشک قمر ملتی نہین
جان دی راہ مدینہ مین تو پایا باغ خلد ۔۔۔ ایسی دولت ہر کسیکو بے ضرر ملتی نہین
اک نگاہ مہر فرما مجھپر ای مہر عرب ۔۔۔ اس شب ہجران کی اب مجھکو سحر ملتی نہین
ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ ای رشک مسیح ۔۔۔ نبض مجھ بیمار کی ۔۔۔ پہر ملتی نہین

۱۲۷ — زار و نالان مثل بلبل کیون نہ الست ہو یہان
گلشن طیبہ کی اسکو رہگذر ملتی نہین — ۷

ہمسر ختم پیمبر کوئی آیا ہی نہین ۔۔۔ یون کسی نے دل خالق کو لبھایا ہی نہین
پرتو نور الٰہی سے بنا جسم لطیف ۔۔۔ اس سراپا کا جہان مین کبھی سایا ہی نہین
میری نظرون مین ہی ذات سراپا کی نبی ۔۔۔ رشک مہر ایسا بشر خلق مین آیا ہی نہین

قافلے جا چکے ہین ہند سے زوار دریغ
ہای قسمت ہمین سوتے سے جگایا ہی نہین

رات دن طالب دیدار رہا مین یا شاہ
تو نے منہہ مجہہ کو کسی روز دکہایا ہی نہین

کیون نہ طیبہ کے تصور مین رہون مین بیتاب
میری تقدیر نے وہ جلوہ دکہایا ہی نہین

کیا ہین پیش عرق جسم نبی عطر و گلاب
مین نے اس بو کو کسی چیز مین پایا ہی نہین

۱۲۸

بلبل گلشن توصیف نبی ہے **الفت**
اسنے دلکو تو کسی گل سے لگایا ہی نہین

۸

ہمسر ختم رسل قدرت داور مین نہین
بات ایسی تو کسی اور پیمبر مین نہین

روے پرنور نبی سے مین کسے دون تشبیہ
ایسی طلعت مہ و خورشید منور مین نہین

زلف سرور کا ہون عاشق نہین سنبل سے غرض
میرے سر مین ہی جو سودا وہ کسی سر مین نہین

روضۂ شاہ پہ اے مہر تصدق ہونا
تیرے قسمت مین نہیں کیا میری تقدیر مین نہین

ہین فدا قمری و بلبل قد و رو سے شہ پر
شاخ ایسی کوئی شمشاد و گل تر مین نہین

جسم پاک شہ والا مین ہی ایسی خوشبو
عطر مین مشک مین کافور مین عنبر مین نہین

سالک دندان نبی مین ہے تجلی ایسی
کسی ہیرے مین نہین ہی در و گوہر مین نہین

چرخ پر ماہ اشارے سے ہوا دو ٹکڑے
بات انگشت نبی کی کبہی خنجر مین نہین

یاد آتا ہے مجہے شہر مدینہ کیا کیا
ہوش سر مین نہین جنت ہے دل مضطر مین نہین

کیجئے میری شفاعت بہی خدارا یا شاہ
مجرم اک ہی کوئی مجہہ سا صف محشر مین نہین

۱۲۹

جلد یا شہ دل **الفت** کے برآئین مقصد
کیا بہروسہ ابہی دم ہی ابہی دم بہر مین نہین

۱۱

جو میرے دیدۂ تر دید احمد کو ترستے ہین
مثال ابر گیا کیا ہر گہڑی ہر دم برستے ہین

او ہر ہین ہند سے سو مدینہ سر سے چلتا ہون
ہمیشہ روز و شب خدمت مین حاضر ختم مرسل کے
کبھی راہ حقیقت طے نہین ہوتی ہے بے رہبر
اوٹھاتے ہین فرسے کیا کیا طفیل شاہ والا سے
نہ کیون ال رسول اللہ پہ ہون جان سے قربان

اوہر تدبیر اور تقدیر دونون ملکے ہنستے ہین
سفین باندہے ہے ہو حور و ملک دستونکو دستے ہین
کہان ملتے ہین نامینون کو گرچہ ڈہونڈے رستے ہین
پہونچ جاتے ہین جنت مین مدینے ہین جو بستے ہین
ریاض فاطمہ زہرا سے یہہ پہولون کے دستے ہین

۱۳۰

مددگار اونکا خالق اور خضر ہو جاتے ہین رہبر
جو اہلسنت عازم یثرب بکر ہمت ہو کستے ہین

۷

منہہ موتیو کا آنکھون سے برسائے جاتے ہین
سنبل کو پیچ و تاب ہوا جاتا ہے فزون
اللہ ری طلعت رخ پُر نور مصطفےٰ
یوسف کا حال دیکھئے بازار مصر مین
حور و ملک مین غل تھا یہہ معراج مین آج

ہم ہجر شہ مین ابر کو شرمائے جاتے ہین
گیسوے شہ چمن مین جو بل کہاجاتے ہین
گردون پہ مہر و ماہ بھی شرمائے جاتے ہین
ہان خاص بندی بھی کبھی بکواجاتے ہین
محبوب ذوالجلال کے جلوے جاتے ہین

۱۳۱

اہلسنت بھی اک زمانے سے طالب ہے یا نبیؐ
جلوے تو اک جہان کو دکھلاجاتے ہین

۶

مہ میلاد ہے عشرت کے ساماں ہونے جاتے ہین
صدا صل علیٰ کی ہوتی ہے برپا گلستان مین
مچی ہر اک جگہہ مین دہوم ہے جشن ولادت کی
جہانین کیا ربیع الاولین کی آمد آمد ہے
ہوی کافور ظلمت کفر کی بیدین آ آ کر

مسلمان نعت کی محفل مین شادان ہوتے جاتے ہین
بہار آتی ہی پہر بلبل غزلخوان ہوتے جاتے ہین
ملایک آکے جان و دل سے قربان ہوتے جاتے ہین
جو آثار بشاشت اب نمایان ہوتے جاتے ہین
بافضال رسول اللہ مسلمان ہوتے جاتے ہین

تصدق ہوتے جاتے ہین رسول اللہ پہ جو جو — وہ مقبول جناب پاک یزدان ہوتے جاتے ہین
جہان آثار سرور کی زیارت ہوتی جاتی ہے — وہان آثار رحمت کے نمایان ہوتے جاتے ہین
ضیابخشی ہوی جاتی ہے کیا کیا نور احمد کی — ہمیشہ مہر و مہ روضہ پہ قربان ہوتے جاتے ہین
رسول اللہ کے دانتو کی صفائی دیکھتے ہین جب — تو پانی پانی دُر گوہر پشیمان ہوتے جاتے ہین
خداوند تعالیٰ سے ہدایت جنکو ہوتی ہے — جناب مصطفیٰ کے وہ ثناخوان ہوتے جاتے ہین

١٣٢ — جو حامی ہین جناب رحمت اللعالمین الست
مرتب کیا ہے دیوان پہ دیوان ہوتے جاتے ہین — ١١

باغ طیبہ کو ملک رشک جنان کہتے تو ہین — ہر مکان کو اس جگہہ کے لامکان کہتے تو ہین
شان ہین لولاک فرمایا خدای پاک نے — ہین محمد باعث کون و مکان کہتے تو ہین
باعث ایجاد عالم ذات پاک مصطفیٰ — عرش سے تا فرش ہین سب ہمزبان کہتے تو ہین
کفر کی ظلمت ہوی کافور فیض شاہ سے — وقت پیدایش گرے اوندھے بتان کہتے تو ہین
اُس سراپا مطہر پر تھا سایہ ابر کا — تھے مہ و خورشید اشارو پر دوان کہتے تو ہین
جانور سنگ و شجر آکر حضوری ہین مدام — بات کرتے تھے نبی کے ہمزبان کہتے تو ہین
ہے زبان حق تعالیٰ بہر وصف شاہ دین — سب پیمبر سب نبی سر مرسلان کہتے تو ہین
ذرہ ذرہ طیبہ کا ہے غیرت خورشید و ماہ — دیکھ موسیٰ طور کا جلوہ یہان کہتے تو ہین
امت احمد کے صدقے تم باذنی جب کہا — زندہ ہو کر اٹھے ہین مردگان کہتے تو ہین
بخشوا لینگے رسول اللہ ہین ذو الجلال — ہین شفیع عاصیان پیر و جوان کہتے تو ہین

١٣٣ — عشق احمد مین ہوی الست کو وہ تری عطا
خادم آثار پاک مدح خوان کہتے تو ہین — ١١

ہین محمدؐ وہ پیمبر کہ جسے کہتے ہین — دونون عالم کے ہین رہبر کہ جسے کہتے ہین
یا نبیؐ ہے تیری تعریف سے قرآن بھرا — وہ ثنا کرتا ہے داور کہ جسے کہتے ہین
رات دن شاہ و گدا کا ہی مدینہ مین ہجوم — ہے وہ مجمع تری در پر کہ جسے کہتے ہین
باغ مین اوس گل عارض کی ثنا مین ہر دم — تر زبان ہین وہ گل تر کہ جسے کہتے ہین
گر مری خاک در شاہ پہ پہونچا دے صبا — ایسا احسان ہو سر پر کہ جسے کہتے ہین
انبیا کا ہی وہ سردار رسولون کا امام — ہے ہمارا وہ پیمبرؐ کہ جسے کہتے ہین
نام احمدؐ پہ لٹایا جو گہر اپنا تو ہوا — خلد مین قصر میسر کہ جسے کہتے ہین
خوف کچھ عاصیون کو روز قیامت کا نہین — وہ ملا شافع محشر کہ جسے کہتے ہین

۳۰۴

نعت سلطان رسالت کے لئے بدو الست

اوج پر ہے ترا اختر کہ جسے کہتے ہین

۹

عزم طوف روضۂ پرنور مین دل شاد ہون — آپ اپنے قسمت خوش کی مبارکباد ہون
عشق گیسوی نبیؐ کے دام مین دل شاد ہون — مو بمو ہر بن سے شکر خدا آزاد ہون
لیلی حق شاہد شیرین رب کے عشق مین — قیس ہون جنگل مین اور کہسار مین فرہاد ہون
ہون یہہ رفتہ خود خیال احمدؐ مختار مین — کیا خبر مجھ کو فراموشی ہو مین یا یاد ہون
کہہ رہا ہے یہہ چمک کر نور محبوب خدا — رات دن مین روشنی عالم ایجاد ہون
شومی قسمت سے ہون گلزار یثرب سے جدا — شکل بلبل مشق غم سے ہمدم فریاد ہون
ہے گل روی پیمبر کی ہوا صبح و مسا — مین بھی ای باد صبا جون نکہت برباد ہون
طایران قدس پہنس جاتے ہین دام نظم مین — نعت احمد کے فدا مین بھی عجب صیاد ہون

سیر سے دیوان نبی ہے تصویر سراپای نبی

(۱۳۵) مین بھی الست آج رشک مانی و بہزاد ہون (۹)

نبیؐ کے روضے کے مشتاق زار ہم بھی ہین — چلے نسیم کہ مشت غبار ہم بھی ہین
کبھی تو عالم رویا مین ای حبیب خدا — دکھا دو چہرہ کہ امیدوار ہم بھی ہین
اٹھاکے آنکھ ذرا دیکھہ تو ادھر اے برق — فراق شاہ مین کچھہ بیقرار ہم بھی ہین
ہین محو حسن سراپاے شاہ دیدۂ دل — بتا رہے ہین کہ باغ و بہار ہم بھی ہین
ہمیشہ عشق گل روے شاہ والا مین — ترانہ ریز بر نگ ہزار ہم بھی ہین
نہین لگاتے کبھی دشمن رسولؐ کو منہہ — وفور جرم مین پرہیزگار ہم بھی ہین
ملک یہہ کہتے ہین خدام روضۂ شہ سے — تمہارے ساتھہ کے خدمتگار ہم بھی ہین
تری طرح بہت اے آسمان صبح و مسا — زمین روضۂ شہ پر نثار ہم بھی ہین

(۱۳۶) دکھاکے ابر کو آنکھین سناتے ہین الست
نبیؐ کے ہجر مین یون اشکبار ہم بھی ہین (۹)

حمد خدا و نعت نبیؐ عمر بھر کہون — کہتا ہے دل مرا یہی شام و سحر کہون
دندان و لب کو سرور عالمؐ کے واہ واہ — توبہ مین اور ہمسر لعل و گہر کہون
دنیا سے کفر و شرک کا شر دور ہوگیا — کس منہ سے وصف آمد خیر البشر کہون
توصیف زلف و روے محمدؐ کا ہی خیال — پھر کیا کہون جو انکو نہ شام و سحر کہون
دلمین ہے ایک روز در مصطفےؐ پہ مین — کچھہ جاکے ماجراے ای چشم تر کہون
افسر کہون مدینے کی خاشاک راہ کو — خاک در رسولؐ کو کحل البصر کہون
یثرب کے ذرہ ذرہ کو جوش ضیا مین واہ — بیجا نہین ہے مہر منور اگر کہون
پیدا ہوئے ہین اسمین شہنشاہ لافتا — کعبہ کو صاف حیدر صفدر کا گھر کہون

شان خدا چمن ہے سراپای مصطفیٰ
اہل نظر نہ کیون اسے باغ نظر کہون
صبح و مسا مین معرکہ جور چرخ مین
نام رسول پاک کو اپنی سپہر کہون

(١٣٧) ہر لحظہ جز ثنائے شہنشاہ مشرقین (١١)
پھر اور کیا مین الست شوریدہ سر کہون

سر سے چل منزل مقصود پہ یکسر پہونچین
ہم بھی یارب ترے محبوب کے در پر پہونچین
ہو جو عکس رخ پر نور سے رونق بخشی
لیکے آئینون کو سو مثل سکندر پہونچین
تو بہ کیا کہتے ہو ذرہ کہان خورشید کہان
خال و رخسار نبی کو مہ و اختر پہونچین
رد برد دور کرا جائینگے خود جام طہور
کلمہ گویان نبی جب لب کوثر پہونچین
جانے آنے مین ہزارون ورشہ پر ہر سال
ہم بھی اک روز تو اے حسن مقدر پہونچین
معرفت رب کی رہی معرفت نفس کے سر
ہم یہان تک نہ پہونچکر وہان کیونکر پہونچین
سجدے کرتے ہی چلین راہ مدینہ یکسر
ہم اسیطرح سوی روضۂ اطہر پہونچین
محفل جشن ولادت مین تعجب کیا ہے
آسمانون سے فرشتے جو اتر کر پہونچین
سب گنہگارون کے بس جائین آجائیگی جان
جب دم حشر شفاعت کو پیمبر پہونچین
یا محمد مدد ی کہتے ہوے نام خدا
امتی روبروے داور محشر پہونچین

(١٣٨) رشک سے مر بھی اگر جائین تو الست توبہ (١١)
تیرے باتون کو بھلا ایسے سخنور پہونچین

نبی کے ہجر مین ہم رشک کے صدمے اٹھاتے ہین
رہے ہم تو یہان اور وان ہزارون آتے جاتے ہین
مشرف کیجیگا زلف و عارض کو دکھا اپنے
صباح و شام ہیہم ہم ہمیشہ ہند مین وکر سناتے ہین
کیا جو نقش دل کلمہ رسول خاص رحمن کا
ہنین خوف لحد اسکو یہ ہم ہم سر اٹھاتے ہین

جو سن لیتے ہین توصیف سراپا شہ مرسل
نہ کیون مومن فدا ہون جلوۂ شمع رسالت پہ
فراق مصطفیٰ مین خوب طوفان غم کا برپا ہے
لکھا کرتے ہین صبح و شام وصف احمد مرسل
تعلق ہے جہان کے کام کیا آزادو ضعفونکو
ہمارے دل مین آجائے ولای خاتم مرسل
گیا کعبے کو فکر بخشش عصیان مین جب دم

تو باتون پر مرے اہل چمن سب جھکاتے ہین
قسم ہے دل ہزارون مثل پروانہ جلاتے ہین
ہمیشہ دیدۂ نادیدہ بس آنسو بہاتے ہین
یہی دنیا مین اب ہم دین کی دولت کماتے ہین
کہان ہم اللہ اللہ بوجھ یہ سر پہ اٹھاتے ہین
ادھر تو دیکھ تیرے پاؤن پڑ پڑ کر مناتے ہین
ملک ہر دم اشارون سے مدینے کو بلاتے ہین

١٣٩ ہے جس جا محفل مولود اس جا نعت حضرت ہین
مچا تحسین کا غل الست غزل جب ہم سناتے ہین ١١

تجھ مین اے روضۂ محبوب خدا بیٹھ رہین
جی مین ہی جاکے در شاہ پہ ہون خاک نشین
آئینہ دار شہنشاہ رسل کے در پر
دلمین آتا ہے کہ روضے پہ شہ مرسل کے
ہائے اس گردش گردون نے کہین کا نرکھا
دل تڑپتا ہے دکھا سیر مدینہ یا رب
وصف معراج پیمبر مین میسر ہو یہ اوج
مغفرت منتظر حکم رسول اکرم

زیر سایہ ترے اے قصر ضیا بیٹھ رہین
یعنی ہم صورت نقش کف پا بیٹھ رہین
صاف اسکندر و جم بن کے گدا بیٹھ رہین
نقد جان شام و سحر کرکے فدا بیٹھ رہین
یہ بھی ممکن نہین ہم ایک ہی جا بیٹھ رہین
کب تلک روضۂ حضرت سے جدا بیٹھ رہین
سر پہ چڑھ کر ترے ای عرش علا بیٹھ رہین
کیون نہ محرم در حضرت پہ سدا بیٹھ رہین

١٤٠ ہو نہ حاصل کبھی بے حب نبی اے الست
عمر بھر مانگتے خالق سے دعا بیٹھ رہین ٩

دم زمانیمین کہان اور جو ہمدم اٹھ جائین ۔ خاک دنیا مین رہی ہای اگر ہم اٹھ جائین
سور و لطف الٰہی ہون اگر ہم دم حشر ۔ یا نبی کتنے ہوی قبر سے یہ ہم اٹھ جائین
ای فلک سخت مصیبت ہے کہ ہم جیتے رہین ۔ سر و سپاہ شہنشاہ دو عالم اٹھ جائین
قم باذنی کا کرین غل جو غلامان نبی ۔ مردی قبرون سے ابھی ہمدم ہم اٹھ جائین
تو بیٹھے ہین اگر ہو نظر لطف نبی ۔ دلنشین عیش و طرب ہوں الم و غم اٹھ جائین
جان ہی آئینہ بکف محفل مولود مین آئین ۔ صاف اسکندر و جم قبر سے یکدم اٹھ جائین
دور آخر مین رہیگا نہ نشان ایمان ۔ ساتھ قران کے جو آیات معظم اٹھ جائین
کس قدر گرمی بازار قیامت ہوگی ۔ اپنی قبرون سے جو سارے بنی آدم اٹھ جائین
یہی خبر مین کہ ملے اونکی سواری کو براق ۔ کلمہ گویان نبی قبر سے جس دم اٹھ جائین
آخری دور مین بدکار بہت نیک ہین کم ۔ جا کہ حیرت ہی بہت تو رہین اور کم اٹھ جائین

(١٤١)

نام باقی نہ سخن گوئی کا ہوگا اشست
شہر سارا ہو یہہ ویرانہ اگر ہم اٹھ جائین

(١١)

دو عالم کے سلطان و سرور یہی ہین ۔ محمد یہی ہین پیمبر یہی ہین
نہ حضرت سا پیدا ہوا اور نہ ہوگا ۔ خداوند عالم کے مظہر یہی ہین
یہہ سب کے امام انکے پیرو نبی سب ۔ ہین قربان رہ حق کے رہبر یہی ہین
انہین سے ہوا بدر کو نور حاصل ۔ ضیا بخش مہر منور یہی ہین
انہین سے بہارین چمن دو جہان کا ۔ گل تر یہی ہین گل تر یہی ہین
یہہ معشوق رب اور خدا اونکا عاشق ۔ حبیب خدا خاص داور یہی ہین
محمد ہی لوح و قلم کے ہین مالک ۔ یہی کارساز مقدر یہی ہین

ہین مخلوق کے سارے فریادرس یہہ — شفیع امم بندہ پرور یہی ہین
انہین سے ہے دنیا و عقبیٰ کی زینت — ہر اک جا یہی ہین ہر اک گھر یہی ہین
فلک پر گئے آئے یک دم مین لیکن — رہا گرم بس جن کا بستر یہی ہین
قیامت مین سب دیکھہ انکو کہینگے — یہی شافع روز محشر یہی ہین
انہین سے ہے مشتق ہر اک فعل عالم — بجا دونون عالم کے مصدر یہی ہین
یہی پردۂ میم مین ہو کے احمدؐ — احد کی قسم منہہ چھپا کر یہی ہین
کرون جان قربان حسینؓ و حسنؓ پہ — امامت کے گردون کے اختر یہی ہین

۱۴۲

ہے روز ازل سے مجھے الفت جن سے
قسم حق کی الفت مقرر یہی ہین

۱۵

غل ہے جہان مین دین کے سالار آتے ہین — محبوب خاص و عاشق غفار آتے ہین
کعبے سے تھی بوقت ولادت یہی صدا — ہو جاؤن پاک سید ابرار آتے ہین
زایل ہو کفر کیون نہ بھلا اب جہان سے — پڑھیے درود قاتل کفار آتے ہین
اک شور اب ہی جن و بشر مین خوش نصیب — کون و مکان کے واقف اسرار آتے ہین
نغمہ طراز سارے چمن کے ہین عندلیب — والشمس شان ہی وہ گل رخسار آتے ہین
افلاک پر یہہ دھوم ہی حور و ملک مین آج — چڑھکر براق رب کے طلبگار آتے ہین
شرما گئے تھے شمس و قمر جن سے چرخ پر — لو اب وہ رشک مہر پر انوار آتے ہین
آتی تھی بار بار ندا لامکان سے — امت کو بخشوانے مددگار آتے ہین
کہتے تھے چرخ پر رسل اب حق ہی مصطفیٰ — امت کے مغفرت کیلیے اقرار آتے ہین
جس بزم مین ہے جشن ولادت کی دھوم دھام — کہتے ہین اوس جگہہ مری سرکار آتے ہین

طیبہ کے دیکھنے کا جو ہی چشم و دل کو شوق
روتا ہون انکو دیکھ جو زوار آتے ہین

۱۴۳

چلا کے بولا دیکھیگا یہ آشفتہ روز حشر
میری مدد کو احمد مختار آتے ہین

۱۲

یا نبی مین بندۂ درگہ گنہگارون مین ہون
ہجر کی غم مین تپان مدت سے غمخوارون مین ہون

بلبل دلکی تمنا ہے کہ یارب رات دن
سیر گلزار مدینہ کے طلبگارون مین ہون

ذرہ ذرہ ہے مدینے کا بنا رشک قمر
ہووے اک ذرہ نوازی مین پرستارون مین ہون

چھوڑ در جائے کہان امیرے آقا یہ غریب
عمر ساری آپکا کہلا نمکخوارون مین ہون

یا حبیب اللہ ترحم بے کسی کے حال پر
مین بھلا ہون یا برا لیکن خطاوارون مین ہون

قلزم عصیان مین ہون غوطے پہ غوطہ کھا رہا
یا نبی اللہ بچا لینا سیہ کارون مین ہون

رو رہا ہون فرقت شاہنشہ ابرار مین
آنسوؤن سے تارون مین ابر گہربارون مین ہون

ہوگیا تاراج سارا وہ گلستان سخن
اوس چمن کا ادنی اک گل ہون مگر خارون مین ہون

۱۴۴

دستبستہ عرض آشفتہ ہی ہی یا مصطفیٰ
مین ازل سے آپکے کفش بردارون مین ہون

۹

دل صدقے جان فدا ہی کسے دون کسے نہ دون
غم ایک شاہ کا ہی کسے دون کسے نہ دون

کہتے تھے شاہ سیکڑون شمشیر و تیر مین
تن ایک یہ مرا ہی کسے دون کسے نہ دون

فرمایا شہ نے اکبر و اصغر کو دیکھ کر
نذر رہ خدا ہی کسے دون کسے نہ دون

لاکھون ستم کے نیزے ہین اور تیر ظلم ہین
سینہ وہ گلا ہی کسے دون کسے نہ دون

قاصد سے بولے شاہ کہ صغرا کا یہ پیام
قطعہ کوئی نہین رہا ہی کسے دون کسے نہ دون

اکبر کا سینہ چھید گیا اور بے زبان کا حلق
دونونکا فیصلا ہی کسے دون کسے نہ دون

زینب پکاری عون و محمدؐ کو دیکھ کر — صدقہ یہ بھائی کا ہی کسے دون کسے دون
حاضر ہین دونون بہر نثار سر حسینؑ — یارب یہ مدعا ہی کسے دون کسے دون
ق
زہراؑ کا غل تھا دیکھ کے روی حسنؑ حسینؑ — امت کا معرکا ہی کسے دون کسے دون
اک لخت دل ہی ایک ہی لخت جگر مرا — یارب تری رضا ہی کسے دون کسے دون

١٢٥

مطلوب جان و دل نجف و کربلا کا عشق
الست تڑپ رہا ہے کسے دون کسے دون

١١

محراؑئی بانو کہتی تہی اصغر مین کیا کرون — کیسا لگا ہے تیر ستمگر مین کیا کرون
شکل ہی کے دیکھ کے ٹکڑے جگر کے ہاے — چلاے شاہ اے علی اکبر مین کیا کرون
زینب نے دیکھ دیکھ کے گرا سے یہ کہا — جاتے ہین زنکو قاسم مضطر مین کیا کرون
شانے کٹے جو حضرت سقا کے نہر پر — بولے حسینؑ ہاے برادر مین کیا کرون
لپٹا کے اپنے سینے سے نادان کی لاش کو — بانو پکارتی تہی کھلے سر مین کیا کرون
زینب کا غل تہا بہائی کو مقتل مین ہاے ہاے — گھیرے ہوے ہے فوج بداختر مین کیا کرون

١٢٦

مرا غم حسینؑ مین الست نصیب ہو
غم یہ اگر نہین ہی تو جی کر مین کیا کرون

٧

ہجر شہ مین مجھے ہستی کی خبر کچھ بھی نہین — نالے کرتا ہون مین گو ان مین اثر کچھ بھی نہین
دلکو ہے کاکل پرپیچ نبیؐ کا سودا — فائدہ اسمین نہایت ہی ضرر کچھ بھی نہین
بلبل دلکو ہوای چمن طیبہ ہے — تجھکو اے باد صبا اسکی خبر کچھ بھی نہین
لب و دندان شہنشاہ رسلؐ کے آگے — وقعت و قیمت یاقوت و گہر کچھ بھی نہین
ہین وہ کیا شی جو رخ و گیسوے شہ پہ ہون نثار — باغ مین سنبل مشکین گل تر کچھ بھی نہین

ذرے حضرتؐ کے مدینے کے ہین مہر روشن | رو برو انکے یہ پرنور قمر کچہہ بھی نہین
ہوگئی جسکو ولائے شہ والا حاصل | اوسکو پہر نار جہنم سے خطر کچہہ بھی نہین
کلمۂ پاک سے دل اور زبانکو ہے رابطہ | قبر مین آئین فرشتے بھی تو ڈر کچہہ بھی نہین

۱۴۷

دفتر نعت نبیؐ توشہ رہ ہے **الفت**
اس سے بہتر تو کوئی زاد سفر کچہہ بھی نہین

۹

مدح شہ کیونکر ہو جان انس و جان کچہہ بہی نہین | جب خدا مداح ہو یہ مدح خوان کچہہ بھی نہین
گلشن طیبہ کی رنگت دیکہہ ای رضوان ذرا | اسکے آگے رنگ گلزار جنان کچہہ بھی نہین
یا نبیؐ ہمکو وسیلہ آپکا ہے حشر مین | دلمین خوف و بیم کا نام و نشان کچہہ بھی نہین
مجہہ کو پہونچا دے مدینے کی زمین پر افلاک | راحت و آرام اب دم بہر یہان کچہہ بھی نہین
جبتک آنکھین وا رہین اچھا برا آیا نظر | بند جسدم ہوگئین سارا جہان کچہہ بھی نہین
جنکو دعوا تھا خدائی کا ہوے وہ بھی فنا | ان کی وہ سیر و زمین سوا استخوان کچہہ بھی نہین
پیس ڈالا گردش گردون نے مثل آسیہ | پس گئی لیکن زبان پہ سوا نہ تان کچہہ بہی نہین
مسندون پر جنکے زرین شامیانے رہتے تھے | سائبان قبر و نہ اب جز آسمان کچہہ بہی نہین

۱۴۸

یا نبیؐ ہے آرزو **الفت** کی بس تسبیح و مسا
ہند سے لو اب بلا دلکو امان کچہہ بھی نہین

۱۰

دلمین جو الفت شاہ دوسرا رکہتے ہین | قربت خاص الہی بخدا رکھتے ہین
خلق مین عاشق جانباز جو ہین مثل ادیب | دلکو اوس شاہ پہ کرنیکو فدا رکھتے ہین
ہیچ رو کیون نہون وہ روز جزا پیش خدا | اپنے دلمین جو محمدؐ کی ولا رکھتے ہین
عشق مین کرتے ہین حیران مجہے دیدۂ دل | آپ کرتے ہین مگر مجہہ پہ خطا رکھتے ہین

ذات پاک مصطفیٰ سے الگ یہ بات ہو نہین دونون کون و مکان کچھ بھی نہین [illegible]

نقشۂ پای نبیؐ کی بھی عجب ہے توقیر	شوق سے پیر و جوان سر پہ اٹھا رکھتے ہین
ذرہ ذرہ ہے مدینے کا منور ایسا	کب مہ و مہر یہ تنویر بھلا رکھتے ہین
مہر و مہ دیکھ کے کہتے ہین یہ زر نبیؐ	یہ وہ آئینے ہین جو نور خدا رکھتے ہین
ہے شگفتہ چمن مدحت سلطان رسلؐ	ہم تو اس بزم مین جنت کی فضا رکھتے ہین

۱۴۰

نعت سرور کے سبب جن و ملک نے اے الست
تیرے اشعار کو آنکھون سے لگا رکھتے ہین

۹

محبوب سبحان معشوق رحمان یا غوث اعظم یا شاہ جیلان
برج شرف کے مہر درخشان یا غوث اعظم یا شاہ جیلان
جان محمدؐ دلبند حیدرؓ نور نگاہ بنت پیمبرؐ
سو جان سے ہر دم مین تم پہ قربان یا غوث اعظم یا شاہ جیلان
بحر ولایت اوج کرامت مہر ہدایت ماہ شرافت
کان لطافت دریاے عرفان یا غوث اعظم یا شاہ جیلان
ذرے سے مہر طلعت فزا تک عرش علا سے تحت الثری تک
تم پر عیان ہے سب راز پنہان یا غوث اعظم یا شاہ جیلان
ہر ایک شاغل ہر ایک کامل ہر ایک عارف ہر ایک واصل
کرتا ہے تم پر قربان دل و جان یا غوث اعظم یا شاہ جیلان
اندازہ جوش لطف و عنایت ہے مومنان ہر خستہ حالت
غصہ تمہارا شمشیر بران یا غوث اعظم یا شاہ جیلان
ہو آپ بیشک معشوق رب کے پرتو سے پیدا دندان و لب کے

دُرِ ثمین و لعل بدخشان یاغوث اعظم یا شاہ جیلان

آئینہ ہردم مثل سکندر اور خود سکندر آئینہ ہو کر

رخ سے تمہارے دونون ہین حیران یاغوث اعظم یا شاہ جیلان

کھائے ہوئے بل گیسوے والا ہین ماہ رخ پر بن بن کے ہالہ

سنبل ہے اس سے گلشن ہین پیچان یاغوث اعظم یا شاہ جیلان

ہردم ہین حیران غمگین مریدان اک چشم رحمت ای شاہ ذیشان

جور فلک سے بجد ہین نالان یاغوث اعظم یا شاہ جیلان

۱۱ ہے ملتجی اک مدت سے الفت دکہلا دو اسکو رویا مین رویت ۱۵۰

مضطر بہت ہے ای قطب دوران یاغوث اعظم یا شاہ جیلان

خاص محبوب رض خلاق یزدان آپ ہین بیگمان شاہ جیلان

پنجتن کے ہین بیشک دل و جان خلق ہی مدح خوان شاہ جیلان

آپ باغ ہدایت کے ہین گل ویسے ہین سب بشر مثل بلبل

صدقے ہین سرو شمشاد ہر آن طوطی خوش بیان شاہ جیلان

کیا ضیا بخش ہے روی الانور دیکہہ کر جسکا جلوہ فلک پر

ساتہہ شمس و قمر کے ہین قربان سارے سیارگان شاہ جیلان

حسن کی تیری چاہت جہانمین ہے سمائی ہوی دل مین جان مین

ہین فدا صورت ماہ کنعان سارے پیر و جوان شاہ جیلان

لب و دندان سے تیرے سراسر منفعل اور خجل ہون نہ کیونکر

لعل الماس یاقوت مرجان ای شہ مقبلان شاہ جیلان

جود و بخشش میں ہے شاد عالم لطف حضرت کا بھرتے ہین سب دم
دو جہان مین ہے تو ماہ رخشان اے شہ انس و جان شاہ جیلان

حامیٔ امت مصطفےٰ ہے ساری خلقت کا حاجت روا ہے
محی دین رضہ کا لقب تجھہ کو شایان تو ہے جانِ جہان شاہ جیلان

گر میسر ہو در کی گدائی بس ہے مجھہ کو یہی بادشاہی
رشک دارا ہے کیون ہو نہ دربان خرم و شادمان شاہ جیلان

رشک جنت ہے بغداد کی جا داد رس تو وہان کا ہے شاہا
تیرا ہر یک بشر پر ہے احسان میرے قطب زمان شاہ جیلان

مردے بھی جی اٹھے ہین سراسر حکم سے تیرے اے میرے سرور
تجھہ پہ ہین کیا عنایات یزدان واہ رے تیری شان شاہ جیلان

١٥١	تیرا مداح صبح و مسا ہے تیرے ہی در کا ادنیٰ گدا ہے السنت زار ہے منقبت خوان رانا ین تر زبان شاہ جیلان	١١

میری مدد کو آئیو ہون پھر دستگیر ہین
یعنے دوائے دردِ جگر دستگیر ہین

محبوبِ ذوالجلال شہنشاہ اولیا
مشکل مین ہر بشر کے ہین پیر دستگیر ہین

اللہ بھی اودھر ہے رسول کریم بھی
لطف و کرم ہی اپنے جدھر دستگیر ہین

آرام جان حیدر کرار و مصطفےٰ
حسنین کے ہی نور بصر دستگیر ہین

ماہ ربیع ثانی عجب پُر بہار ہے
اس باغ کے عجب گل تر دستگیر ہین

مشکل کے وقت جسکی زبان پر اونکا نام
اسکی مدد پہ باندھے ہے کمر دستگیر ہین

مانگے عقیمہ ایک تو بارا پسر ملین
وہ حاکم قضا و قدر دستگیر ہین

منھ پھرائے ہوئے یثرب کی طرف چشم براہ
یا نبی منتظر لطف نظر بیٹھے ہین

دیکھہ موسیٰ ہوئے بیہوش نبی کا جلوہ
ہوکے حیرت زدہ رکھہ طور پہ سر بیٹھے ہین

محفل نعت شہنشاہ رسل مین کیا کیا
آسمانون سے ملک صاف اتر بیٹھے ہین

١١٦ — ١٥

ہجر مین اوس شہ لولاک کے ای اُمت زار
ہاے تہامے ہوے ہم اپنا جگر بیٹھے ہین

وصف نبی مین یارب ہر دم مین تر زبان ہون
تیرے حبیب کا مین و زرات مدح خوان ہون

شہ نے کہا مین نور خلاق انس و جان ہون
سب نور سے ہین میرے مین نور حق جہان ہون

کیا بیتی ہے مجھہ کو یہہ آسی یا گردون
یا مصطفا لگا ہے اک مشت استخوان ہون

معراج ہین کہا یہہ عیسیٰؑ سے شاہ دین نے
رب میزبان ہے میرا مین رب کا میہمان ہون

اقرار کر چکا یہہ حق نے نبیؐ سے اپنے
کچھہ غم نہ کر مین تیری امت پہ مہربان ہون

کہتے ہین ختم مرسل ہر دم یہ مشرکون سے
مین باعث دو عالم پیغمبر زمان ہون

آدم کو حق نے بخشا بہر نبیؐ مرسلؐ
کہنے لگے جو روکر مین زار و ناتوان ہون

نام رسولؐ لیکر بخیہ مُژدہ دونگا
ای آسمان ذرا مت تو پیر مین جوان ہون

١١٧ — ٩

ای نور رب عزت ہی آرزوے رویت
جلا رہا ہے امت مین ہجر مین تپان ہون

ختم رسل امام دین آپ نہین تو کون ہین
خاصہ رب عالمین آپ نہین تو کون ہین

آپکے واسطے کیا حق نے ظہور دوسرا
وجہ ظہور آن و این آپ نہین تو کون ہین

گنج خفی مین تھے نہان آپ ہی ای شہ زمان
محرم راز حق یقین آپ نہین تو کون ہین

مصحف رخ حضور کا چشم و چراغ دوسرا
حضرت حق کے نازنین آپ نہین تو کون ہین

آپ ہین شاہِ انبیا آپ سا کوئی کب ہوا
واقعی ختم مرسلین آپ نہین تو کون ہین

آپ سے روز جانفزا آپ سے رات پُر ضیا
مہر لقا و مہ جبین آپ نہین تو کون ہین

لائین براق جبرئیل پاس طلب کری جلیل
بادشہ فلک نشین آپ نہین تو کون ہین

پہنچے جو لامکان مین وصل ہوا اک آن مین
رب کریم کے قرین آپ نہین تو کون ہین

کون و مکان مین آپ ہین دونون جہان مین آپ ہین
جلوہ طراز ہر کہین آپ نہین تو کون ہین

حشر مین عاصیون کے سب دلمین یقین ہی یہی شرب
واہ شفیع مذنبین آپ نہین تو کون ہین

امت عاصی ساتھ لے پہلے سے بہون جائینگے
باغ جہان مین جاگزین آپ نہین تو کون ہین

۱۱۸

الست زار پر مگر کیجیے رحم کی نظر
حامی حال پر حزین آپ نہین تو کون ہین

۱۲

ثنائے مصطفےٰ ہی اور مین ہون
یہی پیشہ مرا ہے اور مین ہون

نہ جاؤنگا کبھی اس آستان سے
در خیر الوریٰ ہے اور مین ہون

شگفتہ ہے اسی سے غنچۂ دل
مدینے کی ہوا ہے اور مین ہون

اُڑا کر گر نہ لیجائے مری خاک
ترا دامن صبا ہے اور مین ہون

شفاعت کہتی ہے ای ختم مرسل
تری دولتسرا ہے اور مین ہون

نکالو یا نبی ہندوستان سے
غم و رنج و بلا ہے اور مین ہون

جھکا دون یا نبی سر بہر سجدہ
تمہارا نقش پا ہے اور مین ہون

لگا ہے دل ولائے مصطفےٰ سے
یہی اک آشنا ہے اور مین ہون

۱۱۹

کھلینگے عقدۂ دل میرے الست
ولائے مرتضیٰ ہے اور مین ہون

۹

ہے دو جہان مین جلوۂ لمعات پنجتن
موجود ذرہ ذرے مین ہے ذات پنجتن

باعث یہی سبب یہی دونون جہان کے
سب خلق مین ہین پہلے کرامات پنجتن

مظہر ہین ذات پاک خدائے کریم کے
واللہ حق نما ہے یہہ مرآت پنجتن

خورشید و ماہ ذرۂ درگاہ پاک ہین
روشن ہین سارے خلق پہ حالات پنجتن

لاتے تھے دوڑ دوڑ کے حلّے بہشت کے
روح الامین تھے حامل سوغات پنجتن

جز طاعت خدا نہ ہوا کوئی ان سے کام
دنیا مین یون بسر ہوی اوقات پنجتن

ہر دم ہے مومنون کے نظر مین صباح و شام
روشن حواس خمسہ سے اثبات پنجتن

جب تک ہوے جسم مین جان اے خدای پاک
ورد زبان ہو حرف و حکایات پنجتن

رکھا کسی سے کام نہ دنیا مین دون مین واہ
ذات خدا ہی قبلۂ حاجات پنجتن

رکھا خدا نے بار امانت انہین کے سر
کیونکر بیان بشر سے ہون آفات پنجتن

120

یارب معاف امت عاصی کے ہون گناہ
الست یہہ راتدن تھی مناجات پنجتن

11

سوای نعت نبی اور قیل و قال نہین
خیال ہے تو یہی پھر کوئی خیال نہین

ہمیشہ داغ غم شاہ دل مین روشن ہے
اس آفتاب کو ہرگز کبھی زوال نہین

مین جاؤن چھوڑ کے روضہ نبی کا جنت کو
یہہ سرگذشت ذرا میرے حسب حال نہین

پکارتا ہون کہ رب جمیل کی سوگند
مرے نبی سا کوئی صاحب جمال نہین

نہین شریک خدا اور نہین نظیر نبی
یہہ ہمثال نہین یا وہ بیمثال نہین

ہر ایک بات تھی مقبول حضرت باری
حضور سا کوئی محبوب ذوالجلال نہین

ازل سے مست مے عشق مصطفے ہون مین
بھلا شراب یہہ واعظ مجھے حلال نہین

وہ باخدا نہین جسکو نہین ولائے نبی
نہین ولائے نبی جسکو حب آل نہین

ہین دستگیر مرے راتدن رسول کریم
کہ انکا رہین کرم میرا بال بال نہین

۱۲۱ — ۱۰

مین اور دعوے نعت رسول ای الست
قسم خدا کی یہہ یارا نہین مجال نہین

خیر البشر سا کوئی جہان مین بشر نہین
یہہ وہ بشر ہے حق کی قسم جسمین شر نہین

حسن رخ حضور درخشان ہی صبح وشام
دیکھو تو مہر وماہ مین کیا جلوہ گر نہین

محبوب پاک کے لب ودندان کے روبرو
کیا پانی پانی رشک سے لعل وگہر نہین

پیدا ہوے ہزارون پیمبر حضور سا
عالم مین کوئی بادشہ بحر وبر نہین

معراج مین رسول گئے اوس مقام پہ
جس جا کسی فرشتے کا مطلق گذر نہین

مین ہجر مصطفے کا ہون بیمار ہمدمو
اتنو مسیح کی بھی دوا مین اثر نہین

ہمراہ بس ولا ہے رسول کریم کی
حاجت جہان ہو خضر کی وہ رہگذر نہین

محفل ہے نعت حضرت خیر الانام کی
خالی حصول فیض سے کوئی بشر نہین

لالہ کی طرح عشق گل روئے شاہ مین
نباتے تو کیا مجھے داغ جگر نہین

بخشش کا باب مومنو دونون جہان مین
خیر الورا کے در کے سوا اور در نہین

۱۲۲ — ۱۱

چل ہمرے الست اب سوے یثرب کہ یہان مین
کچھ عزت ووقار یہان سر بسر نہین

سچ بتا پیر فلک تجھکو خبر ہے کہ نہین
رخ پہ نور نبی رشک قمر ہے کہ نہین

یاد انگشت نبی کا ہے اشارا جسکو
منفعل چرخ پہ پر نور قمر ہے کہ نہین

حسن ہمثیل محمد پہ تصدق ونزاکت
دل حور وپری وجن وبشر ہے کہ نہین

ردین ملک کے ہاتہہ سی مردودکی چہین کر
زندہ کرین جو بار دیگر دستگیر ہین

جن وبشر لو اپنا سنا کر کلامِ حق پہ
دکھلانیوالے دین کا اثر دستگیر ہین

ہرماہ مین جو کرتے ہین حضرت کی گیارہوین
انکے مکا نہین کرتے گزر دستگیر ہین

انکی مریدونکو نہین کچہ مشکلون سی خوف
آفت مین ہین دفع ضرر دستگیر ہین

۱۵۲

دلکی تمام امیدین ہین قطب ربان کے ہاتھہ
السنت کو کیا ہی خوف وخطر دستگیر ہین

۱۲

ہین ہند مین ہم دن رات حیران یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان
جیتے ہین لیکن تن مین نہین جان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان
رخ پر چمن مین قربان گل تر قامت پہ صدقے سرو و صنوبر
گیسو سے تیرے سنبل ہے پیچان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان
تم ہو ولایت کے ماہ تابان ہے تم سے روشن شمع شبستان
ہین اولیا بھی سب زیر فرمان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان
فرقت مین تیرے ہین غم کے مارے ڈوبے ہوی ہین قسمت کے تارے
فریاد فریاد اے غوث دوران یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان
غمخوار ومونس کوئی نہین ہے یار دن سی بھی دلجوئی نہین ہے
ہے عرض خدمت تم ہو نگہبان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان
خویش واقارب ہین ایک ڈہب کے معیب جدا ہین ہر وقت سب کے
کسکو کہین ہم سب ہین پریشان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان
ہوکے پریشان دن رات سارے پہرتے ہین حیران روزنگے مارے

حالت ہے نازک ہو مہربان ہان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان

مردون کو زندہ تم نے بنایا اندہون کو بینا کرکے دکہایا

ہم زندہ مردے جامون مین نہان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان

دلکو گنہگار رہین ہے اب کہ افلاس کا غم سب کو ہے بحد

دیجے پناہ اب اے شاہ شاہان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان

حور و ملک آ خدمت مین ہر آن دندان ولب پر کرتے ہین قربان

الماس گوہر یاقوت مرجان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان

اے میرے مولا اے میرے رہبر اے میرے ہادی اے میرے سرور (۱۱)

السنت کی مشکل کر دیجے آسان یاشاہ جیلان یاشاہ جیلان (۱۵۳)

ردیف الواو

بیتاب ہون الہی میری دلکو تاب ہو
کس سے بیان وصف رسالتمآب ہو
اے دل جو چاہتا ہے مے عشق کا مزا
اپنی جہلک دکھائین جو درسے مدینے کے
پہنچون در نبی پہ فدا جان و دل کرون
نعت نبی سناؤن فرشتون کو قبر مین
دفتر گناہ کا رہے محشر مین پاک و صاف
نکلے جہک جو جسم رسالت مآب سے

رو یا مین رویت شہ گردون جناب ہو
خود مدح خوان خدا ہو تو پھر کسکو تاب ہو
سوز فراق شاہ مین جلکر کباب ہو
شرمندہ ماہ ہو تو خجل آفتاب ہو
درگاہ حق مین میری دعا مستجاب ہو
انکے سوالون کا یہی میرا جواب ہو
نعت نبی کا یہہ مجہے حاصل ثواب ہو
بیشک وہ رشک عنبر و مشک و گلاب ہو

سرمہ کیطرح آنکھوںمین اوسکو لگاوین
گر خاک پای سرور دین دستیاب ہو

۱۵۴

وہ بھی ثنا طراز رسول خدا کا ہے
السنت کا بھی کلام نہ کیون انتخاب ہو

۱۰

ہجر احمدؐ مین نہین چین گوارا ہم کو
پیارا سو جان سے ہے اللہ کا پیارا ہمکو

طور موسیٰ کو مبارک کہ ہر اک ذرہ سے
نور احمدؐ کا ہے منظور نظارا ہمکو

دل کا نکلا کوئی ارمان نہ مدینہ جا کر
جانے دیتا نہین چرخ ستمگارا ہمکو

خوف کیا تابش خورشید قیامت کا کہ ہین
سایہ دامن احمد کا سہارا ہمکو

جاتے یثرب کو تو بس جان مین جا آجاتی
ہند ہی مین فلک پیر نے مارا ہمکو

نقش ہو دلکے نگینے مین فقط نام حضورؐ
عین ایمان ہوا ذکر تمہارا ہمکو

ظلمت گور مین اور معرکۂ حشر مین آپ
چھوڑئیے اے شہ مرسلؐ نہ خدارا ہمکو

پار گرداب بلا سے ہو سفینہ شاہا
نظر آتا نہین زنہار کنارا ہمکو

۱۵۵

یہی کہتے ہوے جائینگے جہان سے السنت
پار خالق نے مصیبت سے اتارا ہم کو

۹

ختم مرسلؐ کیا اور شافع محشر اونکو
کیا حق نے سبب اول و آخر اونکو

پاؤن سے اے میرے محبوب نہ نعلین اتار
غیب سے آئی ندا عرش برین پر اونکو

بھیجکر جوہرا دل کو بلاے شب وصل
خلوت خاص مین خود خالق داورا اونکو

شہر یثرب کی ہے ذرونکی بھی طلعت ایسی
کہ بتانے لگے سب مہر منور اونکو

وجہ ایجاد دو عالم ہین شہنشاہ رسلؐ
تاج سر کہتا ہے ہر ایک پیمبر اونکو

اللہ اللہ نظر طور سے ہر ذرے مین
دیکھ لیتا ہے ہمارا دل مضطر اونکو

انکا دربان کوئی ہوتا تو کوئی آئینہ دار
دیکھتے گر کبھی دارا و سکندر اونکو

پردۂ غیب سے قدرت کا نہ ہوتا یہ ظہور
خلق کرتا نہ خداوند جہان گر اونکو

۱۵۶

رات دن اپنا خداوند سمجھتا ہے مدام
بخدا بعد خدا اُلفت احقر اونکو

۹

چین لینے نہ دیا ہجر نبی نے مجھکو
اللہ اللہ کیا بیکل مرے جی نے مجھکو

عرش کہتا ہے جھکائے ہو سر کو ہر دم
اپنی مٹی میں ملا شہ کے مدینے مجھکو

دلدہی کرتی ہے بڑھ بڑھ کے ولا خیر تکی
تجھہ سے تسکین ہے بہت اے مرے سینے مجھکو

یا نبی گردش افلاک سے پامال ہوں میں
سر اٹھانے نہیں دیتے یہہ سمینے مجھکو

عرش اعلیٰ سے بھی اونچے نظر آتے ہیں بہت
روضۂ احمد مختار کے زینے مجھکو

کثرت جرم ہے اور نیکیوں کی قلت ہے
مار ڈالا اسی بیشی و کمی نے مجھکو

ہے نہاں دلمیں مرے دولت دین ایمان
حشر میں کام یہ آئینگے دفینے مجھکو

یا نبی راہ پہ آنے نہ دیا ہائے غضب
سخت گمراہ کیا نفس شقی نے مجھکو

میں تصدق ترے اے ماہ ربیع الاول
یاد آتا ہے تو ہر ایک سے مہینے مجھکو

دی چمن میں قد حضرت کی نہ اوس سے تشبیہ
گرچہ چھوڑا نہ ذرا سرو سہی نے مجھکو

۱۵۷

اپنا مداح بنایا بخدا اے الفت
عربی ہاشمی و مطلبی نے مجھکو

۱۱

چمن ہے انجمن نعت بے بلائے چلو
یہ جائے وقف ہے سر سے قدم بنا چلو

ہے بزم جشن ولادت جہان پیمبر کی
قدم قدم پہ سر اس راہ میں جھکائے چلو

رکھو سروں پہ قدم زائران سرور کے
خبر ہے پاک مدینے سے ہیں وہ آئے چلو

قسم خدا کی وہان کچھ نہ کام گر پڑے گا
اوٹھانے دو نہ کبھی سر کو نفس سرکش کے
کھلیگا دل نہین اہل غرض کی صحبت سے

نبیؐ کے نعت کے باتین ہین بنائے چلو
زبان سے یا علیؑ کہہ کرام سے وہان سے چلو
اٹھو یہان سے چلو اپنا منہہ چھپائے چلو

(١٥٨)
یہہ خضر راہ ہے جوش ولائے شہ السنت
لگاؤ دیر نہ جس راہ پر لگائے چلو
(٧)

جس منہہ مین نعت سرورؐ کون و مکان نہو
بند اونکو یا خدا غم دور زمان نہو
لکھون جو حال سیر شب وصل مصطفےؐ
خلوت مین جز خدا وہی تھا نہ کوئی غیر
ای دشت پر بہار مدینہ جو تجھہ مین آئے
کیا سرفراز ہونگے گنہگار روز حشر
ایران کا عندلیب کہ طاؤس ہند کا
کہتے ہین مجھہ سے حاسد کج فہم رازدان

اس منہہ مین نام کو کبھی یارب زبان نہو
جس سرزمین پہ ہم ہین وہان آسمان نہو
بڑہکر کوئی فرشتہ مراہم عنان نہو
اسکی یہہ وجہ تھی کہ کوئی رازدان نہو
زنہار اسکو خواہش باغ جنان نہو
بخشش کو گر نبیؐ کا قدم درمیان نہو
مدح نبیؐ مین کوئی مراہم زبان نہو
تیغ روان یہہ کیون مری طبع روان نہو

(١٥٩)
السنت مین مدح گوئی رسول کریم ہون
جبریل کہئے کب مراہم داستان نہو
(٩)

چھین لے خالق کا دل یوسف تھا ایسا نور ہو
اختر برج رسالت ہی درخشان بفلک
حسن یوسف پیش سرورؐ کوڑیونکا مول ہے
طور پر دیکھا تجلی کو نبیؐ کے نور کی

خلق کا پیارا حبیب کبریا ایسا تو ہو
کوئی دکھلا دے بھلا پھر دوسرا ایسا تو ہو
کہہ رہے ہین اہل کنعان مہ لقا ایسا تو ہو
عرش مین موسیؑ کی صدا اصل علا ایسا تو ہو

وقت رحلت بھی دعائے بخشش امت رہی — حامئ امت ہو ایسا پیشوا ایسا تو ہو
رب کا پیارا ختم مرسل باعث ایجاد خلق — حامئ دین شافع روز جزا ایسا تو ہو
نطق سے سنگ و شجر نے دی گواہی برملا — قدرت رب ہین کوئی معجز نما ایسا تو ہو
سیر ہو پانی سے عالم قید بہر فی ہو رہا — بیکسون کا دادرس بحر سخا ایسا تو ہو
رتبے مین ہے عرش سے بالا مدینے کی زمین — مجکو سجادے وہان میرا خدا ایسا تو ہو
حشر مین پہچانیگا اسے سنکر دین نبی — دوسرا مین ڈہونڈ ختم الانبیا ایسا تو ہو
مین جو روتا ہون لہو کہتے ہین سب اہل عزا — عاشق زار شہید کربلا ایسا تو ہو

١٦٠
نام احمد جب لیا الست ہوئین حل مشکلین
دونون عالم مین مرا مشکلکشا ایسا تو ہو
١٢

پڑہو درود پڑہو مومنو درود پڑہو — محمد عربی پہ پڑہو درود پڑہو
جہان ہو محفل میلاد سرور عالم — جہکاے سرکو ادب سے پڑہو درود پڑہو
حبیب پاک پہ اپنے خدای عز و جل — درود پڑہتا ہے خود مومنو درود پڑہو
ہے بزم جشن ولادت حضور کی برپا — چلو تو ذکر سراپا سنو درود پڑہو
ہے وصف زلف نبی مو بمو عیان اس سے — پڑہو جو سورۂ والیل کو درود پڑہو
درود پڑہتے ہین جن و ملک بشوق مدام — نبی پاک پہ اسے سامعو درود پڑہو
درود ایک پڑہو پاؤ تم ہزار ثواب — یہ حکم رب ہے پڑہو غافلو درود پڑہو
چٹکتی ہے جو کلی صاف آتی ہے یہ صدا — چمن مین رات دن اے بلبلو درود پڑہو
درود کے ہین فضائل ہزار ہا لیکن — کشادہ رزق فزون عمر ہو درود پڑہو
درود پڑہنے سے ہوتے گناہ ہین زائل — ہین مشکلات بھی حل دیکھ لو درود پڑہو

عذاب قبر غم سنئع حشر کا وہر کا | مٹے درود پڑھو مومنو درود پڑھو
سنو تو نام مبارک حضور اقدس کا | نہ بیٹھے چپ رہو اے مومنو درود پڑھو
خبر ہے محفل میلاد مین رسول خدا | خود آپ لاتے ہین تشریف لو درود پڑھو

۱۶۱

ہے آج جشن ولادت بشوق دل الست
پڑھو درود پڑھو ہان پڑھو درود پڑھو

۱۴

دنیا ہے دو روزہ حمد خدا اور نعت نبی سنو اسنے دو
کعبے کی مدینے کی ہی طلب ہے دل کو مرے اب جانے دو
مومن بکمال صدق دلی جاتا ہے جو بہر حج کوئی
کعبہ سے یہی آتی ہے صدا شیدا ے نبی کو آنے دو
والشمس ہے وصف روے نبی واللیل ثنا ے موے نبی
دیکھون تو نور اپیش حضرت منہہ شمس و قمر دکھلانے دو
ہے عشق لب و دندان نبی ہون صبح و مسافر بان نبی
آنکھون سے فراق حضرت مین اب لعل و گہر برسانے دو
کرتا ہون قد حضرت کی ثنا رتبہ ہو دوبالا کیون نہ مرا
سدرہ کو ذرا شرمانے دو طوبی کو ذرا جھک جانے دو
مشتاق جمال حضرت ہون شیدا ے لقاے حضرت ہون
اس شمع جمال حضرت پر آنکھین ہین مرے پروانے دو
احمد کا ہے رخ آئینہ نشان ہے عکس احد کا اوس مین عیان
دیکھینگے بجز اسکے کیونکر موسی کو ذرا سمجھانے دو

زہرا و علی ہین نام خدا دریاے کرم اور ابر سخا
واللہ اس ابر و دریا کے حسنین ہین یہہ دُرّ دانے دو

۱۶۲ ہر امتی محبوب خدا مردون کو بناتا ہے زندا
اے السنت دیکھین آکے ذرا منکر کو یہان مرجانے دو ۹

وصف شاہ اولیا میری زبانی سنتو لو
بلبل شیدا کی رنگین نغمہ خوانی سنتو لو

ربکے پیارے مصطفیٰ کے لاڈلے عالم کی جان
محی الدین ہین دین حق کی زندگانی سنتو لو

اولیا کی گردنین زیر قدم تابع ملک
غوث اعظم کی عجب ہی حکمرانی سنتو لو

بحر سے ڈوبے ہوے نکلے برا تی حکم سے
ہوگئی بڈھیا جو شادان وہ کہانی سنتو لو

روح کی زنبیل چھینی دست عزرائیل سے
اک کی جالا کہو کن نے پائی زندگانی سنتو لو

بزم وصف غوث حق ہین باغ سے لائی صبا
بو گلون کی بلبلون کی نغمہ خوانی سنتو لو

وصف لکھتا ہون جو ندان جناب غوث کا
ہین گہر شرمندگی سے پانی پانی سنتو لو

گنبد اقدس پہ مہر و ماہ ہوتے ہین نثار
ہے زمین قبر سرور آسمانی سنتو لو

جسنے دیکھا مجھکو دیکھا ہے رسول اللہ کو
ہے یہہ سرور کی زبان کی درفشانی سنتو لو

اے شہ بغداد اب فریاد ہے فریاد ہے
جو کہ اس گردون دون کی ہے کہانی سنتو لو

چیختے چلاتے ہین سارے مسلمانان ہند
انکی فریاد ای رسول اللہ کے جانی سنتو لو

۱۶۳ کہہ رہا ہے سر جھکاے السنت محزون و زار
اب بیان صدمۂ درد نہانی سنتو لو ۱۲

ردیف ہای ہوز

چمک کر طور کا جلوہ دکھا دو یا رسول اللہ ۔ مجھے بیہوش جون موسیٰ بنا دو یا رسول اللہ

بلای بد ہی نفس دون ستم ہی گردش گردون ۔ مجھے انکی مصیبت سی چھوڑا دو یا رسول اللہ

ہون مثل بلبل نالان جدا گلشن سی سرگردان ۔ مرے دلکو گل خندان بنا دو یا رسول اللہ

تمیز نیک و بد مطلق نہین باقی رہی مجھ مین ۔ ذرا غفلت کا یہ پردہ اٹھا دو یا رسول اللہ

سرافرازی کا طالب ہون بلا کر اپنے کوچہ مین ۔ برنگ نقش پا مجکو بٹھا دو یا رسول اللہ

مرا آئینہ دل ہی نہایت زنگ آلودہ ۔ رخ انور کے پرتو سے جلا دو یا رسول اللہ

بہت سر چڑھ گئے ہین یہ قیامت ہے ستم انکا ۔ زمین پر آسمانونکو گرا دو یا رسول اللہ

فراق چشم حق بین مین ہمارے جان دیتے ہین ۔ ہمین جام مئے کوثر پلا دو یا رسول اللہ

کھلیگا جب دم محشر گناہونکا میرے دفتر ۔ سیاہی میرے نامے کی مٹا دو یا رسول اللہ

بہشتکے ہند مین ہین یہ بلا کر اپنے روضہ پر ۔ گنہگارونکو رستی یہ لگا دو یا رسول اللہ

۱۶۴

جہکاکر سر مدینہ کیطرف **الست** یہ کہتا ہی
مجھے جاروب کش ایوان کا بنا دو رسول اللہ

۱۱

دکھا یا رب مدینہ کی بہار آہستہ آہستہ ۔ چلو نین زار سر سے بار بار آہستہ آہستہ

مے عشق محمد کا چڑھا پیتا ہون ساغر ۔ جو اوترا چاہتا ہے یہ خمار آہستہ آہستہ

چمن مین سنکے نغمہ غزل اوسکی نزاکت پر ۔ ہوی ہین بلبل و قمری نثار آہستہ آہستہ

جو تھا طالب ظہور نشہ کا تو یہ دل مثل پروانہ ۔ چلا جلنے سوی شمع مزار آہستہ آہستہ

یہان سے الجدا جا کے طیبہ مین یہ بس جا مین ۔ مسلمانون سے چھوٹے یہ دیار آہستہ آہستہ

نہین ہی خوف ہرگز ہمکون راہ مدینہ مین ۔ چلون اس راہ مین سر سے بہ زار آہستہ آہستہ

جو آیا میرے لب پر نام پاک شاہ تیمم کر ۔ ہو دل سینہ مین بی اختیار آہستہ آہستہ

نفاق اہل دنیا مجھہ سی اب دیکھا نہین جاتا
الہی بدلین یہہ لیل و نہار آہستہ آہستہ

فراق شاہ والا مین بہت بیتاب و بیکل ہون
گئے ویسے مرے صبر و قرار آہستہ آہستہ

(165)

وہ روز آیا ہی ای الست چلو اہو مدینہ کو
کہ کہینچا جس کا تم نے انتظار آہستہ آہستہ

(10)

ہے مامن ہر خورد و کلان جای مدینہ
کافی ہی مجھے ملجا و ماوا ے مدینہ

ہٹتی نہین واللہ کبھی نقش جگر سے
دل سے مرے تصویر دل آرا ے مدینہ

اک روز تو مجھہ کو در دولت پہ بلا لے
قربان ترے ای جذب تو لائے مدینہ

رہتی ہی شب و روز دوا دوی مرے دل مین
کیا معرکہ آرا ہے تمنا ے مدینہ

عزت مین فرشتونکو دبا دیتا ہے بڑہکر
واللہ ہر اک بندۂ ادنا ے مدینہ

دیوانہ ہون مین روضۂ محبوب خدا کا
سود دو جہان ہی مجھے سودا ے مدینہ

جنت کی طلب ہی نہ ذرا حور کی خواہش
مجنون ہون مجھے چاہئے صحرا ے مدینہ

دلمین ہے مرے دشت مین مجنون سے یہ پوچھون
کیا غیرت لیلیٰ نہین لیلا ے مدینہ

بیمثل دو عالم ہے قسم مجھہ کو احد کی
محبوب خدا خسرو یکتا ے مدینہ

کعبے کی قسم قبلۂ عالم ہے بلا شک
سلطان رسل سرور و مولا ے مدینہ

(166)

مطلوب وہ میرا ہے رہا کرتا ہون الست
دن رات مین قربان سراپا ے مدینہ

(11)

دوزخ سے بچائیگا گنہگارون کو روزہ
جنت مین لئے جائیگا دیندارونکو روزہ

اب ہاتہ سے جاتے ہین یہ دن انکو نچھوڑو
ای دوستو ہی مفت خریدارونکو روزہ

معراج مین حاصل ہوا سردار رسل کو
اور آپکی امت کے طلبگارونکو روزہ

خورشید قیامت سے نہ گھبرائینگے صائم — دوزخ کی سپر خوب ہے دیدار نکو روزہ
ہر گھر میں مہیا ہیں بشاشت کے جو سامان — کیا خوب مزہ دیتا ہے بیدارون کو روزہ
گلزار مساجد بنے رہتے ہیں سر شام — کیا لطف دکھاتا ہے خوش اطوار نکو روزہ
ہر شب کی تراویح سے روشن ہیں مساجد — قرآن کا حظ دیتا ہے دیدار نکو روزہ
ای غافلو بیدار ہو ہشیار ہو ہشیار — بیدار کیا کرتا ہے ہشیارون کو روزہ

(١٦٧) **الست** وہ نمازیں وہ تلاوت وہ عبادت
کیا خوش رمضان میں ہے طلبگار نکو روزہ (٩)

بنا ہے حال اضطراب ہمارا یا رسول اللہ — بچا لینا بھروسہ ہے تمہارا یا رسول اللہ
بہار گلشن ارض و سما کا تو ہی باعث ہے — ترے ہی نور کا ہے کھیل سارا یا رسول اللہ
تمہیں پیدا و پنہا ہیں تمہیں سرمایہ جان ہیں — فلک تم سے ہے روشن ہر ستارا یا رسول اللہ
ہیں حامی مشکلوں میں انس و جان نیز بانوں کے — تمہارا دو جہاں میں ہے سہارا یا رسول اللہ
شجر اور جانور آکر گواہی دیں رسالت پر — پڑھیں کلمہ تمہارا سنگ خارا یا رسول اللہ
گنا ہوں کی سمندر میں مری کشتی ہے چکراتی — نظر آتا نہیں مجھکو کنارا یا رسول اللہ
شگفتہ دل بہ رنگ گل ہو میں باغ ہستی میں — عطا مطلب ہو میری دل کا سارا یا رسول اللہ

(١٦٨) دل و جان سے نہ کیونکر ہو تصدق آپ پر **الست**
ہر اک عقدہ ہوا حل جب پکارا یا رسول اللہ (٨)

ردیف یای تحتانی

ہوا غل گنج مخفی سے حبیب کبریا نکلے — محمد غیب کے پردے سے کیا شان خدا نکلے
ہوی کافور نور مصطفیٰ سے کفر کی ظلمت — ٹھکانا ہے کہاں سائے کا جب بدر الدجا نکلے

خدا شاہد نہیں ہی پنجتن مین دخل غیریت
یہ پانچون پردہ قدرت ہیے الٰہی برملا نکلے

ہے انکی دید مین دید خدا ہر ایک کو حاصل
شہ مرسل حقیقت مین خدا سے کب جدا نکلے

ہمیشہ ابر کا سایہ سر اقدس پہ رہتا تھا
یہی چہتری تہی سر پر جب رسول دوسرا نکلے

رہا ہر ایک کو جو غیرت تاتار و چین ہو کر
جہان ایسی تہی حسن جانب امام انبیا نکلے

قیامت مین کہینگے کہ کوی مصطفےٰ باہم
نہ گہبراؤ شفاعت کو ہمارے پیشوا نکلے

(۱۶۹) ہمیشہ التجا صبح و مسا الفت کی ہی یارب
طفیل ختم مرسل میرے دل کا مدعا نکلے ۔ (۸)

گلاب و عطر سے دہو کر زبانکو دمبدم پہلے
کرون حمد خدا الفت شہنشاہ امم پہلے

ہوا ایسی نظر وحدت کا جلوہ بزم کثرت ملین
بنے نور خدا سے حبیب نبی محترم پہلے

وہی اول وہی آخر وہی باطن وہی ظاہر
اوسی ہی بنی زمین و آسمان لوح و قلم پہلے

اوسی سے عرش و کرسی ہین اوسی سے حور و قدسی ہے
ہوا ہر اک نبی پر ختم مرسل کا کرم پہلے

تجلی سے اونہین کے طور پر بیہوش تہے موسیٰ
اثر بخشی خم عیسیٰ تہا حضرت ہی کا دم پہلے

روایت ہے یہودی ایک تہا توریت کا قاری
مٹا ڈالا نبی کے نام کو وہ بد شیم پہلے

مٹاتا ہی رہا وہ اور نام احمد مرسل
اسی صورت نظر آتا تہا جیسا تہا رقم پہلے

خجل ہو دل مین فرزانہ ہوا بن دیکہی دیوانہ
چلا سوے مدینہ سر سے وہ عالی حشم پہلے

پہنچ یثرب کو وہ شیدا ہر اک سو کہتا پہرتا تہا
دکہا دو چشم پر رکہہ لون نبی کا مین قدم پہلے

گیا خدمت مین حیدر کہا یون چشم تر کرکے
نبی کو تم دکہا دو دور ہو میرا الم پہلے

کہا حیدر نے خالی ہوگئی دنیا سے پیغمبر
گرا سنکر زمین پر مبتلای درد و غم پہلے

یہودی ہیجان ہو کر کہا حیدر سے رو رو کر
دکہا دو جامۂ اطہر پڑہون کلمہ کا دم پہلے

علیؑ نے گھر سے منگوا کر دکہایا جامہ سرورؐ — ہوا وہ سونگھتے ہی راہیِ ملکِ عدم پہلے

(١٧٠) پئی عفو گنہگاران امت حشر مین انسست — بڑہائینگے قدم پیش خدا شاہ امم پہلے (١٤)

جگر ٹکڑے ہے ہر اجنبش مژگان سرورؐ سے — نہ بھالے سے نہ برچھی سے نہ سنانِ تیر تشش پر سے

ہے سوزاں دل مرا شام و سحر ہجر پیمبرؐ سے — نہ آتش سے نہ بجلی سے نہ شمع و مہر انور سے

لگا رہتا ہے دل زلف و لب و دندانِ انور سے — نہ نیلم سے نہ مرجان سے نہ ہیرے سے نہ گوہر سے

کسیکو کچھ تعلق ہی نہین جز احمد مرسلؐ سے — نہ اول سے نہ آخر سے نہ باطن سے نہ ظاہر سے

بہلتا ہی نہین شوق مدینہ مین دل محزون سے — نہ حوروں سے نہ غلمان سے نہ جنت سے نہ کوثر سے

جنون عشق محبوب خدا مین ہے غرض مجھکو — نہ دنیا نہ عقبیٰ سے نہ خیرت سے نہ شر سے

صراط و قبر و نزع و حشر کی آسان ہو مشکل — یہی مطلب ہے علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبرؑ سے

فدای قامت ختم رسل ہون مجھکو کیا نسبت — چمن مین فاختہ قمری ہے شمشاد و صنوبر سے

خیال روضہ پر نور مین ٹکرا رہا ہون سر — صباح و شام مین سنگ و شجر دیوار و در سے

(١٧١) سرمو انس مجھکو فرقت سرورؐ مین انسست — نہ آبادی نہ ویرانے سے ہے نہ بحر نہ بر سے (٩)

بہار داغ ہجر شاہ جو دلکے چمن مین ہے — نہ لالے مین نہ گل مین نے سمن نے نسترن مین ہے

فدای نکہت جسم شہ والا کہ یہ خوشبو — نہ عنبر مین اگر مین عطر مین مشک ختن مین ہے

بیان ہو بات کس منہہ سے لب و دندان احمدؐ کی — نہ الماس و گہر یاقوت مین لعل یمن مین ہے

خدا شاہد ہے نہین قند و نبات و شہد مین لیکن — جو مومن کو مزہ حاصل ولای پنجتن مین ہے

دل ریحان و نجم و مہر و ماہ و سنبل پیچان — خط و خال و جبین و روی و زلف پر شکن مین ہے

ہمیشہ روز و شب کلمہ رسولؐ پاک کا اپنے — جگر مین دل مین سینے مین زبان مین اور دہن مین ہے

تمہارا یا محمدؐ نام نامی ورد ہر ہر دم — الم مین درد مین آفات مین رنج و محن مین ہے

سدا اسکے مدینے کربلا بغداد کی دھن بس — مرے دل مین مری جان مین مری آنکھون مین تن مین ہے

۱۷۲

پڑھین صلِ علیٰ حور و ملک اور جن و انسان تک
عجب تاثیر اے الفت تری شیرین سخن مین ہے

۹

جان زار الفت شاہ دوسرا مانگتی ہے — دلدہی تجھ سے یہ اے میرے خدا مانگتی ہے

نعت احمدؐ مین ترا عرش برین پر ہو دماغ — اور کیا اوج تو اے طبع رسا مانگتی ہے

اے خدا یونہی رہے بزم ولادت روشن — شمع بر رات کھڑی رہکے دعا مانگتی ہے

جگر و جان و دل زار نہین اسسے دریغ — دون جو کچھ احمد مرسلؐ کی ولا مانگتی ہے

طالب دولت شاہی ہے خیال دنیا — فکر عقبیٰ یہان کچکول گدا مانگتی ہے

جنبش ابروی پرخم نگہ کی گردش — سر سے حاضر ہون جو کچھ تیری ادا مانگتی ہے

نیمجان ایک دل اپنا ہی کسے دون یا شاہ — یہ جدا مانگتی ہے اور وہ جدا مانگتی ہے

چشم حق بین مری رلوا کے ہنسانیکے لئے — گریۂ ماتم شاہ شہدا مانگتی ہے

۱۷۳

کشش عشق رسول دوسرا اے الفت
شہر یثرب مین کوئی قبر کی جا مانگتی ہے

۹

محبت سرور عالم کی میری دل مین بستی ہے — مدینے کیلئے جان حزین کیا کیا ترستی ہے

فدای آبروے عاشقان احمد مرسلؐ — کہ اونکی خاک پر صبح و مسا رحمت برستی ہے

مدینہ دیکھکر حور و ملک کہنے لگے الحق — قسم رب زمین کی دوسری کب ایسی بستی ہے

تعالی اللہ عجب گرمی ہے بازار مدینہ کی — چلو جان بیچکر لین جنس رحمت یان کہ سستی ہے

نہین حاصل مجھے اوج طواف روضۂ اقدس
خدایا ہای یہ کیسی مری قسمت کی پستی ہے

خمار عرض الفت اہل دنیا سے نہین ہرگز
مرے آنکھون مین بس عشق رسول اللہ کی مستی ہے

جگر مین جا نہین دلمین ہے میرا یاد حضرت کی
یہی ایمانداری ہے یہی بس حق پرستی ہے

مین روتا ہون جو بیحد کثرت عصیان سے ای ہمدم
تو امید شفاعت دلدہی کرتی ہے ہستی ہے

(١٧٤) (٩)

روان ہین سوی یثرب قافلونکے قافلے ہردم
تو کیون بیٹھا ہے ای الفت عجب غفلت پرستی ہے

سوی نعت نہ لطف سخن سخن مین رہے
ہنوز بانہین زبان نے وہن دہن مین رہے

ہون پا براہ مدینے کا ہی سفر لازم
غریب ہو نہین خیال وطن وطن مین رہے

بہشت مین لئے جاؤنگا سینہ پرداغ
فراق شہ مین یہ میرا چمن چمن مین رہے

نبی کے زلف معنبر کی بو اگر سونگھے
ہو آب آب نہ مشک ختن ختن مین رہے

غلاف روضۂ شہ کا کفن ملے بس گر
ہمارے لاش کے بس یہ بدن بدن مین رہے

نبی کے دوست ہون خوش او رعدو ہین غمگین
خوشی خوشی مین ہے پر اور محن محن مین رہے

سنے جو مدحت دندان مصطفٰی مجھ سے
تو پانی پانی ہو دُر عدن عدن مین رہے

(١٧٥) (٨)

عجیب دام ہے گیسوی شاہ کا **الفت**
ہزارون قدسیون کے دل شکن شکن مین رہے

سوی جنت مالک ہر دوسرا لیجائینگے
عاصیونکو شافع روز جزا لیجائینگے

منزل مقصود پہ پہونچینگے جوش شوق سے
خضر بے کہنگے مدینے کو بلا لیجائینگے

گر نہو رویت بس سرور کونین کی
داغ حسرت دلمین اپنی لحد لیجائینگے

پرسش اعمال ہوگی جسگھڑی روز جزا
پیش رب ہم نعت کا دفتر اٹھا لیجائینگے

پہلے ساری امتون سے خلد مین ای مومنو | امت عاصی کو حضرت مصطفا لیجائینگے
کلمہ گو ریجائین گر اعمال سے غرق عذاب | کھینچ دوزخ سے حبیب کبریا لیجائینگے
محفل میلاد مین ای سامعو پڑھو درود | یان سے یہ تحفہ ملک پیش خدا لیجائینگے

(۱۷۶) نعت احمد کے بدولت انس و جن الشت مدام
تیرا ہر ہر شعر سینے سے لگا لیجائینگے (۸)

منظہر خاصہ غفار رسول عربی | دین و دنیا کے مددگار رسول عربی
کفر زائل ہوا صدقے سے تمہارے شاہا | ہو تمہین قاتل کفار رسول عربی
روضۂ پاک پہ ہر لحظہ فدا شام و سحر | مہر و مہ ہوتے ہین سو بار رسول عربی
بے شش و پنج ہین مقبول جناب باری | آپکے روضہ کے زوار رسول عربی
دیکھا ہے رنگ جہان وصف سراپا مین ترے | میرا نامہ ہوا گلزار رسول عربی
کون حضرت کے سوا خالق بیچون کا ہوا | واقف محرم اسرار رسول عربی
حکم اقدس سے نہین ایک بھی ذرہ باہر | سارے قدرت کے ہو مختار رسول عربی
کلمہ گو ہند کے حیران ہین کرم کیجئے گا | تم تو ہو دین کے سالار رسول عربی

(۱۷۷) ہاتھ باندھے ہوئے یثرب کیطرف حرف دعا
ہے کھڑا الشت ناچار رسول عربی (۹)

نعت حضرت سے طبیعت جو لڑی رہتی ہے | چھوٹے منہ مین مری بس یہ بات بڑی رہتی ہے
روز ہجر رخ شہ مین ہے مری سر پہ گران | شب ہر اک زلف کی سودے مین کڑی رہتی ہے
دید نی ہے لب و دندان نبی کا اعجاز | کہ کئی لعل مین ہیرے کی جڑی رہتی ہے
جلوۂ طلعت محبوب خدا مین ذرات | دل مومن کی مگر جان پڑی رہتی ہے

تم دو گل سہی ثنای شہ دین مین سبز
مدح گوی گل رخسار محمد ہون مین
منہ مین ہی وصف سراپای حبیب باری
مری آنکھون مین ہی عکس لب و دندان رسول
خلد مین مدح گر روضہ حضرت کی زبان
عشق دندان نبی مین گہر افشان ہون مین

گیا ہر اک نخل تمنا کی جھڑی رہتی ہے
بات بنکر مری پہولون کی جھڑی رہتی ہے
پھول بنکر مری ہر بات جھڑی رہتی ہے
لعل کے ساتھ یہ موتی کی لڑی رہتی ہے
رات دن بحث مین بلبل سے اڑی رہتی ہے
برسات شبنم مری آنسو کی جھڑی رہتی ہے

۱۷۹

ہے بشر مخزن اسرار خدا ای السیت
یہی دولت ہی جو مٹی مین گڑی رہتی ہے

۱۱

ہے دو عالم مین تمہارا کون ہمسر یا نبی
باعث ایجاد عالم ہی تری ہی ذات پاک
الحمد للہ شہر مکہ مین ہوئے پیدا جو آپ
بولتے سنگ و شجر تھے اور سارے بے زبان
آپکو اللہ نے بس خاتم مرسل کیا
سایہ گستر آپکے سر پر رہا ہر دم سحاب
کسکے توصیف لب و دندان اقدس کی ہو وا
بس زبان ہو بیان وصف شمیم جسم پاک
آنکھ کو شوق نظارہ دلکو ہے تربت کا خیال
سینے مین سودا ہے گلگشت کوہ طور کا
مین بھی چلکر دیکھ لون روضہ پر نور تک

کون ہے تم سا حبیب خاص داور یا نبی
ہے کلام اللہ ترے مدحت کا دفتر یا نبی
بت گرے اوندھے ہوئے کفار ششدر یا نبی
ہے توہی آخر زمانے کا پیمبر یا نبی
پشت پر تھی مہر ختمیت منور یا نبی
انگلیون سے نہرین جاری تھین برابر یا نبی
منہ مری چڑھتی نہین ہین لعل و گوہر یا نبی
منفعل اوس سے ہین مشک و عطر و عنبر یا نبی
ہے اسی دہن مین ہر اک دیدہ مرا تر یا نبی
دیکھون کب تک ہین ترا روضہ نور یا نبی
دستگیری کا اگر کرو حسن مضطر یا نبی

۱۷۹ — ۱۴

الفت خستہ جگر کی بخشدو سازی خطا
بہر زہرا و علی شبیر و شبر یا نبی

فراق احمد مرسل مین جان رہی نہ رہے — قسم خدا کی یہہ عمر رواں رہی نہ رہے
سنا ہی جاتے ہین یثرب کو زائران نبی — چلینگے گرد بنے کاروان رہی نہ رہے
یہی ہی شوق مدینہ مین زعم بلبل دل — چل اب وہان یہ بہار و خزان رہی نہ رہے
ہون گرم عشق حبیب خدا مین صبح و مسا — کرون جو آہ زمین آسمان رہی نہ رہے
نہین ہی ہجر پیمبر مین کچہ توانائی — حباب سی ہے فقط میری جان رہی نہ رہے
نہ کر تو جور غریبون پہ ای فلک بجید — عدم سی آئے مین مہمان یہان رہی نہ رہے

۱۸۵ — ۷

زبان کو بند نہ کر نعت پاک مین الفت
جہان مین تیرا کوئی قدردان رہی نہ رہے

کثرت جرم مین اے اشک بہانیوالے — خوف کیا شافع محشر ہین چھڑانیوالے
تشنہ لب راہ خدا مین ہوے پیاسا شہید — کیسے تھے احمد مرسل کے گھرانیوالے
پیاس بجھہ جائیگی لاریب علی و حسنین — ہین ہمین حشر مین کوثر کے پلانیوالے
سخت بیراہ ہون ای احمد مرسل رستے — آپ ہی ہین مجھے رستے پہ لگانیوالے
اپنے دامن سی لگائین مجھے مانند غبار — روضۂ احمد مختار کے جانیوالے
ہم گنہگارون پہ ہوجائیگا خالق کا کرم — کہ محمد ہین ہر اک طرح منانیوالے
یہہ ہین وہ صاحب اعجاز کہ عیسی کیطرح — اہنی انکے ہین مردون کو جلانیوالے
اے نسیم سحری گلشن یثرب کیطرف — ہم ترے ساتھہ ہوا ہوگئے ہین آنیوالے
ہین لب غیرت لعل شہ دین پیش خدا — حشر مین رنگ شفاعت کا جمانیوالے

دو جہان اونکے ہون محمود طفیل سرور | جو کہ مولود کے ہین پڑھنے پڑھانیوالے

(۱۸۱)

جائینگے سر کے مدینے کو ہم اے نشہت زار
جانے دو اونکو جو جنت ہین ہین جانیوالے

(۱۱)

ہین باقی نبی کے نشان کیسے کیسے | ہوے معجزے بھی عیان کیسے کیسے
کیا شق قمر تا قیامت ہے روشن | تھے کفار کے امتحان کیسے کیسے
جناب رسول خدا کے قدم کے | نشان سنگ پر ہین عیان کیسے کیسے
اشارہ پہ حضرت کے حاضر شجر تھے | ایمان لائے ہین بزبان کیسے کیسے
شرف پا چکے لاکے ایمان شہ پر | صحابا عالی نشان کیسے کیسے
ہوی بیعت عہد رسول خدا مین | عرب کے قوی پہلوان کیسے کیسے
ولادت کے دن خاتم الانبیا کے | گری اوندھی بت اللامان کیسے کیسے
خدا کی عنایت سے دین نبی مین | ہوی اولیا زمان کیسے کیسے

(۱۸۲)

نہ ہو نعت پوری قیامت تک نشہت
نبی کے ہوی مدح خوان کیسے کیسے

(۹)

تسکین سوے یثرب ہم چلتے چلتے | کرین ذکر شاہ امم چلتے چلتے
رہ عشق محبوب رب العلا مین | نکل جاے بہتر ہے دم چلتے چلتے
فراق رسول خدا مین زمین کو | کرین دیدۂ تر سے نم چلتے چلتے
ہین ہم وجہ ایجاد عالم کے بندے | کہینگے یہ سوے عدم چلتے چلتے
ولاے حبیب الٰہی مین مومن | لٹاتے ہین دام و درم چلتے چلتے
غلاف مبارک کے ہمراہ پڑھتے | درود معظم بہم چلتے چلتے

فلک سے ملک پڑھتے آتے ہین ہمراہ — درود لے ہر ہر قدم چلتے چلتے
لئے حورین جنت سے چادر گلو کی — یہان آتے ہین دمبدم چلتے چلتے
دکھا دی فلک روضۂ پاک سرور — کرین شکر حق دمبدم چلتے چلتے
ہون اک مشت خاک احبا بہانے لیجا — مجھے بھی خدا کی قسم چلتے چلتے
ہین اب اپنی آنکھون سے اور سر سے ہر دم — پہنچ جاؤن سوئے حرم چلتے چلتے
فلک بہر تعظیم محبوب باری — مدینے مین ہے پشت خم چلتے چلتے

۱۸۳ — محمدؐ کی الفت کے دل مین الٰہی
رہے یاد ہر ہر قدم چلتے چلتے — ۱۳

کرون مدح شاہ زمن بیٹھے بیٹھے — رہون محو حسن سخن بیٹھے بیٹھے
مدینے کو لیچل کہ ہندوستان مین — ہون تنگ آہ چرخ کہن بیٹھے بیٹھے
رخ پاک سرور پہ ہر لحظہ ہر دم — فدا ہے دل و جان و تن بیٹھے بیٹھے
کرون کیون نہ اس گنج عزلت مین ہر دم — ثنائے حسین و حسن بیٹھے بیٹھے
لئے جاؤن راہ تصور سے یارب — سوئے خاصۂ ذو المنن بیٹھے بیٹھے
صباح و مسا ہجر شاہ امم مین — اوٹھاتے ہین رنج و محن بیٹھے بیٹھے
خیال سراپائے ختم رسل مین — کرون سیر باغ عدن بیٹھے بیٹھے
جہان سے اوٹھا لیگئی سوئے جنت — ہمین الفت پنجتن بیٹھے بیٹھے

۱۸۴ — کرون وصف دندان خضر کا الفت
بھرون موتیون سے دہن بیٹھے بیٹھے — ۹

یا نبی روضہ پہ آئینگے ہم اوٹھتے بیٹھتے — درود دل رو رو سنائینگے ہم اوٹھتے بیٹھتے

اگر نہو حاصل طواف روضہ پاک حضور — را ہارن آنسو بہاتے جائینگے ہم اٹھتے بیٹھتے
الفلک اسطح کیون گمراہ کرتا ہے ہمین — ل مقصد پہ جائینگے ہم اٹھتے بیٹھتے
الفلاک خاک مدینہ تک پہونچ جانے تو دے — نہ کرین تجھکو لگائینگے ہم اٹھتے بیٹھتے
ہجر سرور مین کرینگے مہر و مہ کو منفعل — داغ دل اپنا دکھائینگے ہم اٹھتے بیٹھتے
خون روتے ہی رہینگے شاہ دین کے ہجر مین — زنگ یون اپنا جمائینگے ہم اٹھتے بیٹھتے
بیخودی مین سوے یثرب سر سے چلتے جائینگے — آب مین ہرگز نہ آئینگے ہم اٹھتے بیٹھتے
بے سر و پائی نے رکھا روضہ حضرت سے دور — اب قدم اپنا بڑہائینگے ہم اٹھتے بیٹھتے
ہوکے ہر دم صرف ذکر گرمی قہر حضور — دشمن دین کو جلائینگے ہم اٹھتے بیٹھتے
پانی کہتے ہے سوی مدینہ جائینگے — قسمت اپنی آزمائینگے ہم اٹھتے بیٹھتے

(۱۸۵)
عشق شمع روی شہ مین دلکو ای الفت مدام
مثل پروانہ جلائینگے ہم اٹھتے بیٹھتے
(۱۱)

ہم جائینگے یثرب کو یقین بیٹھتے اٹھتے — پہنچینگے در سرور دین بیٹھتے اٹھتے
گر ناتھہ نہ دین راہ مدینہ مین کبھی پاؤن — ہم سر سے چلے جائین قرین بیٹھتے اٹھتے
آفت زدہ ہند ہین یثرب مین پہونچکر — کچہ عرض کرین حال حزین بیٹھتے اٹھتے
ہو حکم تو آجاؤن وہان ای شہ والا — طے سر سے کرونمین یہ زمین بیٹھتے اٹھتے
رویا کین بھی حاصل نہین قرب شہا ہمین — کہہ کہہ کے رگڑتے ہین جبین بیٹھتے اٹھتے
واللہ یہی ماسن و ملجا ہے ہمارا — ہونگے در حضرت پہ مکین بیٹھتے اٹھتے

(۱۸۶)
ای بخت رسا فی کا تیرے شکر کریگا
الفت جو پہونچ جاے وہین بیٹھتے اٹھتے
(۷)

مثل بسمل جائینگے بیجد تڑپتے لوٹتے
اے مدینہ کیا کسیکی رہنمائی سے غرض
چٹکیاں لیتی ہے دلمین انکی تصویر نبی
باغ مین سرو و صنوبر ہین ہمیشہ راتدن
عرصۂ محشر مین فرمائینگے حضرت ولد ہی
خلد مین پہنچینگے مومن اور دوزخ کیطرف
آتش قہر خدا سے منکر ختم رسل
تیرے حلقہ مین پہونچ جائینگے اگر دودمان

پہنچینگے تا منزل مقصد تڑپتے لوٹتے
تجھ تلک آئینگے بجد وکد تڑپتے لوٹتے
کرتے ہین ہم وصف خال قد تڑپتے لوٹتے
سنکے مجھسے سرو شہ کا وصف قد تڑپتے لوٹتے
آئینگے جب سارے نیک و بد تڑپتے لوٹتے
جائینگے سب منکر و مرتد تڑپتے لوٹتے
جان دینگے مثل ام و دد تڑپتے لوٹتے
ایکدن ہم تا در احمد تڑپتے لوٹتے

(١٨٧)

مدعی اشعار الفت سنکے بزم نعت مین
رشک سے رہجائینگے بیجد تڑپتے لوٹتے

(٩)

جاتے یثرب کو تو یون رنگ جماتے جاتے
یا نبی گر ہمین یثرب کو بلاتے جاتے
کاش وہ جلوۂ رفتار دکھاتے جاتے
اور تو پاس نہین کچھ مگر اے جذبۂ دل
جان بیکل ہے کسی روز تو باندھے ہوے ہاتھ
چلنے پاے نہ کبھی راہ مدینہ سر سے
یا خدا ہے یہی آ ہو وہان مدفن میرا
عطر و عنبر کو وہ باقی تھی وہانکی خوشبو
چلتے آنکھون سے جو گلزار مدینہ کی راہ

ہر قدم خون دل آنکھون سے بہاتے جاتے
در پر نور کو آنکھون سے لگاتے جاتے
تیلیون کیطرح آنکھون مین سماتے جاتے
نقد جان راہ پیمبر مین لٹاتے جاتے
درد دل روبرو خضر کو سناتے جاتے
اپنے پلے کو ہم اے کاش بندھاتے جاتے
زائر شاہ ہین جس سمت سے آتے جاتے
شہ لولاک تھے جس راہ سے آتے جاتے
نظر شوق کو پہلو مین لبسلاتے جاتے

ناجتہ اجاتی اگر خاک کف پائے نبیؐ
وہ بھی دن ہوتے کہ زوار نبیؐ کے ہمراہ
ہر سرمہ نور ہم آنکھوں کا بناتے جاتے
بات بگڑی ہوئی قسمت کی بناتے جاتے

۱۸۸ — ۱۲

مدحت ختم رسل سنکے ملک کہتے الست
تیرے ہر شعر کو آنکھوں سے لگاتے جاتے

مجھے نعت جناب آسے نہ آسے
دم پرسش پکاروں یا محمدؐ
مدینے کو چلا جاؤں میں سر سے
بہاریں ہیں ہمیشہ گلشن نعت
بیان وصف انگشت نبیؐ میں
ترسے ہم چشمی کو ای عرق دنیا
اٹھالوں بار عشق ختم رسلؐ
مجھے کیا ڈر کہ حامی مصطفےٰ ہیں

اگر دونگا بے حساب آسے نہ آسے
مجھے طرز جواب آئے نہ آسے
کوئی گرہم رکاب آئے نہ آسے
حمل میں آفتاب آئے نہ آسے
بھلا مہ کو حجاب آئے نہ آسے
تبا چشم حباب آسے نہ آسے
دل نالاں کو تاب آسے نہ آسے
اگر روز حساب آسے نہ آسے

۱۸۹ — ۹

ہے شوق رویت پر نور الست
مرسے آنکھوں میں خواب آئے نہ آسے

اب تلک ختم رسلؐ نے نہ کیا یاد مجھے
سوئے گلزار مدینہ نہ گیا ہند سے ہائے
دور رہوں روضۂ اقدس سے رلاتی ہے غضب
جلوہ مہر رسالت نہ کبھی دکھلایا
سکے منی میں بھی ای چرخ نہ ہوؤں ہرگز

روضۂ پاک دکھا کر نہ کیا شاد مجھے
فلک پیر نے ناحق کیا برباد مجھے
راتدن گردش چرخ ستم ایجاد مجھے
تونے ظلمت میں رکھا طالع ناشاد مجھے
یاد آئیگی ہر اک دم تری بیداد مجھے

کہتا ہون دیکھہ کے مین ابرو چشم شہ دین
قبر مین نزع مین اور حشر کے ہنگامے مین
امتی تیرا ہون کیونکر نہ کرون شکر مدام
التجا کرتا ہے تشبیہ قد حضرت کی
حسب رکھا ہے قدم حب شہ والا نے

سورۂ نون ہی وہ اور یہ ہی صاد مجھے
چاہیے ای شہ مرسل تری امداد مجھے
اللہ اللہ یہ دولت ہی خدا داد مجھے
قسمین دیدیکے بہت باغ عین شمشاد مجھے
دل ویران نظر آنے لگا آباد مجھے

۱۹۵

انس ہے نعت محمد سے جو مجھہ کو الفت
سب سخن سنج بتانے لگے استاد مجھے

۱۱

کہین کیا چشم روی احمد مرسل کو کیا سمجھے
اسے سمجھے ریاض صنع حق کی نرگس شہلا
وجود سرور عالم کو سمجھے مصحف ناطق
ہم اسکو نور کا چشمہ تو اوسکو نور کا دریا
اسے جام کرامت اور اوسی میخانہ عظمت
اسے حجرہ حیا کا اور اوسے ایوان تجلی کا

اوسے نجم الہدا سمجھے اسے بدر الدجا سمجھے
اوسے گلزار قدرت کا گل فیض انتما سمجھے
اسے صاد اور اوسے والشمس کا سورہ بجا سمجھے
حیا مین وجہ سیرابی ہرہ شاہ و گدا سمجھے
سرور نشہ اخلاص مین صبح و مسا سمجھے
تعالی اللہ ہم کیا خوب سمجھے تجھکو کیا سمجھے

۱۹۱

اسے ہین عرب اور وجہ ایجاد جہان اسکو
مہ بے کعبہ ای الفت یہی ہم برملا سمجھے

۷

سنا و مومنو حضرت رسول اللہ کو کیا سمجھے
اوسی نور محمد سے ہوا سارا جہان روشن
اونہین کی [illegible] آدم ہو گئی دنیا
بنایا [illegible] اونکو باعث ہستی

ہم اپنا دین و ایمان سمجھے اور نور خدا سمجھے
اوسکی ہی اوج عرش و پستی تحت الثرا سمجھے
اونہین ہی جلوہ شمس و قمر صبح و مسا سمجھے
ہر اک ذرہ مین روشن [illegible] ضیا سمجھے

گلو ہین گلرخ ہین فاختہ قمری و طوطی ہین نگاہ یار ہین اور عاشق جانباز کے دل ہین		اوسی فصل بہار فیض کو جلوہ نما سمجھے کبھی جوش جنون اسکو کبھی ناز و ادا سمجھے
۱۹۲	تو مداح نبی ہے تجھہ پہ ہو فضل خدا الفت نہین ہے خوف کچہ مطلق زمانہ گر برا سمجھے	۷

مچی ارض و سما ہین وہ دھوم ہر جا ولادت ہے امام انبیا کی

بشاشت حور و غلمان سے ہے پیدا ولادت ہے امام انبیا کی

ہوا تب حکم رب العالمین کا رہین سب خوش سہر تکا دن آیا۔

کہ ہے زیب جہان محبوب یکتا ولادت ہے امام انبیا کی

جہنم کے رہین در بند سارے ہون سامان خلد ہین عشرت کی بہارے

سنوارین عرش و کرسی زیر و بالا ولادت ہے امام انبیا کی

یہہ غل تھا عالم بالا ہین او سدم جہانین آتے ہین سردار عالم

فلک پر تہا یہی شور مسیحا ولادت ہے امام انبیا کی

خضر اور حضرت الیاس ذیشان تہے آمد سے شہہ مرسل کے شادان

یہی صحرا و دریا ہین تھا چرچا ولادت ہے امام انبیا کی

ہوے جن و بشر سب شاد و خرم یہی کہتے ہے ہر لحظہ ہر دم

جہانین آگیا اب دن خوشی کا ولادت ہے امام انبیا کی

ضیاے دیدہ مہر منور بہار ضو فشان ماہ اختر

جہانین اب جہان آرا سراپا ولادت ہے امام انبیا کی

گلستان ہین صبا نے جب کیا غل سماے گل نہین جامہ ہین بالکل

چٹک کر سارے غنچوں نے سنایا ولادت ہے امام انبیا کی
گلِ شبو سے مژدہ سُن کے لالہ جدائی کا دکھایا داغ اپنا
ہر اک جانب تھا نرگس کا اشارا ولادت ہے امام انبیا کی
ہر اک مرغِ چمن و بستان سرا ہے نشاط انگیز قمری کی صدا ہے
زبان پر ہے یہ بلبل کے ترانا ولادت ہے امام انبیا کی
بیانِ حمل سردار دو عالم کہا یوں آمنہ نے ہو کے خرم
مرے گھر حوریں کرتی تھیں یہ چرچا ولادت ہے امام انبیا کی
کوئی بولی کہ مریم پارسا ہوں کوئی کہنے لگی میں آسیہ ہوں
یہی کہتی تھی جوش دل سے حوا ولادت ہے امام انبیا کی
جو اک کے پاس تھا طشت جواہر بر ارومال نزدیک اک کے نادر
خوشی کا تھا ہر اک کے لب پہ نغما ولادت ہے امام انبیا کی
مجھے اسوقت بیحد و نہایت تھی شدت پیاس کی ایسی تھی حالت
پلا کر جام شربت ایک شخص بولا ولادت ہے امام انبیا کی
سفید اک جانور اوسوقت آیا پر اپنا میرے سینے پر پھرایا
خوش الحانی سے بس ایسا سنایا ولادت ہے امام انبیا کی
اوٹھو ہو دست بستہ مومنو اب جہانیں آتے ہیں وہ خاصۂ رب
یہی کہتا ہوا جبریل آیا ولادت ہے امام انبیا کی
سلام اے خاصۂ نورِ الٰہی سلام اے حکمرانِ ماہ و ماہی
زمین اور آسمان پہ تھا یہ غوغا ولادت ہے امام انبیا کی

سلام اے عاشق و معشوقِ حق اور سلام اے خاتم جملہ پیمبر
ملک نے کہہ کے سر اپنا جھکایا ولادت ہے امام انبیا کی

سلام اے صاحب معراج و منبر سلام اے مالک تسنیم و کوثر
یہی تھا ورد ہر جن و بشر کا ولادت ہے امام انبیا کی

سلام اے شافع روز قیامت سلام اے ہادیٔ راہ ہدایت
یہی کہتے تھے سب ادنیٰ و اعلیٰ ولادت ہے امام انبیا کی

سلام اے قاتل کفار تم پر سلام اے دافع اشرار تم پر
یہہ کہتا کفر بس عالم سے بھاگا ولادت ہے امام انبیا کی

حبیب کبریا پیدا ہوے ہیں محمد مصطفیٰ پیدا ہوے ہیں
فرشتوں نے یہی مژدہ سنایا ولادت ہے امام انبیا کی

نشان روح الامین تھے تین لاے کیا کعبے پر اک کو نصب اونہوں نے
تھا دو کا مشرق و مغرب میں جلوا ولادت ہے امام انبیا کی

ہلا بس اسطرح ایوان کسریٰ محل کے کنگرے گرتے تھے ہر جا
تھے گھبراے ہوے کافر سراپا ولادت ہے امام انبیا کی

وہ تھا دن پیر کا تاریخ بارہ ربیع الاول کا ماہ پیارا
صدا سنگ و شجر سے تھی یہہ پیدا ولادت ہے امام انبیا کی

۱۹۴	ہے کیا طاقت لکھے اوس دن کی حالت یہ عاجز بیکس و ناچار و خستہ کھڑا ہے دست بستہ آج کہتا ولادت ہے امام انبیا کی	۲۹

اے شاہ انبیا کے ہو اک نظر ادھر بھی | اللہ کے دولارے ہو اک نظر ادھر بھی

سیاح لامکان تم مختار دو جہان تم — معراج جانے والے ہو اک نظر ادہر بھی
کس لطف سے پکارا تم کو تمہارے رب نے — اے کالی کملی والے ہو اک نظر ادہر بھی
اے باعث دو عالم اے مظہر الٰہی — مختار دو جہان کے ہو اک نظر ادہر بھی
گہبرا رہا ہون بیحد ہندوستان مین ہر دم — اے بادشاہ میرے ہو اک نظر ادہر بھی
نظرون سے گر گیا ہون مانند اشک ہی سے — دیکھو ادہر کرم سے ہو اک نظر ادہر بھی
سوگند رب کعبہ جوش کرم سے اک دن — قبلہ ہو تم ہمارے ہو اک نظر ادہر بھی
بیتاب و ناتوان ہون گردش سی چرخ دون کے — ای کبریا کے پیارے ہو اک نظر ادہر بھی

۱۹۴ — سوے مدینہ ہر دم اے سنت جہکاکے سر کو
چلا رہا ہے بارے ہو اک نظر ادہر بھی — ۹

کب نعت نبی مجہ سے سنائی نہین جاتی — کب بات مرے منہہ پہ یہہ لائی نہین جاتی
یا ختم رسل رنج مین امت ہے گرفتار — اس گردش گردون کی برائی نہین جاتی
رویا مین بھی کرتے نہین رویت سے سرافراز — مجہ زار کو صورت وہ دکھائی نہین جاتی
تصویر تری اے شہ دین صفحۂ دل سے — زنہار کسیطرح مٹائی نہین جاتی
ہم ہند مین اے سید والا ہین پریشان — ہیہات مصیبت یہہ سنائی نہین جاتی
کب تک رہین ہم درد جدائی مین گرفتار — آفت یہ عزیزون سے اوٹھائی نہین جاتی
بیدینی کا ہے جوش نہین خوف خدا کچہہ — ایمان کی کوئی بات بنائی نہین جاتی
جس دل مین محبت ہو رسولؐ دوسرا کی — اوس سینہ روشن سے صفائی نہین جاتی
یہہ رحمت حق کہتی ہے مداح نبیؐ سے — تجہہ سے تو مری آنکھ چرائی نہین جاتی

۱۹۵ — جان جسم مین جب تک ہی قسم حضرت حق کی — ۱۰

الست سے تری مدح سرائی ہنین جاتی

روتے ہین شاہ انبیا کیلئے — درد دل ہین ہے یہہ شفا کے لئے
ہجر شہ ہین ہی تن سے جان بیزار — دیر پہر کس لئے قضا کے لئے
پہر و مہ نے مدینے مین شب و روز — بوسے حضرت کے نقش پا کے لئے
مقصد دل سے آپ واقف ہین — شرم آتی ہے التجا کے لئے
آئی اتنک نہ روضہ شہ سے — صبح سے روتے ہین صبا کے لئے
درد ہجر نبیؐ مین اے عیسیٰ — ہنین مرتے ہین ہم دوا کے لئے
واسطہ خوب ہے محمدؐ کا — حق کی درگاہ مین دعا کے لئے
رہ عشق نبیؐ مین سیکڑون غم — سر پہ اپنے قدم بڑہا کے لئے

١٩٦

یا نبیؐ ایک دن تو الست کو
دیکھیے دیکھیے خدا کے لئے

٩

یا نبیؐ روضہ پہ اب بلوائیے — یا مجہے رویا مین منہ دکھلائیے
مبتلا کب سے ہون اے رشک مسیح — درد ہجران کی دوا فرمائیے
خاک پہنچا دے مدینہ تک مری — ای صبا یان سے اڑا لیجائیے
بندہ پرور دور مین کب تک رہون — پاس اب بہر خدا بلوائیے
یہہ بھی حضرتؐ لامکان سے کم ہنین — آئیے دلین ہمارے آئیے
ہجر مین سوزان ہون اے ابر کرم — ایک دو قطرے ادہر برسائیے
مہرو ہوگی گرمی بازار مصر — اپنی جنس حسن کو دکھلائیے
آپ ہی ہین یثرب و بطحی مین بس — دلین ہے دونو پہ قربان جائیے

عرش اعلیٰ پر گئے جب مصطفیٰؐ — غیب سے آئی صدا پاس آئیے
مین عجب حضرت مگر ہے عین رب — بھید یہ مشکل ہے کیونکر پائیے

۱۹۷ الست خستہ جگر ہے یا نبیؐ
اک نگاہ مرحمت فرمائیے ۱۱

منہ سے برقع یا نبیؐ سرکائیے — طور کی بجلی ذرا چمکائیے
عشق دندان رسول اللہ مین — آنکھ سے موتی سدا برسائیے
ہر قدم سوے مزار شاہ دین — سر سے ایدل سجدے کرتے جائیے
آنکھ کی ہے دید دیدار خدا — یا نبیؐ صورت ذرا دکھلائیے
حسن یوسف کوڑیوں کے مول لے — سوے بازار مدینہ لائیے
سخت بیکل ہوں خدا کیواسطے — یا محمدؐ میرے دل مین آئیے
مضطرب ہین اپنے مشت خاک کو — کیون مدینے تک بہلا پہنچائیے
جی مین آتا ہے کہ مانند غبار — دامن زوار پر جم جائیے
عازم یثرب ہوں مین ای خضر راہ — کچھ چلن اس راہ کے سکھلائیے

۱۹۸ چھوڑ جائے آپکو الست کہان
مین تصدق آپ ہی فرمائیے ۱۰

جی مین ہے جان نذر جانان کیجئے — روضۂ احمدؐ پہ قربان کیجئے
موتی برسائین نبیؐ کے ہجر مین — چشم تر کو رشک نیسان کیجئے
ہے ولاے شافع محشر ہی عرض — کچھ مرے بخشش کا سامان کیجئے
یا نبیؐ کلمہ پڑہا کر لطف سے — نفس کافر کو مسلمان کیجئے

ہون تپان فرقت مین ای رشک مسیح — درد کا کچھ میرے درمان کیجئے
آپکے درکا ہون سائل یا رسول — پُر دُرِ مقصد سے دامان کیجئے
آپکے وصف سراپا کے طفیل — میرے سینے کو گلستان کیجئے
جلکے اے دل محفل میلاد مین — نعت شاہنشاہ ذیشان کیجئے
عشق روئے مصطفےٰ سے باغ مین — چاک مثل گل گریبان کیجئے
وصف گیسوئے رسول اللہ مین — چلکے سنبل کو پریشان کیجئے

(۱۹۹) دیکھو الست آچکا ماہ ربیع — فکر بزم نعت شایان کیجئے (۱۱)

عشق لب مین شاہ کے آنسو بہاؤن تو سہی — تجھکو ای لعل بدخشان خون رلاؤن تو سہی
روکے ہجر شہ مین شرمندہ بناؤن تو سہی — اپنے چشم تر سے دریا کو جلاؤن تو سہی
مرسے چلکر روضۂ احمد پہ جاؤن تو سہی — اپنے رو رو کر لگی دل کی بجھاؤن تو سہی
بزم مولود نبی سے اس قدر انکار واہ — مین بگڑ کر تجھکو اے منکر بناؤن تو سہی
کہتی ہے مومن سے یہ ہر دم ولای مصطفےٰ — نور بنکر دیدہ و دل مین سماؤن تو سہی
الیفلک پہنچون مدینے مین تو کرلے ظلم وجور — تو جو کہتا ہے کہ مٹی مین ملاؤن تو سہی
جاکے کرتا ہون مدینے مین تری فریاد ظلم — ای فلک چل عرش مین وان تجھکو لاؤن تو سہی
ای ولای شاہ والا جسم مین جبتک ہے جان — اللہ اللہ تجھسے اپنا دل لگاؤن تو سہی
مجھکو بلواتے نہین کیون اپنے روضہ پر حضور — ایکدن ای میرے مولا یاد آؤن تو سہی
تا بکے سہتے رہینگے ہند مین ایذا کے واہ — تجھکو ای قسمت مدینے مین جگاؤن تو سہی

(۲۰۰) خاک بنکر عشق پیغمبر مین ہمراہ صبا (۱۱)

گلشن یثرب مین ای الست مین جاؤ تو بھی

جسکو نبی کے عشق کا یارب نہ ذوق ملا
عشق احد محبت احمد ہے واہ واہ
ہین ایک ہی تمام صحابی رسول کے
ایمان و تندرستی امان و صفا ول
آدم سے تا بہ حضرت عیسیٰ رسول پاک
جشن ولادت شہ مرسل مین واہ واہ
لیکر پیام حضرت حق پیش مصطفےٰ
جوش طرب سے سارے رسل آسمانون پر
ایجاد آسمان و زمین بے سبب نہین
حق لا شریک ہے تو نبی بے نظیر ہین
بندون مین یان شریک خدائی ہین دخل وان
دنیا نصیب اہل شقاوت ہے فکر کیا

زاہد اگر وہ ہون بھی تو ایمان کب ملے
رب ملنا کیا عجب ہی جب اسکو عرب ملے
پر چار یار انہین بہت منتخب ملے
دروازۂ نبی پہ ہمین سب کے سب ملے
عالی حسب ملے ہمین والا نسب ملے
کل مجھکو خضر ہمدم اہل طرب ملے
جبریل سر کئے ہوے خم با ادب ملے
حضرت سے آکے وصل الٰہی کی شب ملے
دیکھا تو اسکے خاتم مرسل سبب ملے
کہئے تو پھر شریک و نظیر انکا کب ملے
ہمکو محمد عربی بھی عجب ملے
حمالت الحطب سی اگر بولہب ملے

(۲۰۱) الست یہ بزم نعت رسول کریم ہے
جو چاہتا ہے مانگ زراہ ادب ملے (۱۳)

ای دشمن دین یان سی جا مین اور ہون تو اور ہی
ہون گرچہ محو معصیت جا دوریاس مغفرت
کہتا ہون مجنون ہے وہین تجھکو دشت نجد کی
فرہاد سی کہتا ہون ہان ہے تیری شیرین ہین کہان

مین ہون غلام مصطفےٰ ہین اور ہون تو اور ہی
بخشا مینگے شاہ ہدا ہین اور ہون تو اور ہی
صحرای طیبہ میری جا ہین اور ہون تو اور ہی
عشق محمد کا مزا ہین اور ہون تو اور ہی

قول مدینہ ہی یہی ای عرش پامال ہی
دونون مین ہم ہو نوین کیا مین اور ہون تو اور ہی

ہمکو نہین زنہار ڈر اوس شاہ کی دہلیز پہ
ہی خوف سے قول رجا مین اور ہون تو اور ہی

دونون مین باہم ایک زبان کے مدینے کا بیان
ہم کہہ سکینگے کیا بہلا مین اور ہون تو اور ہی

دم بھر رہا ہون نعت کا کہلتے ہین دل مجہ سے سدا
جا تو چمن مین ای صبا مین اور ہون تو اور ہی

ہی قول یثرب سے بجا یہ مصر کے بازار کا
ای سرزمین پر ضیا مین اور ہون تو اور ہی

دہلیز حضرت کے قرین دربان سے کہہ سکتے نہین
جبریل باصدق وصفا مین اور ہون تو اور ہی

٢٠٢
نعت نبی مین ہم زبان روح الامین کہتے ہین ہان
الست مین کیا ہو نون بہلا مین اور ہون تو اور ہی
١١

باتین تو ہین سب آپ مین فرا اور ہی کچہ ہے
یہ مدحت محبوب خدا اور ہی کچہ ہے

یوسف مین بھلا حسن محمد کی کہان بات
یہ حسن یہ طلعت یہ لقا اور ہی کچہ ہے

تو بہ مہ و خورشید کے طلعت کا بیان ذکر
یہ جلوہ شاہ دوسرا اور ہی کچہ ہے

کہلجاتے ہین اس ہی سے بجدا غنچہ دل سب
حضرت کے مدینے کی ہوا اور ہی کچہ ہے

ہو خالق کونین کو عاشق کیا اپنا
معشوق الہی کی ادا اور ہی کچہ ہے

دب جاتے ہین شمس و قمر و انجم گردون
ہر ذرہ یثرب کی ضیا اور ہی کچہ ہے

خاک در حضرت کو اگر دیکھ لین عیسیٰ
دم بند ہوا سین تو شفا اور ہی کچہ ہے

ہر ایک پہ ہی سیر شب اسری سے ثابت
یہ بابحث لولاک لما اور ہی کچہ ہے

کرتا ہون صفت ایک ہی احمد کی احد کا
واللہ مرا انداز ثنا اور ہی کچہ ہے

ہاتھ اوٹھتے ہی آپہنچے سر دست اجابت
اللہ سے محمد کی دعا اور ہی کچہ ہے

٢٠٣
سچ کہتا ہون باتین نہین الفت ہے کسی مین
١١

مداحون مین یہہ مدح سرا اور ہی کچہہ ہے

دم جو گہبراتا ہے پہلو سے صدا آتی ہے
ٹہرو ٹہرو کہ مدینے کی ہوا آتی ہے

لب پہ توصیف رسول دو سرا آتی ہے
بس یہی بات مجہے نام خدا آتی ہے

دیکہہ کر جلوۂ خورشید و قمر شام و سحر
یاد زلف و رخ محبوب خدا آتی ہے

محفل جشن ولادت مین گنہگارونکو
دہونڈہتی رحمت حق جل علا آتی ہے

یا نبی باب اجابت ہے بدولت تیرے
ہاتہہ خالی مری کب جاکے دعا آتی ہے

نعت حضرت مین فلک سے مری کانونمین صدا
مرحبا صل علیٰ صل علا آتی ہے

تری ہوتے ہوی کب ای سگ درگاہ نبی
دلمین میرے ہوس ظل ہما آتی ہے

ہوگیا احمد مرسل کا احد خود عاشق
میم کے اوٹ مین کیا طرز ادا آتی ہے

جاتی ہے دیکہے مجہے مہلت طوف در پاک
یا نبی جب مری بالین پہ قضا آتی ہے

جلوہ گر ہے جو خیال رخ پر نور نبی
ویسے ہوتی ہوی آنکہونمین ضیا آتی ہے

۲۰۴

کثرت جرم مین گہبراتا ہون جب اے الست
دور کر آگے محمد کی ولا آتی ہے

۱۱

ہم ہین شاہنشہ ابرار کی امت والے
فضل خالق سے ہوی دین کی دولت والے

غوث و اقطاب ہوے اور ہوی فرد و ولی
حضرت احمد مختار کی امت والے

ہم ہی اک دور طواف در حضرت سے رہے
پاس جاجا کے چلے آتے ہین قسمت والے

دیکہہ کر لوگ کہینگے یہہ ہین محشر مین
یہی بندی ہین شہنشاہ رسالت والے

فیض حضرت سے مسلمان ہوے لاکہون کافر
ہمدم نور ہوے وہ جو تہے ظلمت والے

آپ فاقہ رہے اور سیر کیا سائل کو
تہے عجب پنجتن پاک سخاوت والے

مالک کوثر و جنت کیا سبحان اللہ
یہی خلاق دو عالم کے بھتے قربت والے

تھی وہ قدرت کہ کرین دونو جہان زیر و زبر
صبر کرتے تھے مگر رن مین قناعت والے

۲۰۵

ہے ہمین انس رسول تو دو جہان سے الست
یعنے ہم ہین شہ لولاک کے الست والے

۹

مین کیا جانون کہ دل یثرب مین جا کر کب سنبھلتا ہے
تڑپتا ہے مرے پہلو مین اور ہر دم مچلتا ہے

فراق ختم رسل مین دل و جان تن سے بیدل ہین
نہ کچھ تسکین ہے جان کو نہ دل میرا بہلتا ہے

ہزارون مشکلین آسان ہو جاتی ہین اکرم مین
مرے منہ سے نبی کا نام نامی جب نکلتا ہے

لگائی آگ ہے سوز فراق شاہ نے ایسی
کہ شمع موم کی صورت دل محزون پگھلتا ہے

خمیدہ پشت ہون بار گنہ سے یارسول اللہ
خدا جانے کہ کب سے سر مرے یہ بوجھ ٹلتا ہے

بلندونکو ہے پستی اور پستونکو بلندی ہے
زمانہ رنگ حربا کیطرح کیا کیا بدلتا ہے

۲۰۶

خداوندا وہ دن ہے آئے شوق روضہ شہ مین
پکارا وہین کہ اس رستے مین اب تو سر سے چلتا ہے

۷

مستعد سر سے مدینے کو ہون چلنے کیلئے
یہی گلزار ہے بس دل کے بہلنے کیلئے

کیون تڑپتا ہے مرے سینے مین اے بلبل دل
آشیان روضہ شہ ہے ترے بلنے کیلئے

یارسول عربی پیش خدا روز جزا
آپ ہی ہین مرے نامے کو بدلنے کیلئے

حل ہر اک عقدہ لاحل ہو مرا شکر خدا
یا علی جب مین کہون مشکلین ٹلنے کیلئے

لڑکھڑاتے ہین بہت پاؤن سنبھلنا ہے محال
یا نبی اک نظر لطف سنبھلنے کیلئے

شمع روے شہ ابرار پہ دل شام و سحر
مثل پروانہ ہے سو جان سے جلنے کیلئے

سوزش ہجر پیمبر مین تپان ہون واللہ
موم کی طرح سے قالب ہے پگھلنے کیلئے

وہن مین دندان رسول دو سرا دنرات
گوہر اشک ہین ہر دم مرے ڈھلنے کیلئے
ہو میسر مرے لاشے کو غبار یثرب
عطر و کافور کی حاجت نہین ملنے کیلئے

٢٠٧

سر پہ پاؤنون کے خنجر کیطرح ای الست
تیز ہر وقت زبان ہے مری چلنے کیلئے

١٠

نیسان کو پانی پانی نہ رو کر بنائینگے
ہجر نبی مین اشک کے گوہر بنائینگے
ہان اے نسیم روضۂ شہ تیرے فیض سے
داغ جگر کو اپنے گل تر بنائینگے
وجہ ضیا ہے شام و سحر یاد نور حق
ہم دلکو رشک مہر منور بنائینگے
کیا مومنون کو تشنگی حشر کا ہے خوف
شیر خدا کو ساقی کوثر بنائینگے
یہہ جستجو ہے روضۂ اقدس پہ رکیلے سر
ہر ایک کام اپنا برابر بنائینگے
دونون جہانمین اسی شہ والا پہ مفتخر ہین
ملجا و ماوی آپکا ہی در بنائینگے
رویا مین گر نصیب رویت ہوا آپکی
رو رو کے چشم تر کو سمندر بنائینگے
یثرب تک اسکو کیا نہ اڑائے ہوا شوق
نامے کو اپنے مثل کبوتر بنائینگے
ہان ای مدینہ ہم خس و خاشاک کو ترے
کسطرح اپنے سر کا نہ افسر بنائینگے

٢٠٨

الست پہونچکے شہر مدینے مین راتدن
دلکو نثار روضۂ اطہر بنائینگے

١٠

جا کے یثرب کو در شاہ کے دربان ہونگے
روضۂ پاک پہ ہم جان سے قربان ہونگے
وصف گیسوئے نبی مجھہ سے جو سن پائے کبھی
بال سنبل کے گلستان مین پریشان ہونگے
کلمہ گویان نبی ہین خلش رنج سے دور
باغ جنت مین بر رنگ گل خندان ہونگے
حشر کے روز عنایات شہ والا سے
شامل فضل خدا سارے مسلمان ہونگے

سن جو لین نام محمدؐ کا تو پڑھ پڑھ کے درود ۔ سر جھکائے ہوئے سب صاحب ایمان ہونگے

دیکھ کر احمدؐ مختار کو سارے مرسل ۔ حشر کے روز دل و جان سے ثنا خوان ہونگے

زعم اسلام نہین خوب ہے بے حب نبیؐ ۔ جا اُٹھینگے روبرو حق کے تو پشیمان ہونگے

قیس کی بادیہ گردی نہ الٹ کر دیکھین ۔ روبرو اپنے جو یثرب کے بیابان ہونگے

سنکے وصف لب و دندان رسولؐ اکرم ۔ منفعل دُرِ عدن لعل بدخشان ہونگے

غل شب وصل یہہ تھا خلد سنوارے رضوان ۔ آج سلطان رسلؐ یہین خراماں ہونگے

طور کے جلوے نظر آئینگے ہر ایک قدم ۔ جب مدینے کو روان موسیٰ عمران ہونگے

حشر مین نعت شہنشاہ رسالت کے طفیل ۔ حق ہی ہم مغفرت جرم کے خواہان ہونگے

۲۰۹

سر جھکائے ہوئے کہتا ہے یہی الفت زار
خوف کیا حشر مین حامی شہ مردان ہونگے

۱۳

یہہ محمدؐ ہین سب آثار ہین کنکے انکے ۔ دو جہان مطلع انوار ہین کنکے انکے

حق سے کہدینگے دکھا کر شہ لولاک کو ہم ۔ کلمہ گویان گنہگار ہین کنکے انکے

پیش رب بولینگے حضرتؐ کو دکھا کر مرسل ۔ ہم ازل ہی سے گرفتار ہین کنکے انکے

قطرہ ہاے عرق روے نبیؐ گر گر کر ۔ کہتے ہین ثابت و سیار ہین کنکے انکے

غم امت مین سدا روتے ہین سلطان رسلؐ ۔ دیدۂ تر یہہ گہربار ہین کنکے انکے

غل مچائینگے دکھا کر یہہ نبیؐ کو مجرم ۔ حق سے بخشائینگے اقرار ہین کنکے انکے

بیگمان کوثر و تسنیم کے مالک ہین حضور ۔ خلد مین جلوۂ دیدار ہین کنکے انکے

مہر و مہ صبح و مسا روضۂ شہ پر ہو نثار ۔ کہہ رہے ہین کہ طلبگار ہین کنکے انکے

سارے مخلوق جھکا سر کو سوئے روضۂ پاک ۔ شور کرتے ہین نمکخوار ہین کنکے انکے

اہلبیت نبوی پر ہین فدا ہم دن رات | بس وسیلے ہین درکار ہین کنکے انکے

۲۱۰

انس ہر صاحب الست کو نبی سے ہو فقط
ہم غلام جگر افگار ہین کنکے انکے

۱۱

ہجر کا غم ای حضور دیکھئے کب تک رہے | بندہ مدینے سے دور دیکھئے کب تک رہے
دور یہہ آخر ہے آہ بند ہو ایمان کی راہ | جلوۂ بزم ظہور دیکھئے کب تک رہے
جلد ہو یارب عیان دور امام زمان | دین نبی مین فتور دیکھئے کب تک رہے
ہوگا نہ ناجی کبھی منکر دین نبی | خلق مین اسکا غرور دیکھئے کب تک رہے
مجھہ کو بلا لو کہین روضہ پہ یا شاہ دین | بندہ جدا ای حضور دیکھئے کب تک رہے
ہوش مین آ بیخبر ہیچ ہے سب مال و زر | سر مین ترے یہ سرور دیکھئے کب تک رہے
سخت گرفتار ہے مور و آزار ہے | دل ترا غفلت مین چور دیکھئے کب تک رہے
کہتے ہین سارے لبیب حشر کا دن قریب | چشم مہ خور مین نور دیکھئے کب تک رہے

۲۱۱

دل ہے تڑپتا مرا خلق مین الست سدا
جرم و گنہ کا وفور دیکھئے کب تک رہے

۹

کلمہ گو کر کے کہتے ہین شور و بکا یا حیات النبی یا حیات النبی
مشکلون مین پہسے ہین صباح و مسا یا حیات النبی یا حیات النبی
آپ سا دو جہان مین نہ پیدا ہوا ساری خلقت کے ہو ابتدا انتہا
ہے ازل سے ابد تک ظہور آپ کا یا حیات النبی یا حیات النبی
نور حضرت سے پیدا ہین شمس و قمر حور و غلمان ملک سارے جن و بشر
عرش و کرسی قلم لوح و ارض و سما یا حیات النبی یا حیات النبی

دور تم نے کیا ظلمتِ کفر کو شرک نے منہہ کو کالا کیا مو بمو
دینِ اسلام کا بول بالا ہوا یاحیات النبی یاحیات النبی

آپ پر حق سے نازل ہی قرآن ہوا معجزے آپکے سب ہین بے انتہا
آپ سا اور ہوگا کہان دوسرا یاحیات النبی یاحیات النبی

مارڈالا فلک نے جلاؤ ہمین شاہ لولاک زندہ بناؤ ہمین
دیکھئیے ہمکو اے فخرِ عیسی ذرا یاحیات النبی یاحیات النبی

منکرون کا ہے ہر جا بہت شور و شر ہند مین ہین مسلمان شوریدہ سر
کہہ رہے ہین یہ منہہ سوے یثرب پہرا یاحیات النبی یاحیات النبی

آفتِ جان و دل آخری دور ہے اہلِ اسلام کا طور بیطور ہے
بیکسون کی خبر لیجئیے ہین فدا یاحیات النبی یاحیات النبی

حاضر و ناظر حالِ عالم ہو تم ہر کرم سے بیشک مکرم ہو تم
سارے پنہان و پیدا مین جلوہ نما یاحیات النبی یاحیات النبی

تم جو پیدا نہ ہوتے نہ ہوتا جہان اور نہ ہوتا وجودِ زمین و زمان
سب تمہارے ہین صدقے مین جلوہ فزا یاحیات النبی یاحیات النبی

(۲۱۲) آپ غائب ہین حاضر بھی ہین آپ ہی آپ باطن ہین ظاہر بھی ہین آپ ہی
آپ ہی اہل السنت کے ہین مدعا یاحیات النبی یاحیات النبی (۱۱)

آتا ہے یاد روضۂ خیر البشر مجھے
کانٹے ہین باغ ہند کے گلہای تر مجھے

زلف و رخ حضور ہے شام و سحر مجھے
عارض حبیب حق کے ہین شمس و قمر مجھے

ہے جلوے امن احمد مرسل کا در مجھے
کونین مین یہی نظر آتا ہے گھر مجھے

یارب پھراؤ نہ کبھی در بدر مجھے — ہے دوجہان مین بس درِ خیر البشر مجھے

روضہ نبیؐ کا قبلۂ حاجات ہے یقین — اس در سوا جہان مین نہین اور در مجھے

مین اوڑ کے جاؤن گلشن یثرب کو ہی یہ وہان — یارب لگا دی شوق زیارت کے پر مجھے

اے خضر مجھکو چشمۂ حیوان سے کیا غرض — چاہ ذقن نبیؐ کا ہے پیش نظر مجھے

ہو کیا دوا مرے تپش دل کی اے مسیح — آرام جان ہی الفت خیر البشر مجھے

جی جاؤنگا مین نکہت زلفِ رسولؐ سے — ممنون کر تو آج نسیم سحر مجھے

روتا ہون مین کبھی کبھی بھرتا ہون آہ گرم — ہے دلپذیر عشق شہ بحر و بر مجھے

ہون محو عشق خاتم مرسلؐ مین اسقدر — ملتی نہین ہے آجکل اپنی خبر مجھے

آتے ہین یاد زلف و رخ شاہ دوسرا — دہن ہے یہی لگی ہوی شام و سحر مجھے

لپٹا رہون مین صورت سایہ صباح و شام — دین ہاتھ گر مدینے کے دیوار و در مجھے

ہے دور امتیاز بد و نیک یا نبیؐ — اک ہی دکھائی دیتے ہین نفع و ضرر مجھے

صبح وطن سے تنگ مری جان زار ہی — ہے دلنشین مدینے کی شام سفر مجھے

ہوتا ہون اوس اشارہ انگشت پر فدا — آتا ہے چاند چودہوین کا جب نظر مجھے

روز حساب گرمی عفو حضور مین — رکھیگا تر کبھی نہ یہ دامان تر مجھے

زندہ امید بوے ریاض نبیؐ سے ہون — دم روز دے رہی ہے نسیم سحر مجھے

جب سے سنا ہے نکہت زلف نبیؐ کا وصف — ہین ناپسند عنبر و مشک اگر مجھے

کچھ جانتا نہین ہون کہ کیا کر رہا ہے یہہ — ق — عشق شہ انام نے آٹھون پہر مجھے

فی الجملہ جوش بیخودی بحر مین ہون غرق — ہے فہم مبتدا نہ خیال خبر مجھے

گو پُر خطا ہون پہ نہین خوف و خطر مجھے

ادا ثنائے رسولؐ انام ہو جائے
اسی مین عمر دو روزہ تمام ہو جائے

مدام ذکرِ رسولؐ خدا رہے لب پر
ثنا طرازون مین میرا بھی نام ہو جائے

ہین کب تلک رہون روضے سے مصطفےٰ کے دور
مرا مدینۂ شہر مین مقام ہو جائے

کرین جو وصفِ سراپائے احمد مرسلؐ
کبھی نہ روزِ جزا تک تمام ہو جائے

رہون مدینہ پہ نور مین جیون کہ مرون
یہ مرگ و زیست کا بس انتظام ہو جائے

مچیگا شور کہ آیا وہ مدح گوئے نبیؐ
جو جاؤن خلد مین یہ دھوم تمام ہو جائے

ہٹین ذرا ملک و جن و حور آگے سے
مین جاؤن روضے مین میرا سلام ہو جائے

قبولِ طبعِ خواص و عوام شانِ خداؐ
مرا کلام ہر اک لا کلام ہو جائے

کبھی ثنائے رخ اور گاہ وصفِ زلفِ نبیؐ
الٰہی یون ہی مری صبح و شام ہو جائے

پکارون وقتِ مصیبت رسولِ اکرمؐ کو
بلائین دور رہون حاصل مرام ہو جائے

۲۱۴

یہی ہے اُلفتؔ نالان کی عرض اے آقا
ترے حضور مین حاضر غلام ہو جائے

۱۱

رات دن آہ سحر ہے نالۂ شبگیر بھی
دل تپان ہے ہجر شہ مین جان پر تشویر بھی

ہے تو مردود خدا اے منکر شانِ نبیؐ
کوئی عالم مین ہے ایسا صاحب توقیر بھی

دشمنانِ کور باطن کو سنان و تیر ہے
ہاتھ کی تحریر بھی منہ کی مری تقریر بھی

پاؤن کیا فیض طواف روضۂ ختم رسلؐ
ہاتھ دیتی ہی نہین ہے ہے مری تقدیر بھی

گرم کرتی ہی نہین ہنگامۂ قرب نبیؐ
میری آہ سرد مین یارب نہین تاثیر بھی

آپ ہے صبح ازل اور آپ ہے شام ابد
ہین محمدؐ زینتِ تقدیم بھی تاخیر بھی

ہین بجا پاسے محمد تاج فرق دو جہان — تجھکو ای بدکیش ہے کچھ ترم دامنگیر بھی
جانگزا ہے درد ہجر روضۂ ختم رسل — اے طبیبو میرے جینے کی کوئی تدبیر بھی

(۲۱۵)
کوئی ای الفت کہان مدراس مین مثل شریف
آپکی شہرت جہان آرا ہے عالمگیر بھی
(۹)

ٹیس ہجر تی مین نہ کہین بیٹھ گئی — جا کے یثرب مین مری جان حزین بیٹھ گئی
کیا بتاؤن تری تصویر لیب ای نور خدا — دل بیتاب مین جون نقش نگین بیٹھ گئی
بزم مولود جو روشن ہوی مجرم ہوی شاد — مغفرت آکے سر شام یہیں بیٹھ گئی
پھر نہ اٹھی در محبوب خدا سے صد شکر — سنگ در پر مری واللہ جبین بیٹھ گئی
وصف سیر شب معراج سے کیون غافل ہے — کیا طبیعت تری ای خاک نشین بیٹھ گئی
یا نبی رحمت باری ہمہ تن آ آکر — تھی جہان محفل مولود وہین بیٹھ گئی
جب گئی سوئے فلک روح ہراک قدسی کی — گرد بن بن کے سر دامن زین بیٹھ گئی
بڑھ سکا شان خدا احد اوب سے نہ قدم — سدرہ پر ہمت جبریل امین بیٹھ گئی

(۲۱۶)
نعت حضرت مین مگر عشرت دارین اگر
صاف ای الفت مداح حزین بیٹھ گئی
(۹)

چار طرف ہی جلوہ گر نور خدا تو کون ہے — آتا نہین کوئی نظر ترے سوا تو کون ہے
سوے مدینہ دمبدم انس و جن و ملک ہم — سجدہ مین مین جھکا سر قبلہ نما تو کون ہے
شان احد کریم تو زیر حجاب میم تو — دیکھ لین تجہکو آنکھ بھر پردہ اٹھا تو کون ہے
باعث خلقت خدا وجہ ظہور دوسرا — ذات تری نہین اگر او ربنا تو کون ہے
بحر ہے تجہ سی موج زا دشت ہی تجہسی پر فضا — کام رواے خشک و تر بول ذرا تو کون ہے

ہو جو نہ طیبہ کی ہوا غنچۂ دل کھلینگے کیا
آ کے کریگی کیا اثر باد صبا تو کون ہے

ہوش نہ تھا کلیم کو طور پہ غش سے تھے موبمو
جل گیا کوہ سربسر برق ضیا تو کون ہے

کسبِ ضیا مین ماہ ہی مہر بھی خانخواہ ہے
شام تجھی سے اور سحر جلوہ فزا تو کون ہے

(۲۱۷) تجھ پہ ہو جان نثار یہ صدقے ہے بار بار یہ
الفت زار کے مگر دلمین سدا تو کون ہے (۹)

کھہا نور و ضیا کی چار سو عالم مین چھائی ہے
نبیؐ کی آمد آمد ہے منور سب خدائی ہے

اگرچہ ہون سراپا جرم لیکن نعت خیر تین
سعادت سے ہے الفت مغفرت سے آشنائی ہے

لگاؤ دلکا کبھی ہو کر نہ ہرگز مسند جم کو
کہ مجھ کو یا نبیؐ شاہی سے ترے در کی گدائی ہے

مین خادم ہون مجھے خدمت ہی آتا پیمبرؐ کی
عجب طالع کی خوبی طرفہ قسمت کی رسائی ہے

مرے آقا ذرا یہ انقلاب دہر تو دیکھو
بھلائی مین برائی ہے برائی مین بھلائی ہے

لگا کر سینے سے دیوان نعتِ احمد مرسلؐ
خدا کے آگے کہدونگا یہی میری کمائی ہے

شگفتہ گل ہین خرم ہے چمن اور نغمہ گو بلبل
خوشی کی دہوم قمری نے ہر اک جا مچائی ہے

زبان حال سے گلشن مین کہتی ہے یہی سوسن
نبیؐ کی آمد آمد نے عجب شادی دکھائی ہے

جھکا کر سر درود پاک پڑھ لو مومنو ہر دم
نزول رحمت حق جوش فضل کبریائی ہے

شب معراج پہنچے ختم مرسلؐ خاص خلوت مین
بھلا یہ دولت قرب الٰہی کسنے پائی ہے

(۲۱۸) کہی فضل خدا سے خوب نعتیہ غزل **الفت**
عجب طرز بیان ہے طرفہ بندش کی صفائی ہے (۱۱)

یا محمدؐ جو مرے منہ سے نکلجاے ابھی
سر پہ ہو کوہ مصیبت بھی تو ٹل جاے ابھی

طلعتِ حضرتِ محبوب خدا کے آگے
آئین گر شمس و قمر رنگ بدل جاے ابھی

پیچل اے خوبی قسمت کے سوئے شہر یثرب
لڑکھڑاتے ہین قدم آفت جان بار گناہ
ملتجی ہون کہ ہوا ایوان قضا مین ارشاد
چشمکیان لے جو ذرا شوق مزار شہ دین
دیکھ لیگی غم شہ مین جو مری نازش دل
کیا ڈبو دیگی نہ گرداب مری سیل سرشک
عرش دبتا ہے براق نبوی کے آگے
نقش پائے نبوی اور تو ای چرخ فلک
ادہر ای ابر کرم اک نظر رحمت عام
رنج مین اور مصیبت مین ہر اک آفت مین

دل مضطر مرا روضہ پہ بہل جائے ابھی
یا نبی سر سے مرے بوجھ یہ ٹل جائے ابھی
کہ نوشتہ مری قسمت کا بدل جائے ابھی
دل بیدل مرا چلنے کو مچل جائے ابھی
صاف چربی تری ای شمع پگھل جائے ابھی
چشم تر فرقت شہ مین جو ابل جائے ابھی
سر اٹھائیگا تو پاپوش مین کچل جائے ابھی
دہوپ کی طرح یہ غم اترا ڈھل جائے ابھی
پہو لکر نخل تمنا مرا پہل جائے ابھی
ختم مرسل کا جو لے نام سنبہل جائے ابھی

(۲۱۹)

اس زمین مین ترے ہمراہ کبھی ای الست
کوئی آئے جو ذرا یاد دہل جائے ابھی

(۱۲)

سچ کہتا ہون محبوب خدا ہے تو یہی ہے
چھوڑونگا نہ واللہ کبھی روضہ سرور
ہرگز نہ اٹھا سر در دولت سے نبی کے
سیراب ہے گلزار جہان فیض نبی سے
اے طالب حق چھوڑ نہ تو پیروی دل
طے کرتے ہین آنکھون سے رہ یثرب و بطحی
چین آتا ہے ہر ایک کو روضے مین نبی کے

ہر تاج رسل شاہ ہدا ہے تو ہی ہے
فردوس سے بڑھکر کوئی جا ہے تو یہی ہے
بخشش کیلئے باب کھلا ہے تو یہی ہے
دریائے کرم ابر سخا ہے تو ہی ہے
پہلو مین ترے قبلہ نما ہے تو ہی ہے
طرز روش اہل صفا ہے تو یہی ہے
آرام گہ شاہ و گدا ہے تو یہی ہے

کھلتا ہے ہر ایک غنچۂ دل اونکی ہوا مین
ہشیار پھرا سنبہ نہ کبھی شرع نبیؐ سے
رونا طلب عفو مین اور سر کا جھکانا
لپٹی ہوی رہتی ہے یہان رحمت باری

اے ہمنفسو باد صبا ہے تو یہی ہے
ہے جرم یہی اور خطا ہے تو یہی ہے
اللہ کی منظور ادا ہے تو یہی ہے
جسم شہ مرسل مین قبا ہے تو یہی ہے

(۲۲۰) یا احمد مرسل نظر لطف ادھر بھی
الست کی شب روز صدا ہے تو یہی ہے (۱۳)

ہو دور یا نبیؐ جو کچھ عتاب باقی ہے
بھرے ہوا و ہوس سے ہین بحر کثرت مین
تپان ہون ہجر مین دمبدم ذرات
جیون مین یا کہ مرون دیکھہ لون ترا روضہ
پھر اور کچھ نہین دلمین سوائے یاد حضور
ہٹا دو میرے در دل سے دیو سرکش کو
نہ بہول دولت دنیا پہ حکم شرع رسولؐ
وفا زمانے مین ہرگز نہین رہی لیکن

مٹے گناہ مرا بحساب باقی ہے
وجود کہنے کو مثل حباب باقی ہے
یہہ ایک مجہ مین فقط آب و تاب باقی ہے
ہمیشہ دلمین یہی اضطراب باقی ہے
یہ اک اے شہ عالیجناب باقی ہے
کہ پاسبان یہی خانہ خراب باقی ہے
ہنوز روز حساب و کتاب باقی ہے
کرین ثواب تو بدلے عذاب باقی ہے

(۲۲۱) کھلا جہان مین بخشش کے واسطے الست
یہی رسولؐ کے روضے کا باب باقی ہے (۹)

دیکھون روضے کو اگر دور ہو آفت میری
دلکو بے دید نبیؐ برق کی صورت ہے تڑپ
کر سکونگا مین بھلا مدحت سلطان رسلؐ

یا نبیؐ دل کی نکل جائیگی حسرت میری
ہے بلا روز جدائی شب فرقت میری
تو بہ تو بہ یہہ زبان اور یہ صورت میری

مدح گوے شہ لولاک ہوئین اے رضوان — کیون نہ بڑھ جائینگی فردوس مین عظمت میری
قطرۂ اشک نکل پڑتے ہین موتی بن کر — عشق دندان نبی مین ہے یہ حالت میری
اللہ اللہ مین کبھی ہند سے یثرب پہنچون — سر سے ہو جائے کہین طے رہ غربت میری
رخنہ انداز بہت دین کے ہین ہند مین ہے — اہل ایمان مین باقی رہے عزت میری
خوف عصیان سے بچا لیجئے بس روز جزا — یا نبی بخشیں خدا کیجے شفاعت میری

(۲۲۲) نہین اس راہ مین کچھ خضر کی حاجت دل کو
روضۂ شاہ مین لیجائینگی الفت میری (۹)

یا نبی مجھ کو ستانے لگی فرقت تیری — کبھی ہو جاے ادہر چشم عنایت تیری
ہون گداے در سلطان رسل شکر خدا — کام کیا آئینگی دنیا مجھے دولت تیری
عرش سے کہتے ہین خدام در ختم رسل — اس زمین کا تو مقابل ہو یہ طاقت تیری
جس سحر راضی ہو تو اوس سے خدا بھی راضی — بندگی حق کی ہے اے شاہ اطاعت تیری
بد دعا تونے نہ دشمن کے بھی حق مین کی ہے — ہے عجب رحمت عالم یہہ مروت تیری
دیکھہ کر عالم بالا مین ملک حیران تھے — شب معراج وہ شان اور وہ شوکت تیری
یا نبی ذکر ترا ہے سبب راحت جان — دلنشین ہے مری دل مین محبت تیری
نہ نکلتا کوئی وادی ضلالت سے کبھی — دستگیری نہین کرتی جو ہدایت تیری

(۲۲۳) رات دن تیری محبت کا بھرا کرتا ہے دم
شہ لولاک ہے الفت کو یہ الفت تیری (۹)

رہون صرف نعت شہ امم یہی شوق گرچہ کمال ہے
نہ مری زبان کو یہہ بات ہے نہ یہ منہہ کو میرے مجال ہے

ہے مہ ولادت مصطفیٰ کہ وفور نور جمال ہے۔

یہہ ہر اک مژدہ رسان مگر سر چرخ پیر ہلال ہے

ہنین زیپا ابروے شاہ دین یہہ مگر نمایش خال ہے

کہ جھکاے طاق حرم مین سر شب و روز اپنا ہلال ہے

مین کہونگا کب رخ مہر کو ہے شبیہ دُرے شہ نیکو

نہ کچہہ اس مین طرز غرور ہے نہ کچہہ اسمین طرح زوال ہے

ہے بہار انجمن طرب شب و روز مست ہین سب کے سب

کہ ہر اک بشر یہہ سنا رہا کہ طبیعت اپنی بحال ہے

ہوے جب روانہ سوے فلک یہ پکارتے رہے سب ملک

کہ عجب یہ شب ہے طرب فزا کہ نبی کا حق سے وصال ہے

ہون گداے درگہ مصطفیٰ مجھے ہر کسی سے ہے کام کیا

نہ غرور شان شکوہ ہے نہ سرور مال و منال ہے

نہ جدا خدا سے ہین مصطفیٰ ارے بے ادب تجھے کیا ہوا

ارے غفلتی ارے غفلتی یہہ عجب ہی تیرا خیال ہے

۲۲۴	رہے دور روضے سے تا کجا یہ غلام الفت بینوا طلب اسکو کیجئے سرورا کہ رہین رنج و ملال ہے	۹

نبی کی قدرت رب مین ریتا ایسی ہوئی ہے	خدا عاشق ہو خود اسپر عنایت ایسی ہی ہے
ہوئے پیدا محمد گر پڑی اوندہے بتان الحق	ولادت اسکو کہتے ہین سیاست ایسی ہوتی ہے
کیا نور نبی سے حق نے زایل کفر کی ظلمت	سعادت اسکو کہتے ہین حمایت ایسی ہوتی ہے

شریف کعبہ اور تہی انبیا اجداد حضرت کے / شرافت اسکو کہتے ہین نجابت ایسی ہوتی ہے
کھڑے رہتے تھے حق کی بندگی مین راتدن سرورؐ / اطاعت اسکو کہتے ہین عبادت ایسی ہوتی ہے
نشان اک پشت پر لا ہوے ہین سرور عالم / نبوت اسکو کہتے ہین رسالت ایسی ہوتی ہے
صحابہ گرد حضرت کے تھے جیسے ماہ پر ہالہ / ہدایت اسکو کہتے ہین رفاقت ایسی ہوتی ہے
دعا مانگی نبیؐ نے آپکی بخشش کی نذر رب سے / اجابت اسکو کہتے ہین شفاعت ایسی ہوتی ہے
اویس الفت مین شہ کے پھر رہا تھا بنکے دیوانہ / محبت اسکو کہتے ہین ریاضت ایسی ہوتی ہے
علیؓ کے گھر مین فاقہ زر عطا اونون نے سائل کو / قناعت اسکو کہتے ہین سخاوت ایسی ہوتی ہے
عدو لاکھون ہین بس شمشیر سنا قتل ہوتے ہین / شجاعت اسکو کہتے ہین شہادت ایسی ہوتی ہے
جہا مین غوث مردونکو ولایت بخشین جورونکو / کرامت اسکو کہتے ہین ولایت ایسی ہوتی ہے
بلاغت اور فصاحت شعر مین مطلق نہین لیکن / لطافت اسکو کہتے ہین نزاکت ایسی ہوتی ہے

(۲۲۵)

یہ نعتیہ غزل النست بہت دلکو بہاتی ہے
نفاست اسکو کہتے ہین حلاوت ایسی ہوتی ہے

(۱۴)

توصیف مصطفےٰ کی ہر اک انجمن مین ہے / جن و بشر مین اور زمین و زمن مین ہے
والشمس رخ ہے آپکا واللیل زلف پاک / کب شہ کے لب کا رنگ عقیق یمن مین ہے
ہجر رسولؐ مین مری ہستی ہے نیستی / جامے مین اپنے مین ہون کہ مردہ کفن مین ہے
انگلی کے اک اشارے سے دو ہو گیا قمر / اعجاز کا اثر ابھی چرخ کہن مین ہے
جو قطرہ عرق ہے وہ ہے جانفزای خلق / آبحیات آپکی چاہ ذقن مین ہے
کس سے ادا ہو وصف سراپاے مصطفےٰ / ہمسر کوئی زمین پہ نہ چرخ کہن مین ہے
پٹکا جو باندھین صاف کمر سے نکل کے آئے / رب کی قسم یہ بات بھلا کسکے تن مین ہے

نرنگت عذار شاہ کی پہلوں میں ہی وری
نکہت کچھ اوس کی زلفوں کی مشک ختن میں ہی

شاید رخ نبی کی یہ توصیف کرتے ہیں
کیوں بلبلوں کی نغمہ سرائی چمن میں ہی

ممدوح ہیں خدا جسے احباب آفریں کے یہ
قاصر مری زبان صفت پنجتن میں ہی

٢٢٦ — النسبت طفیل نعت رسول کریم سے
معجز بیانی اب تری طرز سخن میں ہی — ١١

مداح پر اپنے اب یہ کم نظری کیوں ہے
آہو نہیں مری شاہا یوں بے اثری کیوں ہے

دولت کو لٹا دیتی اس جشن ولادت میں
ای بخت رسا اتنی بھی بیخبری کیوں ہے

ہی شوق بہت دلمیں جائیں در حضرت پہ
اس راہ مدینہ میں شوریدہ سری کیوں ہے

وہ طور جسے آئیں موسیٰ سے یہ ہم پوچھیں
ہر ذرہ طیبہ کی بھی جلوہ گری کیوں ہے

احمد کے کف پا کا قربان ہوئے موسیٰ
پوچھو ید بیضا سے یہ جلوہ گری کیوں ہے

عشق شہ والا میں کہتا ہوں یہ ای مولا
آنکھوں سے مری پنہاں احمد نگری کیوں ہے

بیمار رسول اللہ عیسیٰ سے ہو کب اچھا
پوچھو تو دوا اونکی یوں بے اثری کیوں ہے

معراج کی شب سرور پردے میں ہوئے واصل
پھر عشق و محبت کی یہ پردہ دری کیوں ہے

دل جسکا ہی مردہ اوسکو میں کروں زندہ
حضرت کی ثنا میں پھر جادو اثری کیوں ہے

یہ بھید ہی خالق کا ہر اک سے نہیں کھلتا
ہر سب میں وہی جلوہ پھر سب سے بری کیوں ہے

٢٢٧ — دربان پیمبر ہے محو غم سرور ہے
النسبت یہ بھلا ایسی پھر کم نظری کیوں ہے — ١١

جلوہ حق نظر آیا معراجی جاتا ہے
جو کچھ آنکھوں نے دیکھا یا معراجی جاتا ہے

قدم پاک نبی سے ہوا ہستی کا ظہور
آگے جسطرح رہا یا معراجی جاتا ہے

کہین یوسف کہین موسیٰ کہین عیسیٰ کے آواہ — روپ کیا کیا بدل آیا مراجی جانتا ہے
باعث نور محمد جو خلیل اللہ پر — نار کو باغ بنایا مراجی جانتا ہے
نوح پر ہو گئی الطاف کی جب ایک نظر — اونکی کشتی کو بچایا مراجی جانتا ہے
عاصیون کے لئے معراج کی شب بھی کیا کیا — ناز سے رب کو لبھایا مراجی جانتا ہے
لامکان جانیکے قربان ہین تیرے اک پلین — وصل رب تونے ہی پایا مراجی جانتا ہے

(۲۲۸) منظہر حق ہے محمد بخدا اے **الفت**
کل شئی کا ہے مایا مراجی جانتا ہے (۹)

عیان جلوہ محمد کا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہی — خدا کا کہیل ہی سارا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہی
محمد باعث کون و مکان اور مظہر رب ہین — انہین کا خلق ہین چرچا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہی
عیان ہین و بشر حور و ملک ہین نور احمد کا — کیا آنکہون نے نظارا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہی
گلو نمین گکر خونین بلبلو نمین عشق بازونین — کہین مستی کہین غوغا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہی
کہین لعل یمن ہین سے کہین نیلم ہین ضیا بخشے — لب و دندان کا ہی جلوا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہے
اشارہ پر چلے شمس و قمر سرور کی انگلی کے — ہر اک سنگ و شجر گویا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہے
نہین دیر و حرم مین کچہ فقط ہی نام کا چرچا — ادہر سجدہ ادہر پوجا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہے
بنایا نار کو جنت کلیم اللہ کو بیخود — یہہ پرتو روی انور کا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہے

(۲۲۹) یہہ دیوان نعتیہ **الفت** ترا مرغوب ہر دل ہی
ترے اشعار کا چرچا کہین کچہ ہی کہین کچہ ہے (۹)

قدرت رب مین رسول اللہ کا ہمسر کون ہے — خاص رب العلمین محبوب اور کون ہے
حضرت آدم سے عیسیٰ تک ہوا کہون نبی — لیکن ایسا صاحب تسنیم و کوثر کون ہے

صاحب معراج شاہ انبیا سردار حشر
والی دین مالک محراب و منبر کون ہے

خار طیبہ سے یہ ہے گلزار جنت کی صدا
ہین فدا تجہپر یہان تجہہ سا گل تر کون ہے

حامی پیغمبران دید علے عاصیان
مونس و غمخوار امت بندہ پرور کون ہے

رازدار معرفت اور مظہر ستر خدا
قلزم زخار وحدت کا شناور کون ہے

ڈہونڈہ لے اسا نہ پیا بالا مین تو اے پیر فلک
احمد مرسل سا رشک مہر انور کون ہے

عرش کہتا ہے یہ ہردم ای مدینے کی زمین
ہین ترے قصے مین سب بیکس برابر کون ہے

تھی شب معراج مین یہ حور و غلمان کی صدا
عرش ہی پابوس کو اللہ اکبر کون ہے

وعدہ طفلی وفا کرنیکو حق کی راہ مین
گھر لٹا دے سر کٹا دے جو وہ بیپر کون ہے

جز شہید کربلا اس بہوک مین اس پیاس مین
رکہدیا سر اپنا جسنے زیر خنجر کون ہے

انبیا کو بھی تو ہے شفاعت کی امید
یا نبی تجہہ سا شفیع روز محشر کون ہے

اے مرے آقا مرے مالک کوئی تیرے سوا
جو مٹا دے سب کے عصیان کا دفتر کون ہے

رشک خاقانی و عرفی و نظامی ہین شریف
وہ بہی کہتے ہین یا آپ کا ہمسر سخنور کون ہے

۲۳۰

یا نبی الطاف کی الستؔ پہ کیجے اک نظر
آپ ہی کا ہی وسیلہ اور یاور کون ہے

۱۵

سر سے سینگے سوئے شہر نبی چل چل کے
آتش ہجر سے دل سوختہ ہے جل جل کے

عشق دندان پیمبر مین جو گریان ہون مین
اشک ہو جاتے ہین موتی مرے ڈہل ڈہل کے

روضہ پاک نبی پر ہون تصدق دل سے
کرون حاصل شرف آنکہونکو وہان مل مل کے

آبیاری کی تہی سے برا ندن ای ابر کرم
رنگ نخل تمنا مرے سب پہل پہل کے

خاکسارونکو سزاوار ہے پوشاک نمد
ناتہہ ملتے نہیں کچہ فکر مین ہم مل مل کے

منھ سے نکلا جو مصیبت میں کبھی نام نبی | رنگیا بار الم سر سے مرے ٹل ٹل کے
گل رخسار نبی کی جو ثنا کرنے لگے | آنکھوں میں باغیوں کے رنگئے ہم سل سل کے
جائیں قربان ترے ای ماہ ربیع الاول | ہم ہیں مشتاق ترے صبح و مسا پل پل کے

٢٢١
قبر سے نکلینگے **الست** تن خاکی لیکر
کبھی ملجائینگے مٹی میں نہ ہم گل گل کے
٩

دلکو الفت ہی بہت روضۂ پیغمبر سے | جی تڑپتا ہے چلا جاؤں مدینہ سر سے
جانے دیتا ہی نہیں چرخ زبوں وا نصیب | غم یہی ہی کہ ہوں میں دور نبی کے در سے
جاتے آتے ہیں ہر اک سال تو زوار نبی | دیکھکر دیدہ ندیدہ ہمارا تر سے
یاد میں اس در دندان نبی کے ذرات | ابر نیسان کیطرح اشک ہی گوہر برسے
سنکے توصیف نبی نکلی درودوں کی صدا | لب ہر بلبل و طوطی زمرد پر سے
طور کے جلوے نظر آتے وہیں موسی کو | دیکھتے جو ہوے اعجاز مرے سرور سے
دیکھکر حضرت عیسی کو بھی رشک آجاتا | مردے زندہ کئے جو شاہ نے اک ٹھوکر سے
شب معراج فلک پر گئے آئے تھے نبی | گرمی زائل نہوی آپکے تھی **الست** سے
دین و ایمان ملے کعبہ کہ مدینہ جائیں | دیدار و نکو شرف ملتا ہی ہر اک گھر سے
التجا ہے یہ مری یا نبی بس روز جزا | شاد کر دین بخدا جام پلا کوثر سے

٢٣٢
در محبوب خدا اکا ہے گدا صبح و مسا
الست زار کو یارب تو بچا در در سے
١٠

یا نبی ہجر میں غم ہمکو تنہا کھانے کے لئے | بٹ گیا وہ بھی تو اب سارے زمانے کے لئے
خندۂ روی نبی حاصل ار دیا نہوا | سو گیا کیسا مقدر ہے رلانیکے لئے

روز میثاق سے دل شمع رسالت پہ ترے
مثل پروانہ بنایا ہے جلانیکے لئے

ہند سے گلشن طیبہ بنگیا وای غضب
بلبل دل میں تمنا رہی جانیکے لئے

مدحت شہ میں مرا شعر گیا پایہ ایسا
خلد سے حوریں چلی آئیں منانیکے لئے

میرے لاشے کو میسر ہو غبار یثرب
ملنے کا فور کی حاجت نہ سنگھانیکے لئے

ہم گنہگاروں کو کیا خوف بھلا روز جزا
بس ہیں شافع محشر ہیں بچانیکے لئے

یا محمد بخدا دونوں جہان میں کوئی
در دولت کے سوا اور نہیں جانیکے لئے

۲۳۳ | محفل جشن ولادت میں تو چل ای الفت / اک نئی پڑھ غزل نعت سنانیکے لئے | ۹

یا مصطفےٰ محمد میرے دہن سے نکلے
جب تک یہ جان یارب میرے بدن سے نکلے

اعجاز مصطفےٰ سے عیسیٰ نہوں خجل کیوں
کردیں جو اک اشارہ مردہ کفن سے نکلے

دونوں جہاں میں یارب مقصد یہی ہے دلکا
جو کام میرا نکلے بس پنجتن سے نکلے

سن لی کہیں چمن میں وصف شفیع محشر
شوق نبی میں بلبل بس خاربن سے نکلے

دامن میں لیچلے بس اسکو ہوای جنت
بوی گل رسالت جب پیرہن سے نکلے

مژگان شاہ دین سے گر ہو کبھی مقابل
ای آفتاب خوبی تیری کرن سے نکلے

کیا کوفیوں نے ہے ہے شبیر سے دغا کی
سید امیں کرکے تنہا کس مکر و فن سے نکلے

قید قفس سے گلچیں جب چھوٹیں عندلیبیں
گلشن میں جاکے بولیں رنج و محن سے نکلے

ہو جائے یارب میرا صدقے سے پنجتن کے
وقت اخیر یارب کلمہ دہن سے نکلے

محفل میں آج چلکر وہ نعت شہ سناؤں
آواز مرحبا کی ہر اک دہن سے نکلے

عمل ہوگا دوستو نہیں الست کہتے ہی نکلے

گلو میں نکلے جو جب شہ مختار پھرتی تھی — فراق سرور عالم میں بلبل زار پھرتی تھی
فراق گیسوی سرور میں سنبل پیچ کھاتا تھا — خیال چشم شہ میں نرگس بیمار پھرتی تھی
ترے جانیکے صدقے لامکان پر احمد مرسل — شب اسری میں رحمت گرد سو بار پھرتی تھی
جھکا دیتے ہیں کیسے کیسے سرکش پہلوان سر کو — جب اونکی گردنوں پر دین کی تلوار پھرتی تھی
نہیں کچھ قدر حسن یوسفی پیش جمال شہ — نظر کب مصر میں میری سوئے بازار پھرتی تھی
نظر کرتا تھا جسپر قیس اوسے لیلی سمجھتا تھا — نگاہوں میں جو اسکے صورت دلدار پھرتی تھی
دعائے شہ کی شاید خیر میں تھی جستجو اسکو — ہر اک سو دوڑتی کیوں رحمت غفار پھرتی تھی
تصدق شہ پہ ہونیکو گئی تھی روح جب میری — اوسے گرد قبر سید ابرار پھرتی تھی

۲۳۵

تڑپتے تھے تہ خنجر جو شاہ کربلا الست
تو رن میں فاطمہ با دیدۂ خونبار پھرتی تھی

۹

چلو بھی بزم ولادت میں ہے بلائے ہوئے — سنا ہیں نعت نبی میں حضور آئے ہوئے
زمین کوے نبی سے ہے سر نگئے آی چرخ — مثال نقش قدم میں قدم جمائے ہوئے
یہ کچھ ہے شوق طواف مزار حضرت کا — رواں ہیں شوق سے سر کو قدم بنائے ہوئے
کبھی جو گلشن طیبہ میں آئے جنت سے — نسیم لیکے چلی بو کو ساتھ اڑائے ہوئے
جو طلعت لب و دندان شاہ دیکھی ہے — پڑے ہیں لعل و گہر اپنا منہ چھپائے ہوئے
ہے یاد شمس و قمر کو اشارہ حضرت کا — جو روبرو کبھی آئے تو منہ چھپائے ہوئے
نہ دیکھوں میں ید بیضا تمہارا اے موسیٰ — ہیں نقش پائے نبی آنکھ میں سمائے ہوئے
بہار دیکھ چمن لالہ کا ہوا بے رنگ — نبی کے ہجر میں دل پر ہیں داغ کھائے ہوئے

(۲۳۶) حقیقت ابر کی الست کب انکی آنکھ میں ہے
فراق شاہ میں آنسو میں جو بہائے ہوے (۹)

ہم میں رسول پاک کا کلمہ پڑھے ہوے — اس رہ میں قدسیوں سے ہیں آگے بڑھے ہوے
ہمسے سنین ثنائے شہنشاہ مشرقین — جبریل کی زبان سے میں آگے بڑھے ہوے
پاتے تھے جبرئیل جو خود شہ سے تربیت — علم لدنی آپکا تھا بے پڑھے ہوے
ہوتا پھر انکا رتبہ دوبالا نہ کس طرح — حسنین کا نہ ہوں پر تو نبی کے چڑھے ہوے
جنکے لئے خود آپ خدا نے عطا کیا — گل بوئے دست قدرت حق سے گڑھے ہوے
انکے لئے بنائے خدا نے بہشت و حور — جو صدق دل سے شہ کا ہیں کلمہ پڑھے ہوے

(۲۳۷) الست سوئے مدینہ جو اللہ لے چلے
ہم قافلے میں سب سے ہوں آگے بڑھے ہوے (۷)

ای شاہ عرب اب میری طرف کر چشم مروت تھوڑی سی
جاتی ہے بچا لو بہر خدا باقی ہے جو عزت تھوڑی سی
سلطان رسل محبوب خدا تجھسا نہیں قدرت میں پیدا
ہم کس سے کہیں اب تیرے سوا ہو ہم کو حمایت تھوڑی سی
ہم ہجر میں ہیں دن رات تپاں جان تن میں نہیں ای جانجہاں
بلوا کے عطا ہو ہم کو امان اور جائے سکونت تھوڑی سی
تم بحر سخا اور کان کرم مہتاب عرب اور مہر عجم
ہیں در کے گدا اسکندر و جم ہے اونکی حقیقت تھوڑی سی
کچھ خاک شفا تحفہ آئے اگر ہو مرہم زخم قلب و جگر

اے رشک مسیحا کرکے نظر ہم پر ہو عنایت تہوڑی سی

گلشن کے گلون کی ہے یہ صدا بلبل بھی یہی ہے نغمہ سرا
اے دشت مدینہ تیرے فدا ہو ہم سے بھی قربت تہوڑ یسی

معراج کو جب سرور ہتے روان جبریل و رسل تہے ایک زبان
ارمان نکال اے شاہ زمان ہان یہ نہین دولت تہوڑ یسی

تہا سر کو جھکائے عرش برین صف باندہے ملک ہے اسکے قرین
تہا شوق یہی حاصل ہو ہمین پا بوسی حضرت تہوڑی سی

ہین خلد و مدینہ اک باہم کرتے ہین یہ ذکر شاہ امم
اقدام سے خوش ہین رکھتے ہین ہم ہرگز نہ تفاوت تہوڑ یسی

اے رحمت عالم در پہ ترے ہین صبح و مسا رحمت کے مزے
مجرم ہین اُٹھائے ہاتھ کھڑے برساؤ تو رحمت تہوڑی سی

دل کی یہ دعا اب ہے یارب درگاہ مین تیرے روز و شب
ہو خواب مین دید شاہ عرب تسکین کی ہو صورت تہوڑ یسی

۲۲۶	مجرم ہے بڑا بدکار بھی ہے سرکار کا خدمتگار بھی ہے شیدائے شہ ابرار بھی ہے الفت یہ ہو الفت تہوڑ یسی	۱۲

لاکہ نعت مصطفےٰ ہو لب پہ یقین تہوڑ یسی ہے
یا محمد آپکا مداح خود ہے ذو الجلال
اے مدینہ ہمسری کی تیری کسکو ہے مجال
اس حریم پاک کے ذرے ہین رشک مہر و مہ

تا قیامت ہو تو کیا پوری نہین تہوڑ یسی ہے
جلنے تو قیر نبی روح الامین تہوڑ یسی ہے
آگے تیری رفعت خلد برین تہوڑ یسی ہے
پیش روضہ زینت عرش برین تہوڑ یسی ہے

جانے دلکو لشکر کے دیکھکر بولے ملک — اسکے آگے وسعت چرخ و زمین تھوڑی سی ہے

پیش دندان ہی جاتی رہیگی ایک دن — آبرو تیری جو ای دُرِّ ثمین تھوڑی سی ہے

تیرے کوچے کی ہوس ہی خلد کی خواہش نہین — جا ملے مجھکو اگر خالی کہین تھوڑی سی ہے

عارض سرور مین ہی تابندگی حد سے فزون — ای فلک ہان تاب خورشید مبین تھوڑی سی ہے

گر خدا چاہے تو بنجائے ادھی جا میری قبر — نام کی میری مدینے مین زمین تھوڑی سی ہے

جلد بلوا لو مدینے مین مجھے اس ہند سے — زندگی اے رحمت للعالمین تھوڑی سی ہے

۲۳۹

ہاتھ اس مسکین کا اے آقا نہ چھوڑو حشر مین — بس یہ عرض الفت زار و حزین تھوڑی سی ہے

۱۱

نعت لکھنے کی خدا نے دی ہدایت اچھی — ملی شاہا ترے صدقے سے مجھے دولت اچھی

نعت کا کام ملا بن گئی قسمت اچھی — ہو گی گلزار جنان مین مری عزت اچھی

اس سے اچھا نہین جنت مین مکان رضوان — مجھے وہ شہر پیمبر کی سکونت اچھی

غنچے اچھے ہین گل اچھے ہین چمن اچھا ہے — وصف سرور مین ہی بلبل کی نزاکت اچھی

مال و زر بھی ہے ضرورت کیلئے گو اچھا — لیکن اس سے ہے کہین فقر کی دولت اچھی

اپنی الفت سے نبی کے ہوی منظور نظر — کی اویس قرنی نے بھی ریاضت اچھی

ہو وطن ہی مجھے دوری تو نہین ہی کچھ غم — ہے رسول عربی کی مجھے قربت اچھی

گئے معراج کو کس شان سے سلطان رسل — وان کا سامان تھا اچھا ہوی دعوت اچھی

سارے پیغمبرون سے رتبہ ہی بالا تیرا — دوسری امتون سے ہے تیری امت اچھی

حشر مین بخشش عصیان کی نہتی کچھ صورت — کام آئی ہین سرور کی شفاعت اچھی

۲۴۰ — الفت اہل جہان ہے سبب رنج و الم — ۱۱

السنت ادس سرور عالم کی ہی السنت اچھی

ورد و وظیفہ ہر گھڑی میرے نبی نبی نبی ذکر خفی ہی اور جلی میرے نبی نبی نبی

مظہر ذات پاک رب کی صفت عیان ہے سب تجھہ سا نہین ہوا کبھی میرے نبی نبی نبی

مصحف رخ پہ ہر ضیا ہو ہو کے مہر و مہ فدا کہتے ہین سر جھکا ہی میرے نبی نبی نبی

واہ لقای شاہ دین شیفتہ سب ہین مرسلین کہتے ہین رات دن سبھی میرے نبی نبی نبی

جن و بشر ملک ہین کیا حور و پری ہی ہین فدا شکل لطیف پر تری میرے نبی نبی نبی

کہتے ہین سارے جز و کل باغ مین عندلیب گل برگ و ثمر کلی کلی میرے نبی نبی نبی

موسیٰ و عیسیٰ و خضر آدم و نوح مفتخر کرتے تھے سب ثنا تری میرے نبی نبی نبی

(۲۴۱)

السنت ہر گناہ پر چاہیے لطف کی نظر
از پئے حرمت علی میرے نبی نبی نبی

(۸)

یا نبی اک نظر لطف و عنایت ہو جائے خاک یثرب ہو میسر تو فضیلت ہو جائے

خواہش دل ہی یہی مقصد و ارمان ہی یہی یا نبی تیری گلی مین میری تربت ہو جائے

مین نہ فردوس کا طالب نہ تو حورون سے غرض دشت طیبہ ہی مجھے غیرت جنت ہو جائے

خواب مین ہو کہین دید گل رخسار نبی حاصل اس بلبل دلکو کہین راحت ہو جائے

ای صبا مجھکو نہین گلشن جنت کی ہوس کاش گلزار مدینہ کی زیارت ہو جائے

وہ بھی دن لای خدا روضہ شہ پر جا کر جھاڑون پلکھون سے زمین اوسکی تو راحت ہو جائے

مستحق نار کا کیون ہوتا ہی اے منکر دین کلمہ پڑھ لے نبی کا تو شفاعت ہو جائے

جذبہ شوق نبی جاؤن جو یثرب کیطرف مجھکو حاصل شرف روضہ حضرت ہو جائے

زہے قسمت کہ ہو بین خادم اثار نبی یا خدا دونون جہانمین مری عزت ہو جائے

ہو نہین مداح نبی حکم نکیرین کو ہو
قبر مین چھیڑ نہ ہو یہ دور مصیبت ہو جاے

(۲۴۴)

ہے گنہگار مگر خوف جہنم کیا ہے
الفت خستہ کو جب آپکی الفت ہو جاے

(۱۱)

دل مین ہو جسکے محبت احمد مختار کی
کیون نہ ہو وے سیر ہو عا ہے حضرت غفار کی

کافران خیرہ سر کا دب گیا سب زور و شور
تیغ چمکی جب جہان مین دین کے سالار کی

بہتے ہین آنسو در دندان شہ کی یاد مین
کیا ہے وقعت انکے آگے گوہر شہوار کی

ہے بہت مرغوب دل دشت مدینہ کی ہوا
اب نہین بھاتی ہوا فردوس کے گلزار کی

آگ دوزخ کی جلاے اوسکو کیونکر حشر مین
جسپہ رحمت کی نظر ہو سید ابرار کی

سونگھنے والا ہون بوی گیسوی احمد کا مین
میرے دلکو کب ہوس ہے سنبل تاتار کی

جس جگہہ محفل ہو میلاد مبارک کی وہان
کہتے ہین آتی سواری ہے مرے سرکار کی

جشن مولود نبی جس گھر مین ہو ای مومنو
رحمت اوترے اوس مکان مین ایزد غفار کی

مدح خوانان نبی کی عاقبت محمود ہو
التجا صبح و مسا ہے خادم آتار کی

(۲۴۳)

نعت سلطان دو عالم کی بدولت ہر طرف
دہوم کیا کیا ہے مچی الفت ترے اشعار کی

(۱۰)

کہون کیا شان و شوکت مصطفے کی
ہے قدرت ہاتھہ مین قدرت خدا کی

یہ منہ یہ حوصلہ توصیف سرور
وہ نور رب ہین مین بندہ ہون خاکی

تپان ہجر پیمبر مین ہون ہر دم
فلک پر دہوم آہ نارسا کی

کرو سیراب دکہلا روے انور
ہے کب پروا مجھے آب بقا کی

مریض عشق محبوب خدا ہون
نہین حاجت مسیحا کی دوا کی

کرون کحل بصر اسکو سراسر / جو پاؤن خاک پای مصطفا کی
خدا کے پاس پہنچا دیگی اوسکو / محبت جسکو ہوگی مصطفا کی
دکھا یارب گلستان مدینہ / دعا ہے عندلیب خوش نوا کی
حبیب خاص رب العالمین تہے / کچھ ایسی شان تھی خیر الورا کی
نبی کا رتبہ تو اے منکر دین / نہ کج فہمی سے سمجھا یہ خطا کی
پیمبر جتنے بہیجے حق نے وہ سب / ثنا کرتے تہے شاہ انبیا کی
نہ نکلی دل سے خیبر والون کے / دنا ک بھائی تہی علی شیر خدا کی
کسی منکر کو ہوگا شبہ و شک / شہادت مین شہید کربلا کی
مثال برق گزرینگے یہان سے / چمکتی تیغ ہے سر پر قضا کی
خداوندا مرے دل مین رہے یاد / ہر اک لحظہ محمد مصطفا کی

۱۶	جو الست چاہتا ہے مقصد دل ثنا کرلے حبیب کبریا کی	۲۲۴

تیرے ہجر مین اے محبوب خدا میرا چین گیا مری نیند گئی
بیکل ہون تہین کل صبح و مسا مرا چین گیا مری نیند گئی
تیرے سر کو مبارک اے مجنون شب و روز رہے لیلی کا جنون
مرا دل جو نبی پہ ہوا ہے فدا مرا چین گیا مری نیند گئی
یہی کہتی تہین فاطمۃ الزہرا اور عائشہ کا بھی قول یہہ تھا
جو ہوا ہے وفات رسول خدا مرا چین گیا مری نیند گئی
یہی ہجر نبی مین بلال حزین گئے کہتے روضۂ شہ کے قرین

پروانہ ہوں شمع رسالت کا مرا چین گیا مری نیند گئی

ہے شوق مدینہ آنکھ پھرے چین ہے دل بے تاب جگر
کیونکر نہ کروں میں آہ و بکا مرا چین گیا مری نیند گئی

یوسف کے ہوئی الفت میں بسر کرتی جو جمال شہ پہ نظر
کہتی یہ زلیخا اے مولا مرا چین گیا مری نیند گئی

حنانہ جیسے کہتے تھے سبھی رو رو کے بیان کرتا تھا یہی
فرقت میں تری اے ماہ لقا مرا چین گیا مری نیند گئی

جتنے تھے فلک پر حور و ملک وہ دیکھ کے روئے شہ کی جھلک
معراج میں دی ہر اک نے صدا مرا چین گیا مری نیند گئی

ہاتھ آئے اگر آنکھوں میں رکھوں سرمہ سے چشم دل کا کروں
خاک کف پا کی دہن میں صدا مرا چین گیا مری نیند گئی

۲۶۵
الست کی ہے عرض ای شاہ ہدا فرقت ہی غضب جلوہ دکھا
ترے صدقے مرا آرام گیا مرا چین گیا مری نیند گئی
۱۰

دل میں شاہنشہ ابرار کی الفت آئی
میرے گھر ٹھیک اللہ کی رحمت آئی

زائر روضہ سلطان رسل جب آئے
دل کے تڑپانے کو کیا کیا مری حسرت آئی

صبح شام تلک شب سے سحر تک میں رہوں
حرف لعنت شہ والا جو طبیعت آئی

نام شیریں نبی کیا مرے لب پر آیا
کام جاں کے لیئے فرط حلاوت آئی

رخ و گیسوئے نبی پر ہیں فدا سنبل و گل
بھولی جنت جو نظر آپکی صورت آئی

حشر میں کثرت عصیاں سے جو ہم گھبرائے
دلکو ویسی ہوئی تسکین شفاعت آئی

شہ کے اعجاز سے سب سنگ و شجر بول اٹھے
بشر یا تو نہین بھی کیا نطق کی عادت آئی

دشمن شاہ ابوجہل تو شیدا ہون بلال
عشق تھا غیر کو اپنے مین عداوت آئی

٢٤٦

شہ دین کی ہوی جسدم کہ ولادت النسب
کفر باطل ہوا اسلام کی دولت آئی

٩

دیدار نبی کی مجھے دولت نہین ملتی
قربان مین جسپر ہون وہ صورت نہین ملتی

زوار در شاہ بنادے مجھے یارب
قسمت کی بدی کیسی ہے قربت نہین ملتی

جس دل مین ولای شہ مرسل نہین واللہ
کونین مین اوسکو کہین عزت نہین ملتی

کیا ڈھونڈھتی ہے گل کو لئے چونچ مین بلبل
گلشن مین جو محبوب کی تربت نہین ملتی

ونراست مسرو ہر سے روضہ پر آکر
جبتک نہ فدا ہون او ہین راحت نہین ملتی

زاہد سے یہہ کہدو کہ بجز عشق محمد
جنت نہین ملتی کبھی جنت نہین ملتی

دل ہند مین کیون کانٹون پہ لوٹا نکرے ہاے
گلزار مدینہ کی سکونت نہین ملتی

دیکھون نہ زمین روضۂ سرور کی مین جاکر
افسوس وہانکی مجھے خدمت نہین ملتی

٢٤٧

ہین نعمتین دنیا مین ہزارون مگر النسب
جز نعت نبی اور مین لذت نہین ملتی

٩

یہہ آثار محمد مصطفی ہے
یہ آثار رسول دوسرا ہے

ہوی کا نور جس سے ظلمت کفر
اوسیکا موئی پر نور و ضیا ہے

درود پاک پڑھئے دست بستہ
سراسر یہ ادب کرنے کی جا ہے

ملائک بھی کھڑے ہین باندھکر صف
عجب یہ انجمن عشرت فضا ہے

زیارت باوضو اسکی ہے لازم
کہ دربار رسول دوسرا ہے

زیارت سے ہوا اس کے دفع کلفت
یہہ موے پاک نور کبریا ہے

رہا وہ سال بھر امن و امان مین
یہ جشن جان فزا جسنے کیا ہے

ہے جس جا موے پاک سرور دین
وہان فضل خدا کا سامنا ہے

جہانین گرم ہے بزم ولادت
برستی رحمت حق جابجا ہے

وہ دیکھا رب کو جسنے مجھکو دیکھا
یہہ فرمان جناب مصطفا ہے

مشرف ہو سعادت کرین حاصل
یہہ جزو جسم ختم الانبیا ہے

جھکا سے سر ہوای مومنو سب
یہہ بزم نعت محبوب خدا ہے

۲۴۸

نگاہ رحمت آقا کی ہو جاے
کھڑا السنت غلام بینوا ہے

۱۳

اے نور پاک خالق اکبر سلام لے
اے شاہ دین و والی محشر سلام لے

سر کو جھکاے ہے ہین و ذرات امتی
اے پیشوا و حامی و رہبر سلام لے

دونون جہانین تیرے سوا کہ رسول حق
کوئی نہین ہے خاصہ داور سلام لے

مختار کارخانہ قدرت کا ہے تو ہی
اے راز دار خالق اکبر سلام لے

اے میہمان خالق اکبر شہ رسل
معراج جانے والے پیمبر سلام لے

دونون جہان ہین ترے منظر خدا گواہ
اے شاہ تو ہے مظہر داور سلام لے

تعظیم کو فلک کئے سر خم ہے شمس
اے شاہ ماہی و مہ انور سلام لے

قول ملائک و بنی آدم ہے صبح و شام
اے پنجتن کے ذات مطہر سلام لے

محشر مین تشنگی کی جو شدت ستائیگی
ہم بھی کہینگے ساقی کوثر سلام لے

بانی بزم جشن ولادت کو شاد رکھ
اے نور بخش مہر منور سلام لے

۲۴۹

مخلوق دست بستہ ہے الست ہوج گو
کہتا ہے باادب کہ حبیب سلام لے

۱۱

یہ غل تھا ختم عالم میں نبوت ہونیوالی ہے
نہ کیوں کافور ظلمت کفر کی ہو جائے عالم سے
مچاتے غل تھے سارے ساکنان عالم بالا
ہمارے پیدا محمد تو صدا کعبے سے یہ اوٹھی
نبی کو دیکھکر معراج میں سب انبیا بولے
کہا جبریل نے احمد سے جب شبیر کو دیکھا
جہنم میں نہ جاؤ گر کرے انکار شفاعت تم
نبی کی چشم رحمت کا اشارہ ہے وہ محشر

جہاں میں آج احمد کی ولادت ہونیوالی ہے
کہ روشن آفتاب دین کی طلعت ہونیوالی ہے
کہ اب ختم رسالت کی ولادت ہونیوالی ہے
یہاں تا حشر اب حق کی عبادت ہونیوالی ہے
انہیں ہی سب کی محشر میں شفاعت ہونیوالی ہے
کہ اک دن تشنہ لب انکی شہادت ہونیوالی ہے
سنو اے منکرو اک دن قیامت ہونیوالی ہے
نہ گھبراؤ گنہگارو شفاعت ہونیوالی ہے

۲۵۰

صبا آکر سناتی ہے چمن ہی گوش الست میں
تری باغ مدینہ میں اقامت ہونیوالی ہے

۹

عنایت تیری ہم پر اے شہ ابرار کیسی ہے
ولادت پاتے ہی لب سے صدا اے امتی نکلی
نبی نکلیں شفاعت کو تو وہ بھی دم میں آجائے
ہے کشت کفر کا سر لاتے میں ایمان سب مشرک
پس دیوار احمد مینہ کہتے ہیں انس و جن
مدینے کو نہیں کیوں سند ہی جاتا تو اے واعظ
چمن میں بلبلوں کا نغمہ ہے صل علی دیکھو

شفاعت کی خدا سے ہر گھڑی گفتار کیسی ہے
پھر اوسکی وقت آخر ہو نہ ہونے تکرار کیسی ہے
ادھر بھی رحمت حق حشر میں تیار کیسی ہے
چمکتی دین شاہ دین کی تلوار کیسی ہے
ہما ہے اسکا سایہ ہائے یہ دیوار کیسی ہے
تری دلمیں ولا احمد مختار کیسی ہے
ثنائے شاہ میں طوطی بھی خوش گفتار کیسی ہے

طلب کرتا ہون حق سے کوچۂ شہ مین ہی تو جگہ | مری فردوس کہ لینے مین ہی تکرار کیسی ہے

۲۵۱

اجالا قبر الست مین ہوا سب تیرگی بھاگی
تری طلعت بھی ای روی شہا برار کیسی ہے

۹

دکھا جمال نبی یا خدا شتاب مجھے | نہ دن کو چین ہی اکدم نہ شبکو خواب مجھے
بہاؤن جا کے مدینے مین اشک مثل سحاب | یہ زندگی نظر آتی ہے اب حباب مجھے
ہون ناتوان بہت مین دلکو اب تاب تو ہو | فراق ختم رسل مین نہین ہی تاب مجھے
ہوا ہون شمع رسالت پہ مثل پروانہ | فدا ہون چہرے جو دکھلا دین نقاب مجھے
گیا نہ ہند سے اب تک مین جانب طیبہ | برا ہو چرخ کا آخر کیا خراب مجھے
ہمیشہ ہجر پیمبر مین ہو نہین سوختہ جان | جلا کے چرخ نے اب کر دیا کباب مجھے
طفیل سرور دین سے ہون خادم آثار | ہزار شکر کہ ایسا ملا خطاب مجھے
گنہگار بنا یا شباب مین دل نے | ڈرا رہا ہے یہ پیری مین کر حساب مجھے

۲۵۲

یہی ہی عرض خموشی الست اے سرورم
کہ عرض کرنے نہین دیتا ہے حجاب مجھے

۹

کس شوق دل سے سمت رسول خدا چلے | ہم اپنے سر سے تا بہ در مصطفےٰ چلے
حاجت نہین ہی خضر کی راہ مدینہ مین | دل مین رسول پاک کی لیکر ولا چلے
ساتون فلک کے در شب معراج کھل گئے | جب شہسوار عرصۂ ارض و سما چلے
عرش برین کی تھی یہ دعا کر وگار سے | سر پر مری نبی ترا با کفش آ چلے
حد سے نہ بڑھ سکے شب معراج جبرئیل | جب آگے بڑھکے جب خدا تخت دنیٰ چلے
سب خلق پیچھے پیچھے چلی پیش کبریا | جب آگے آگے حشر مین خیر الوریٰ چلے

حکم خدا ہوا ہے یہ میدان حشر مین
جنت مین پہلے امت خیر الوریٰ چلے

بڑھ بڑھ کے آگئی ہین لینے کو مغفرت
ہندوستان سے طیبہ کو جب ہم زرا چلے

۲۵۳
السنت بھی زائرون کے خدایا ہو ساتھ ساتھ
جسدم سوی مدینہ کوئی قافلا چلے
۹

نبی کی نور کی معجز نمائی ہوتی جاتی ہے
جمال ایسا ہے صد قرآن اک خلقت آئی ہوتی جاتی ہے

زمین سے تا آسمان تک مہر و مین رات دن کیا کیا
درخشان نور سے جلوہ نمائی ہوتی جاتی ہے

شجر مین سنگ مین اور جانور مین نطق کی عادت
بلطف شاہ و فیض کبریائی ہوتی جاتی ہے

گل رخسار سرور کی ثنا مین عندلیبون کی
چمن مین واہ کیا نغمہ سرائی ہوتی جاتی ہے

عجب جن و ملک کی رات دن ای سید والا
تمہارے سنگ در پر جبہہ سائی ہوتی جاتی ہے

بجھے آتشکدہ بت گر گئے کعبے کے ای مولا
رلاونگی تری معجز نمائی ہوتی جاتی ہے

مرا دل دیکھکر خود ہے سکندر مثل آئینہ
ولائے شہ مین وہ پیدا صفائی ہوتی جاتی ہے

غش آیا طور پر موسیٰ کو جسکی اک تجلی سے
بیان اوس ماہ کی جلوہ نمائی ہوتی جاتی ہے

۲۵۴
الم مین درد مین نام نبی السنت جو لیتا ہون
تو عقدے کھلتے مین مشکلکشائی ہوتی جاتی ہے
۹

ہجر مین اب مجھے محو الم رہنے دے
اپنے در پہ مجھے اے ابر کرم رہنے دے

آرزو روئے نبی ہجر شہ دین مین نکلے
گریہ ہر دم جو مری چشم کو نم رہنے دے

نام پاک شہ لولاک ہو کندہ دل پر
اس نگینے مین اسی نقش کو جم رہنے دے

آئینہ دل ہے تو ای دیکھنے والے آمین
جلوہ چہرہ سلطان امم رہنے دے

یا رسول عربی روز قیامت للہ
مجھ گنہگار کو بھی زیر علم رہنے دے

بزم میلاد محمد مین ادب سے تو بیٹھ | آنکھین رکھ نیچی تو گردن کو بھی خم رہنے دے
الفت گلشن طیبہ کا بنا دے مسکن | دل مین ہرگز نہ غم باغ ارم رہنے دے

(۲۵۵) عاجز و مسکین و نادار و گدا ہے الفت
اسپہ یارب نظر شاہ امم رہنے دے (۸)

وصف شاہ انبیا ہونے لگے | عاشقون کا دل فدا ہونے لگے
گیسو و روے نبی پر باغ مین | سنبل و لالہ فدا ہونے لگے
مدحت خیر البشر ہونے لگی | لو دہن غنچون کے وا ہونے لگے
مہر و مہ جب چرخ پر روشن ہوے | روے سرور پر فدا ہونے لگے
یاد دندان مین جو مین گریان ہوا | اشک در بے بہا ہونے لگے
لے چلے طیبہ مین جب مصطفیٰ | حاصل اپنا مدعا ہونے لگے
ہجر مین رومال تر ہونے لگا | غم سے جب صرف بکا ہونے لگے
آگیا ماہ ربیع الاولین | نعت کا پھر مشغلا ہونے لگے

(۲۵۶) کس لئے اس الفت رنجور پر
اے مرے آقا خفا ہونے لگے (۹)

انبیا سے ہے ترا رتبہ دوبالا یا نبی | تونے پایا ہے رسالت کا قبالا یا نبی
انبیا کے دلمین تہا آدم سے عیسیٰ تک عیان | آپکے نور مقدس کا اوجالا یا نبی
لامکان مین کس پیمبر کی ہوی دعوت بھلا | انبیا سے ہی ترا رتبہ نرالا یا نبی
ہے یہی رنگین نوائی بلبلو کی باغ مین | منفعل ہے تیری رنگ رخ سے لالا یا نبی
جائیگا فضل خدا سے خلد مین محشر کے دن | سب کے آگے تیری امت کا رسالا یا نبی

تا لبِ خورشیدِ محشر سے جو مین ہون تشنہ لب
تم پلا دو ایک کوثر کا پیالہ یا نبیؐ

تاب فرقت کی نہین زوینا دکہلا جمال
حشر پہ اسکا نہ اب دید و حوالا یا نبیؐ

غرقِ عصیان ہون بچا لو تم شفیعِ حشر ہو
ورنہ ہو جاؤنگا دوزخ کا نوالا یا نبیؐ

(٢٥٧) (٩)

نفسِ سرکش در پئی ایذای الست ہر مدام
آستین مین ہے پلا بے ڈہب یہ کالا یا نبیؐ

دل مین جب سرورؐ کی الفت آگئی
دو جہان کی ہاتھہ دولت آگئی

باغِ طیبہ مین جو پہنچون سمجہون مین
آج میرے ہاتھہ جنت آگئی

لوٹ کر آئے جو زوّار نبیؐ
میرے دل مین کیسی حسرت آگئی

ہو گیا قربان دل صدقے جگر
جب نظر وہ پیاری صورت آگئی

اب کہان بہاتا ہے دل کو وصفِ غیر
نعتِ سرور پر طبیعت آگئی

نام سرورؐ کا لیا پایا مزا
کیا زبان پر میری لذت آگئی

قامتِ شہ کو جو دیکھا گڑ گیا
سرو کو گلشن مین غیرت آگئی

رہ گیا محروم دین شاہ جو
دو جہان مین اس کی شامت آگئی

رحمت اللعالمین کو دیکھ کر
خلق اک خواہان رحمت آگئی

یا محمدؐ جب زبان پر آگیا
ٹل گئی جو سر پہ آفت آگئی

(٢٥٨) (١١)

خادمِ آثارِ شہ الست ہون مین
میرے حصے مین یہ خدمت آگئی

دکہا دی کوی احمدؐ کے برابر ہم بہی دیکہینگے
خدا کا لاڈلا پیارا پیمبرؐ ہم بہی دیکہینگے

اشارہ دل پہ چلی ہون جسکے خورشید منہ تابان
دکہا دی حاکم ایسا چرخِ اخضر ہم بہی دیکہینگے

یہی کہتا ہے سنبل گلشن جنت میں خوشبو سے — مہکتا ہے جو گیسوئے معنبر ہم بھی دیکھینگے
لب و دندان سرور کا جو رنگ آب جو ہر دیکھیں — نہ کیوں شرمندہ ہون یاقوت و گوہر ہم بھی دیکھینگے
تری گرد اک ہجوم تشنہ کاما حشر میں ہوگا — تری شان اے قسیم حوض کوثر ہم بھی دیکھینگے
خوشی سے کہتے تھے معراج کی شب انبیا سارے — جو ہونگے جلوہ گر محبوب داور ہم بھی دیکھینگے
نہ گھبراؤ مسلمانو محمد روز محشر میں — شفیع المذنبین آئینگے نبکر ہم بھی دیکھینگے

(٢٥٩) وہی ہیں مظہر ذات خدا لاریب اے الفت
کوئی ہو کسطرح سرور کا ہمسر ہم بھی دیکھینگے (٨)

مسلمان جو جنت میں بستے رہینگے — تو دوزخ میں بیدین ترستے رہینگے
گھسا دی ہے قدر اونکے دندان لب نے — در و لعل کیونکر نہ سستے رہینگے
جو غم شاہ میں جو یہاں ہونگے گریان — وہ ایوان نعمت میں ہنستے رہینگے
مدینے کو جو جانے والے ہیں ہر دم — کمر اپنی ہمت سے کستے رہینگے
ترے ہجر میں آنکھیں روتی رہینگی — یہ بادل ہمیشہ برستے رہینگے
دم حشر دست غلامان شہ میں — گل باغ جنت کے دستے رہینگے

(٢٦٠) سناتے رہینگے ثنا شہ کی الفت
ہر اک لحظہ کھلتے یہ بستے رہینگے (٧)

اختر ہیں جسطرح مہ انور کے سامنے — یوں انبیا ہیں میرے پیمبر کے سامنے
جو لامکان کو جاکے پھرے آج روز حشر — جاتے وہی ہیں خالق اکبر کے سامنے
شمس و قمر کو یاد اشارہ ہے ای فلک — کیا منہ کرینگے وہ رخ انور کے سامنے
گلشن میں وصف قامت سرور سنی تو گل — شمشاد کو سنائیں صنوبر کے سامنے

سنبل چمن میں آج پریشان ہو گیا
کہا کہا کے پیچ زلف معنبر کے سامنے

معراج مین براق کے ہمراہ جبرئیل
تہے دوڑتے فرشتون لشکر کے سامنے

دیکھین تو کسطرح نہین ہوتا وہ منفعل
طوبی تو آسے قد پیمبر کے سامنے

بخشا کے ہمکو لیچلے جنت مین روز حشر
ادنا ہتی بات شافع محشر کے سامنے

کس منہ سے جائینگے قاتل حسین کے
روز جزا خدا او پیمبر کے سامنے

اوس دہوپ مین تڑپتے رہینگے وہ تشنہ لب
کیون جا سکینگے ساقی کوثر کے سامنے

۲۶۱ — یا شاہ پاے الفت محزون مراد دل
بستر وہ جب لگاے ترے در کے سامنے — ۱۱

یاد دندان نبی ہم کو بہت آنے لگے
صورت نیسان گہر آنکہون برسانے لگے

ہم زبان پر مدح فخر انبیا لانے لگے
بزم مین گردون سے رحمت کے ملک آنے لگے

فرقت احمد مین یہ جوش جنون ہونے لگا
دامن صحرا مین ہم اپنا پہیلانے لگے

بیخودی شوق مین جب روضۂ شہ پر گئے
ہم در و دیوار سے سر اپنا ٹکرانے لگے

ہم یہ چلانے لگے بحر رسول اللہ مین
چرخ کو جنبش زمین کو زلزلے آنے لگے

عرش پر شہ کی سواری جب ہوی رونق فزا
عظمت شہ سے ملک کو غش پہ غش آنے لگے

ہند سے اُکتا گیا ہے دل مرا ای کبریا
طیبہ و بطحا کے گلشن ایسے یاد آنے لگے

۲۶۹ — کیا کرین الفت نہین پہنچاتی قسمت طیبہ مین
آخر اس جا رہکے صبح و شام غم کہانے لگے — ۹

کیا اصل علے ذات رسول مدنی ہے
تمثیل خدائی مین یہ قدرت کی بنی ہے

شمشاد جنان قد کو ترے کہتے ہین حورین
ہے قمریون مین شور وہ سرو چمنی ہے

دل مومنوں کے فیض شہ دین سی ہین پر نور
ذروں مین عجب مہر کی تنویر کی چھبی ہے

قربان ہین کیا کیا گل فردوس ہر اکدم
ای شاہ کچھ ایسی تری نازک بدنی ہے

غنچوںکی زبان کہلتی ہی ہر لحظہ ثنا مین
ای رشک چمن وہ تری غنچہ دہنی ہے

تجہہ سا نہین عالم مین کوئی خاص ہمیشہ
ای شاہ تو محبوب خداوند غنی ہے

٢٦٤

دانتوں سی ہین بے آب گہر بحر جہان مین
الفت خجل اس لب سے ہی عقیق یمنی ہے

٧

زبان الفت مین ای خیر البشر کچھ اور کہتی ہی
دم نظارہ آنکہون مین نظر کچھ اور کہتی ہے

فلک پر دیکھہ لیتی ہی جو جلوہ ماہ تابان کا
تجلی رخ خیر البشر کچھ اور کہتی ہے

جو محشر مین ڈراتی ہی گنہگارونکو مایوسی
تو اوس سرور کی رحمت کی نظر کچھ اور کہتی ہے

کہین سا جاکہین مسجد مین شہ کی حقیقت ہی
ادہر کچھ اور کہتی ہی ادہر کچھ اور کہتی ہے

اگر مین جوش مین آون تو ڈوبے کشتی گردون
غم شہ مین ہماری چشم تر کچھ اور کہتی ہے

کوئی دم وصف زلف و روے سرور مین فرصت ہو
محبت مین مری شام و سحر کچھ اور کہتی ہے

بشارت دید کی دیتی ہی دلکو شاہ کی الفت
شجر سے آج امید ثمر کچھ اور کہتی ہے

مدینے سے خبر لائی جو تونے اوسکو مین سمجہا
بشاشت ہی تری ای نامہ بر کچھ اور کہتی ہے

٢٦٥

فدا ہو کر نکلتا ہے جو دل حضرت کے روضے پر
تو اے الفت محبت کی نظر کچھ اور کہتی ہی

١٥

بیان ہو کب بھلا رفعت علیؑ کی
ہے باہر عقل سے شوکت علیؑ کی

خدا کا ہاتھہ بازو ے پیمبر
جہان پر ہے عیان قدرت علیؑ کی

ہوا کوئی بشر ایسا نہ پیدا
عجب سیرت تھی اور صورت علیؑ کی

اٹھا ہے غل یہی ماہ رجب مین — سواری آتی ہے حضرت علیؓ کی
ہے تاریخ ولادت چودہوین واہ — فزون ہے بدر سے طلعت علیؓ کی
کیا اژدر کو گہوارے مین ٹکڑے — رہی طفلی سے یہ قوت علیؓ کی
چھڑایا شیر سے سلمان کو واللہ — کسی مین ہے کہان جرأت علیؓ کی
کبوتر سے اٹھایا باز نے ہاتھ — یہ تھی شان خدا ہیبت علیؓ کی
جگر تھا مرحب و عنتر کا ٹکڑے — نہین خالی کوئی ضربت علیؓ کی
غلام اقبال دربار علیؓ کا — کنیز ناتوان دولت علیؓ کی
خدا شاہد کہ ٹھہرے مثل ایمان — ہر اک دل مین اگر الفت علیؓ کی
ہوے لاکھون اشارون مین سرفراز — ہے خاص و عام پر رحمت علیؓ کی
ہے یہ بیشک عزیز ختم مرسلؐ — نبیؐ کرتے تھے خود عزت علیؓ کی
ولادت خانہ حضرت تھا کعبہ — بتاؤن اور کیا عظمت علیؓ کی

(٢٦٥) کسی کا بھی نہین امیدوار اب — فقط **الفت** کو ہے الفت علیؓ کی (١٥)

مرشدون کا پیر میرا پیر ہے — اوج پر کیسی مری تقدیر ہے
کیون مس قلب اب ہو جائے طلا — نام پاک محیؓ دین اکسیر ہے
دشمنون کو نام نامی غوثؓ کا — ہمدم تیغ و سنان و تیر ہے
دور کفر و شرک کی ظلمت ہوی — غوث اعظمؓ مہر پر تنویر ہے
جلوہ فرما دلمین آنکھون مین مرے — رات دن محبوبؓ کی تصویر ہے
ہے قم عیسیٰ کا ہمدم حرف حرف — اونکی باتون مین عجب تاثیر ہے

خط روے غوث اعظم کے نثار
کا کمل یہ ہیچ معشوق خدا
اللہ اللہ نام پاک محی دین
المدد اے دستگیر دوسرا

یہہ عجب قرآن کی تفسیر ہے
قدسیونکے واسطے زنجیر ہے
تیر ز طفلان ہے عصائے پیر ہے
بن نہین پڑتی کوئی تدبیر ہے

(۲۶۶) خوش ہوے انست کہ ہے مداح غوث | تیرے حصے خلد کی جاگیر ہے (۱۱)

مومنو محبوب رب غوث الورا آنیکو ہے
بحر عرفان و حقیقت کی بڑہیگی آبرو
آگیا ثانی ربیع آراستہ ہو باغ دہر
جان زہرا شبر و شبیر کی آنکہونکا نور
کیون نہو جائے جہان سے کفر کی ظلمت فرار
جسکے آنے سے رہے شاداب گلزار جہان

خلق مین آرام جان مصطفےٰ آنیکو ہے
گوہر غلطان و در بے بہا آنیکو ہے
اے صبا کہدے تو تاج اولیا آنیکو ہے
اور دلبند علی مشکل کشا آنیکو ہے
محی دین و نائب خیر الورا آنیکو ہے
آج وہ بحر کرم ابر سخا آنیکو ہے

(۲۶۷) کیجیے حل مقصد دل غوث اعظم دستگیر | شاہ کے دربار مین انست گدا آنیکو ہے (۷)

وصف غوث دو عالم ہو نہین پر واگیا ہے
پیارے اللہ کے اور پنجتن پاک کے وہ
حامی دین نبی غوث کو ہے حق نے کیا
جن و انسان ملک و حورین سب ایک بات
کیا ضیا بخش ہین دندان لب سرور دین
مہر و مہ صبح و مسا روضہ پہ ہوتے ہین نثار
چہین رہو جونکو فرشتے سے چہوڑایا تو نے
رشک فردوس ہے بغداد دین روضے کی زمین
ہوتے ہو عقدہ کشا کے مرے عقدے کہولو

وہ ہین حامی مجہے اندیشۂ فردا گیا ہے
نور عینین ہین اسباطین وہو کا گیا ہے
عاصیون کیلئے اب وحشت عقبیٰ گیا ہے
وصف مین آپکے ہر ایک ہی گویا گیا ہے
پیش حضرت گہر و لعل کی پروا گیا ہے
اے فلک دیکھ ذرا غوث کا رتبہ کیا ہے
دیکھ حیران ہے ملک آج تماشا کیا ہے
لیچل اے چرخ وہان دیر لگانا کیا ہے
نہین کہلتا ہے تامل کا یہہ ثمرا گیا ہے

مدحت غوث مین نہ بند کرنا دم بھر

(۲۶۸) ہے غلامی مین کھڑا سر کو جھکائے الست

محفل جشن سلطان دین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
یہہ خوشی ہے زمین سے فلک تک حور و غلمان جن و ملک تک
چرخ پر سب کے اکب ہین قربان مشتری اور زہرہ ہین رقصان
گل سے بلبل ہے مسرور ہر آن باغ مین سارے غنچے ہین خندان
دُر یکتا ہے بحر ولا کی ہر بات مین ہے کرامت
بارہوین تہی رسول خدا کی گیارہوین ہے یہ غوث الوریٰ کی
ہین وہ محبوب خلاق عالم ہین نبی کے چلن پر محکم
فاتحہ جس نے کی با عقیدت اوسکے گھر آیا تے ہین حضرت
ہو پڑہا ہین پڑہیں مدح سرور جو سنا ہین سنین کر الوز
رہین شاداں کہین اس مکان کے آل و اولاد آباد سب کے

(۲۶۹) کہین صل علے سب سے اسمر حبا مرحبا ہو بانیر

ہر اک دم مدحت سلطان جیلان ہوتی جاتی ہے
دل عالم کا مقصد مل رہا ہے فیض حضرت سے
جو اوس نور خدا کے در پہ اپنا سر رگڑتا ہون
فدا شمس و قمر جن و بشر ہر دم جو ہوتے ہین
ہوے گلشن کے گل شیدا اگل رخسار سرور پر
وہان گردون سے سننے کو ملایک آتے جاتے ہین

(۲۷۰) ہین بحد وصف شاہ اولیا کے گوای الست

غم شبیر مین مجرائی رو کر کیون نہ سر ٹپکے

دم کا لئے ذاکر دنیا مین بھروسا کیا ہے

دیکھئے کیون نہین اسکو سر آقا کیا ہے (۱۱)

بہجت افزا دل مومنین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
کیا سجا آج خلد برین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
سجدہ مین چرخ کی جبین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
رنگ پر ہر گل و یاسمین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
خلق مین شور یا محی دین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
کیا عطا شہ مرسلین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
اب یہ فرما روح الامین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
ہر ملک بہی وہان جاگزین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
کب کلفت مین اندوہگین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے
ایسی عشرت فضا جا نہین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے

کہتا الست جھکا سر قرین ہے آج محبوب کی گیارہوین ہے (۱۱)

ولائے محی الدین مین جان قربان ہوتی جاتی ہے
خدائی ساری انکے در سے شادان ہوتی جاتی ہے
تو پیشانی مری ہر دم درخشان ہوتی جاتی ہے
فزون بغداد کی اب شوکت و شان ہوتی جاتی ہے
چمن مین جھوم کر بلبل ثناخوان ہوتی جاتی ہے
جہان توصیف پاک غوث سبحانی ہوتی جاتی ہے

طبیعت اسقدر بہجت چیرا ہوتی جاتی ہے (۷)

بلا کے تیغ جس شہ کا چڑہا سر نیزے پر کٹکے

ہوئے باغی جو شہ سے اس چمن میں پہنہ پھل پایا
جو سرور لاش ہمشکل نبی پر گریہ کرتے تھے
کہا بانو نے جب دم تین دن کی تشنہ کامی ہو
گمان اعدا کو بھی خود ہو گیا خورشید محشر کا
کہا سجاد نے اسکی طپش سے جان مضطر ہے
تڑپ کر ذوالفقار حیدر کرار کہتی تھے
پھرے جو شہ سے وہ کب منزل مقصود کو پہنچے
(۲۷۱) رہے ہر ایک دم جو یاد مژگان حسین اشکست

جدا اس در سے ہوکر سارے بے دین دربدر بھٹکے
عدو بھی رو رہے تھے لاش سے منہ موڑ کر ہٹکے
نہ کیونکر آنکھوں میں بے شیر کا دم آنکر اٹکے
سنان پر چڑھ گیا جب شاہ دین کے تن سے سر کٹکے
ہے بہتر دل نکلجائے مرا سینہ اگر پھٹکے
ملون جسکے گلے اوسکا گرے سر پاؤن پر کٹکے
ہوئے گمراہ راہ دین سے سارے خیرہ سر بہکے
(۹) جگر میں دل میں خار رنج و غم شام و سحر کھٹکے

محبوب کبریا پہ درود و سلام ہے
زہرا کے لعل لخت دل شاہ لافتا
نور بصر حسین و حسن کے ہیں شک نہیں
ہیں قطب و غوث ذات مبارک سے فیضیاب
زندہ کیا ہے دین نبی محی دین نے
گمراہوں کو دکھاتے ہیں دین نبی کی راہ
قربان جس پہ مہر ہے اے چرخ ہر سحر
کان کرم ہیں شاہ ہدا محی دین ہیں
(۲۷۲) اشفق بھی ست بستہ ہو تر زبان سے آج

دلبند مصطفےٰ پہ درود و سلام ہے
اوس دین کے پیشوا پہ درود و سلام ہے
سلطان اولیا پہ درود و سلام ہے
اوس شاہ باسخا پہ درود و سلام ہے
اوس جان مصطفےٰ پہ درود و سلام ہے
پیر دونکے رہنما پہ درود و سلام ہے
اوس بیایہ سے بہ لقا پہ درود و سلام ہے
اوس معدن سخا پہ درود و سلام ہے
(۹) حامی بینوا پہ درود و سلام ہے

خمسہ

ہست قول ہر بشر محبوب حق حقا توئی
عرصہ گاہ لامکان را مرحلہ پیما توئی
صاحب گل گشت سبحان الذی اسری توئی
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

کب بشر سے ہون بیان اے نور رب تیری صفات
باعث ایجاد عالم یا نبی ہے تیری ذات
کوئی بھی اعجاز سے خالی نہین ہے تیری بات
نازنین حضرت حق صدر بدر کائینات

نور چشم انبیا چشم چراغ ما توئی

آکے یہ کہنے لگے روح الامین نزد جناب
ہے پیام رب اکبر محبوب آجا تو شتاب
کھول دیتا ہون مین تجھپر بخشش امت کا باب
در شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب

پا نہادہ برسر پر گنبذ خضرا توئی

یا نبی یہ شہر ہے سب مومنون کو ناپسند
تو بلا روضے پہ ہو جائینگے ہم سب شادمند
رحمت اقدس سے ہو رتبہ ہمارا چارچند
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز ند

عاجزان را رہنما و جملہ را ماوا توئی

ایسے ہین ملتجی اے خاص یزدان جزو کل
دو جہان مین آپکے لطف و عنایت کا ہے غل
وصف انست سے ہوگیا گلشن وحدت کے گل
شمس تبریزی چہ داند نعت اختم رسل

مجتبی و مصطفی و سید اعلی توئی

التجا پیش تو اے عالم پناہ آوردہ ام
چشم لطفے کن زبان عذر خواہ آوردہ ام
یا رسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام
ہم چو کاہے عاجزم کوہ گناہ آوردہ ام
ہین گنہ بیحد بچا لو یا محمد مصطفا
بہر شاہ کربلا مقبول ہو یہ التجا
غیر تو ملجا و ماوا نیست در ہر دو سرا
رحم کن یا سیدی حال تباہ آوردہ ام
ہون بہت حیران پریشان اک نظر ہو شاد مین
دو جہان مین آپکا مجھکو وسیلہ ہے یقین
دست بستہ عرض سازم رحمۃ اللعالمین
بیکسم خود را ز عصیان عذر خواہ آوردہ ام
امت عاصی ہے نالان اے رسول مشرقین
کلمہ گویون کے دلون کو ہے یہین کیونکر مومنین
یا نبی بہر علی و فاطمہ حسن و حسین
بخش ما را لطف کن بخت سیاہ آوردہ ام
تم ہو خاص رب اکرم یا شفیع المذنبین
تم ہو سرتاج دو عالم یا شفیع المذنبین

مغفرت امید دارم یا شفیع المذنبین
آپ پر قربان جائے امت اے فخر رسل
بارہا در خدمت خاصانت اے فخر رسل
منحصر ہے فیض حضرت پر طراز ہست نیست
چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست
کثرت عصیان سے بیکل ہے ہمیشہ میرا جی
گر کسے پرسد زمن شافع کرا آوردۂ

آیت لاتقنطو بر خود گواہ آوردہ ام
آپ کی ہے ذات ابر رحمت اے فخر رسل
رو بہ صدیق و عمر عثمان شاہ آوردہ ام
ہے بدون لطف حضرت مشکل اپنی طرز نیست
نیستی و عاجزی عذر گناہ آوردہ ام
غیر ہے ڈر سے عذاب حشر کے حالت مری
از خوشی گویم محمد بادشاہ آوردہ ام

بجھسے نوع بشر کو اے شہ عالم شرف
از جمال خود مشرف کن کہ تا یابم شرف

انس کا حاصل ہو الست کو تیرے ہر دم شرف
این کمال آرزو در بارگاہ آوردہ ام

مرا حامی حبیب حق یقین ہے
مجھے کچھ خوف عصیان کا نہین ہے
شہ لولاک ہے آنکھون کے نزدیک
مزار پاک ہے آنکھون کے نزدیک
ہین خم گردیان بھی اسکے آگے
زمین ہے آسمان بھی اسکے آگے
ہون ویسے خادم خدام حضرت
ہوا ہے نقش جب سے نام حضرت
نہین میرے دل مضطر مین کچھ خوف
گناہون سے نہین محشر مین کچھ خوف

جو وجہ خلقت دنیا و دین ہے
کہ حضرت سا شفیع المذنبین ہے
تو سرمہ خاک ہے آنکھون کے نزدیک
عجب یہ چشم بینا و دوربین ہے
خجل باغ جنان بھی اسکے آگے
عجب برتر مدینے کی زمین ہے
فدائے عارض گلفام حضرت
مرا دل بھی سلیمان کا نگین ہے
نہ باہر ڈر نہ اپنے گھر مین کچھ خوف
کہ حامی رحمۃ اللعالمین ہے

طوالت کا یہان دخل و عمل کیا
بڑی کہنے امیر اسمین غزل کیا

سخن ہے بس یہہ نسبت بر محل کیا
ذرا سی بحر چھوٹی سی زمین ہے

قطعہ

بیٹھے براق پر گئے ہمراہ جبرئیل
وصل رسول حق ہوے رب رحیم سے
سب بات ٹھیک بخشش امت کی ہوگئی
جب یہ کریم جاکے ملے اوس کریم سے

رباعیات

(۱)
ہر ذرے مین ہے شان خدا لوزا انکا
بے پردہ تماشا تھا سر طور انکا
ہر رنگ مین ہے شان وصفت مین الست
اللہ کو جلوا ہوا منظور انکا

(۲)
اس بزم مین جبریل امین آتے ہین
اور سارے ملک چرخ نشین آتے ہین
ہر دم ہے یہان نزول رحمت الست
لکھا ہے کہ خود سرور دین آتے ہین

(۳)
ہے امتی ختم رسالت الست
مداح حبیب رب عزت الست
جنت کے پکارینگے فرشتے دم حشر
تشریف ادہر لائیے الست الست

(۵)
ہین صدق مین ہمثل جناب صدیق
پایا نہ کسیکو ہمرکاب صدیق
اسکے مین یہہ شان انبیاکے الست
باب کرم عطا ہین باب صدیق

(۶)
دریائے عطا ہین عمر ابن الخطاب
اور کان سخا ہین عمر ابن الخطاب
داماد علی ہین اور خلیفے الست
کیا بولون کہ کیا ہین عمر ابن الخطاب

(۷)
یار شہ انس و جان جناب عثمان
تاج سر دو جہان جناب عثمان
الست لقب انکا ہے یہ ذوالنورین
عالم مین ہین ضوفشان جناب عثمان

(۸)
دانائے خفی اور جلی کو دیکھو
اللہ کے ہم نام ولی کو دیکھو
منظور جو ہو سیر خدائی الست
خویش شہ انبیا علی کو دیکھو

ہان بزم ثنائے غوث اعظم ہے یہ
ذکر ملفوظ قطب عالم ہے یہ
ہے زیر قدم گردن اقطاب الست
ہر ایک کرم سے مکرم ہے یہ

(۹) قطعات تواریخ

(۷) [illegible]

تقریظ و تاریخ از جناب مولانا مولوی حافظ سید ابو فتح احمی صاحب قادری الملقب شمس حق مدراسی

حمد حق با ہمہ ثنا گویم
احمی بر سروش غیب اکنون

برایادیش شکرہا گویم
گفت تاریخ او چہا گویم

گر بہ پرسی مصنف او کیست
سال طبعش ضیاء انستہا

الف دنون و سین وتا گویم
سال او ۔ انست وضیا گویم
۱۲ ۲ ۸

جادو ۔ جناب منشی مرزا یوسف بیگ صاحب مدرس مدرسہ لیس بی جی اکو

آفرین صد آفرین ہے مرحبا صد مرحبا
چست بندش کے علاوہ ہین مضامین مین ادا
طور کے تہر پہ شاید طبع ہے یہ دیوان ہوا
وصف مین اسکے ملایک ہین تو تمام ہو گئے
اسکو کیا ہے خوف عصیان جو عقبیٰ کا کیا
کہدیا ہاتف نے جادو اسکی تو تاریخ لکہہ

نعتیہ دیوان انست نے بہت اچہا لکہا
جس نے دیکہا آفرین کر کہہ اٹہا صل علیٰ
اسکے ہر ہر حرف مین کیسی تجلی ہے ضیا
بند اس نے ناطقہ کر ہی دیا تعریف کا
وصف گو مدحت سرا ہے یہ رسول اللہ کا
لطف رب العلمین نعت حبیب کبریا
۱۲ ۲ ۸

وله

یہہ بہت اچہا کلام دلنشین نعتیہ ہے
یہہ محب انست کا دیوان دوم نعتیہ ہے

جسنے اس دیوان کو دیکہا یہی دل سے کہا
کہدو لے مسرور سال ہجری تصنیف مولا

مسرور جناب محمد برہان الحق شریف صاحب ابن جناب مسرور

چو این دیوان رقم بنمود انست
سن تصنیفش ای مسرور گفتم

بہ نعت حضرت شاہ رسا گشت
گہ دیوان سعادت یار انست
۱۲ ۲ ۸

محبت ۔ بندہ ازلی عطار محمد رضا علی بادشاہ خادم آثار شریف
نبوی ابن مصنف دیوان ھذا

ز تصنیف جناب قبلہ گاہی
شد اکنون این کلام نعت مطبوع
محبت گفت سالش بے سر جہد

دوم دیوان است روشن مثل خورشید
بہ ہر تعیلے ز دیدش عیش جاوید
بہارستان جنت لایق دید

سعد ۔ جناب محمد سعد الدین صاحب مدراسی

چو شد طبع نعتیہ دیوان انست
من اسعد گفتم چنین سال طبعش

ز الطاف خلاق با فضل و احسان
ثنائے محمد بود راحت جان
۱ ۲ ۸ ۲

شادان ۔ جناب محمد عبد القدوس صاحب جاگیردار تمری تلمیذ جناب شیر مدراسی

شکر اللہ حضرت انست نے کیا
لکہدیا شادان صریر کلک سے

نعت مین لکہا ہے دیوان بے بدل
سال اسکا ۔ گلشن فیض ازل
۲ ۸

مروت جناب محمد عبد الحق صاحب ابن جناب منشی حاجی غلام احمد صاحب مدراسی

چہپا ابہی دوسرا دیوان انست
سر اعدا قلم کرکے لکہا سال

کہ نعت و منقبت کا ہے جو دفتر
ہے اک گلدستۂ نعت پیمبر
۱ ۲ ۲ ۸

صوفی جناب مولانا مولوی سید شاہ فخر الدین صاحب قادری ممیصی خادم آثار شریف نبوی ۔ نیلگر

اشعار وصف ختم رسل سید امم
تاریخ گفت صوفی چو دیوان طبع شد

از فکر طبع انست والا گہر بزاد
سرمایۂ بہار طرب چشمۂ مراد

نور ۔ جناب سید محمد صبغۃ اللہ حسینی صاحب

انست جو ستان علی بادشاہ ہین
انست تخلص اونکا ہوا انکے حب حال
نعت نبی کا مشغلہ انکو ہے رات دن
دیوان دوسرا بہی مرتب کیا ہے اب
تاریخ نور سنکے کہو دور چشم بد
یہ نعتیہ دیوان ہے گنجینۂ حسن
تاریخ کہو نور زروے ابجد

دہوم آج اونکی جودت طبع رسا کی ہے
انست جو اونکے دل مین شہ دوسرا کی ہے
انست اسی سے اونکو خدا نے عطا کی ہے
مملو جو نعت پاک سے خیر الورا کی ہے
محبوب دل ثنا یہہ حبیب خدا کی ہے
۱ ۲ ۲ ۸
مملو ہے صفائی سے عجب سینۂ حسن
انست کا کلام نعت آئینۂ حسن
۱ ۲ ۲ ۸

فقیر ۔ جناب غلام دستگیر صاحب سپرویزر گورنمنٹ مدارس بلمنڈیر اسکول ضلع مدراس چنگل پیٹ

ہوا طبع جسوقت دیوان انست
فقیر اب سنا دو انہین طبع کا سن

تصور رہا کچہہ بوجہہ محبت
لیا جب سرورین گلزار جنت
۱ ۸ ۲ ۲

قدرت ۔ جناب منشی محمد حبیب اللہ حسین صاحب ابن جناب منشی احمد حسین صاحب مرحوم

دل نغمہ سرا ہے آج ہوکر خوشحال
قدرت کہو اب اوسکے تطاریکا سال

نظارۂ جنت مین ہے جنت کی مثال
انست کے کلام مین ہے انس الحال
۱ ۸ ۲ ۲

مسرور ۔ جناب منشی ابو سعید محمد عبد الرحمن صاحب صدیقی مدرس مدرسۂ اعظم

مدح گر گو ہم مراد مہر دارد اسم عام

کرد سطر الحمد للہ مدح سالار امم

[illegible]

حررہ خاکپائی امت محمدی سید احمد قادری افضل مدراسی
عفی اللہ عنہ

تمت ۱۳۲۸

الحمد للہ المنہ این کتاب مستطاب یعنے دیوان دوم نعت معروف بہ نظارۂ جنت از تصنیف شاعر شیرین بیان فصیح اللسان حضرت قبلہ گاہی محمد مستعان علی بادشاہ صاحب الست مد ظلہ العالی خادم آثار شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بتاریخ ۵ ماہ ذالحجہ ۱۳۲۸ ہجری بروز پنجشنبہ مطابق ۸ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ع مطبوع شدہ مقبول انام و منظور خاص و عام گردید۔

اطلاع

معلوم ہو کہ اس دیوان کو بغیر اجازت مشتہر کوئی صاحب طبع کرنے کا قصد نہ فرمائین تہوڑی سی منفعت کے لئے نقصان عظیم نہ اٹھائین کیونکہ مجھے حضرت مصنف نے حق تصنیف عطا فرمایا ہے

ہان جتنے نسخے مطلوب ہون قیمت فی جلد ۱۴ ار سے طلب فرمائین

حضرت مصنف مد ظلہ کا پہلا دیوان بہی قیمت ۸ ر مل سکتا ہے

المشتہر

عطار محمد رضا علی بادشاہ محبت عفی عنہ نمبر مکان ۲ کوچہ تولیت خان بہادر مونٹ روڈ مدراس

اطلاع ضروری

اپنے ہزارون اشتہار ایسے دیکھے ہونگے جسمین بے انتہا تعریفون کے مضمون شایع ہو چکے ہین۔ مگر جب امتحان کیا گیا تو صرف وہ دہوکا اور حیلہ سازی کے ذرائع نکلے۔ مین ان دروغ اور خودستائی کے الفاظ سے کام نہین لیا چاہتا ہون۔ صرف اتنا کہدینا بس سمجہتا ہون کہ ایک دفعہ آپ مجہسے عطر جس قسم کا مطلوب ہو یا روغن خوشبودار وغیرہ وغیرہ منگاکر دیکہہ لین تو خود میری راستی معاملہ اور عمدگی مال آپکو دوبارہ منگانے پر ضرور بالضرور آمادہ کردے گی۔

میرا پتہ یہہ ہے۔

عطار محمد رضا علی بادشاہ محبت

نمبر ۲ کوچہ تولیت خان بہادر مونٹ روڈ مدراس ۔

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

[illegible]

۱۔ اردو میں علم [illegible] کی [illegible] تھا۔ مجلس [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ طلباء [illegible] کتابیں [illegible] اے۔ ایل۔ بی۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

[illegible] کتاب کا لانا لازم ہے۔

۵۔ [illegible] کام کا نشان [illegible] پایا جاتا ہے

۶۔ قلمی نسخہ [illegible] کی کتابیں [illegible] فقط